مرہٹوں کا تمدن

حیدر آباد دکن

Marhaton Kā tamaddun

تمہید اصل مصنف

انگریز مصنفون نے اپنی تصانیف مین مرہٹون کی نسبت چور۔ لوٹیرے اور ڈاکو کے سوا کسی اور طریق سے تذکرہ نہین کیا ہے لیکن یہہ واقعہ ہے کہ ہندوستان مین انگریزون کے حریف اگر کوئی قوم تھی تو وہ مرہٹے ہی تھے اس لحاظ سے انگریز مصنفون کا ایسے حقیر القاب سے مرہٹون کو یاد کرنا کچھ بعید نہین ہے دشمن کا ذکر خیر عموماً ایسے ہی عنوان سے کیا جاتا ہے۔ مرہٹون کی بہ نسبت انگریز نہایت پرجوش قلم کے دھنی تاریخ نویس۔ روزنامچہ قلم بند کرنیوالے گزرے ہین۔ واقعات کو ضبط تحریر مین لانے کا انہین نہایت ذوق وشوق رہتا ہے۔ بدین وجہ انگریزون نے مرہٹون کی نسبت جو کچھ لکھ چھوڑا ہے اس کے مقابلہ مین مرہٹون کے واقعہ نگارون نے انگریزون کی نسبت بالکل مختصر حالات لاپروائی کے ساتھ لکھے ہین۔ زمانہ حال مین انگریزی حکومت کی بدولت اور انگریزی مصنفون کے تصنیف کیے ہوے طبع شدہ تاریخی کتب کی افراط کے باعث تعلیم یافتہ نوجوانون کو ان کتب کے مطالعہ کی بہت زیادہ مواقع پیش آتے ہین اور ہمیشہ ایسی قسم کا لٹریچر نظر سے گزرتے رہنے کی وجہ سے مطالعہ کنندگان کے خیالات مین مصنفین کی تصورات کے مطابق تغیر پیدا ہونا کوئی تعجب خیز بات نہین ہے لیکن گزشتہ ۲۵ سال کے عرصہ مین مرہٹواڑی مین تاریخ کے دلدادہ اصحاب قدیم قلمی تاریخی مواد تلاش اور فراہم کرکے اپنی ملک کی بڑی خدمت بجا لارہے ہین بدین وجہ مرہٹون کے بارہ مین اصلی نوشتہ کاغذات نظم ونثر مین

اس قدر کثرت کے ساتھ دستیاب ہو چکی ہین کہ اُن کے بارہ مین کامل طور پر معلومات حاصل کرنے کی جنھین خواہش ہو وہ نہین اب اس امر کی شکایت کرنے کا موقع باقی نہین ہے کہ گزشتہ کا تاریخی مواد موجود نہین ہے۔ مرہٹون کے کارنامون کے بارہ مین انگریزون کے نوشتہ واقعات کے بجاے خود مرہٹون کے لکھے ہوے اصلی کاغذات ہم کو بدست ہو گئے ہین اور اس وقت ہم کو اُس سے زیادہ تر کام لینا ہے۔ مرہٹون پر جو یہہ الزام لگایا جاتا ہے کہ وہ آفاقی تھے انہین جنگ و جدال و لوٹ مار کے سوا دوسرا اور کوئی کام نہین تھا۔ امن و امان کی راحت کو وہ بیخبر تھے۔ باضابطہ حکمرانی کے اصول سے وہ نابلد تھے ان الزامات کے جوابات نہایت تفصیل کے ساتھ مدلل طریقہ پر جسٹس راو بہادر مہادیو گوبند رانڈے جج ہائیکورٹ بمبئی انجہانی نے اپنی کتاب (دی رائز آف مراٹھا پاور ان انڈیا) عروج مراٹھا مین دیے ہین اس سے واضح ہوتا ہے کہ مرہٹون کو اپنی عہد مین فی الحقیقت کیا عظمت حاصل تھی اور اس مین شک نہین ہے کہ جج مذکور نے اس ذریعہ سے اپنا قومی اور وطنی حق نہایت صلاحیت کے ساتھ ادا کیا ہے۔ گرانڈف مشہور انگریز مورخ نے مرہٹون کے بارہ مین اپنی تصنیف مین بدین الفاظ ذکر کیا ہے کہ مرہٹہ صحرائی خس و خاشاک کی طرح ہوائی طوفان سے بلند ہو کر بلاارادہ ایک جا جمع ہوئی پھر دفعتاً بھڑک کر وہ جلد مٹ بھی گئے اس کے جواب مین جسٹس رانڈے نے مدلل طریقہ پر اس کی تردید کر دی ہے اور یہہ بھی ثابت کر دیا ہے کہ ایسے لوگ مرہٹون کے تاریخ کی حقیقی خوبیون سے آگاہ نہین ہوے۔ وہ بیان کرتے ہین کہ

محض لوٹ مار پر گذر کرنے والون سے یہہ ہرگز ممکن نہ تھا کہ پشت ہا پشت تک کسی ملک پر اپنا تسلط قایم رکھنے کے لایق حکومت کی بنیاد ڈالتے اور اور سلاطین کے قایم کیے ہوے نقشہ پر جس قسم کا چاہین اس طرح کا رنگ پھیر لیا اس کو مستقل طور پر قایم رکھنے کا کام بھی ایسے لوگون سے نہین ہو سکتا ایسے امور کی تکمیل کیلیے انسان مین ایک اور ہی قسم کی خاص خوبی اور وصف کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ کلایو اور وارن ہسٹنگ کے مانند دلیر انگریزون سے ہندوستان مین برٹش حکومت کی بنیاد قایم ہوئی اور اُن کے ممد و متمول زبردست اور مستقل مزاج برٹش فرمانروا کی فہم فراست جسطرح حقیقی طور پر بنیاد قرار پائی اسی طرح مرہٹے لوگ بالذات کتنے ہی دلیر اور شجیع ہوتے لیکن اُن کے دلون مین حب الوطنی یا اپنی ملک کی خدمت بجا لانیکا جوش اور نیز مرہٹہ قومیت کا حقیقی احساس نہ ہوتا تو اُن سے مرہٹی حکومت کی بنیاد کا قایم کرنا کسی حالت مین ممکن نہ تھا۔ مہاراشٹر مین شجیع اور بہادرون کے مانند مدبرون کا بھی سلسلہ صدیون تک جاری رہا اور یہہ سلسلہ قایم رہنے کے لیے مرہٹہ قومیت کا دلی جوش نہایت کارآمد ثابت ہوا۔ فینکس پرندے کے مانند جلتی ہوئی نعش مین سے کوئی نئی جاندار چیز پیدا نہین ہو سکتی۔ زمانہ قدیم مین اشیرادن اور مہرادن کے خون کے ایک ایک قطرے سے صدہا اشیرادن مہرادن پیدا ہوگئے بالاخر انگریزون نے مرہٹون پر فتحمند ہونے کی اصل وجہ یہہ ہوئی کہ انگلش مرہٹون کی بہ نسبت تعلیم حب وطنی۔ جفاکشی اور مستقل مزاجی مین مرجح تھے اور اس وقت بھی موجود ہین لیکن یہہ بطور کلیہ کے تسلیم نہین کیا جا سکتا ہے کہ محض کسی ایک شخص کے کسی دوسرے پر فتح پانی حاصل کر لینے سے اسکو

بہمہ وجوہ اد سپر فوقیت حاصل ہوگئی اور اس کا مقابل بالکل حقیر ہوگیا ہے۔

ہندوستان مین باوجود لاتعداد قومی فرقہ جات کے جو بات دوسرون کو حاصل نہوسکی اُس کو مرہٹون نے حاصل کیا۔ مغلون کے مقابلہ مین مخالفانہ کارروائی کرکے جو کامیابی دوسرون کو حاصل نہوئی وہ مرہٹون نے حاصل کی۔ تمام ہند مین اپنی حکومت کو وسعت دینیکا جو فخر مرہٹون کو نصیب ہوا وہ کسی اور کو میسر نہوا۔ صرف اسی ایک بات پر مرہٹونکی عظمت کماحقہ ثابت ہوتی ہے جس وقت ہر فرد لبشر کے دل مین قومیت اور حب الوطنی وخودداری کا حقیقی جوش نہ پیدا ہوا اُس وقت تک ایسے بیظیر باتین ظہور مین نہین آسکتے ہین۔ مرہٹہ سلطنت کی بنیاد قومی ایکس کے باعث قایم ہوئی۔ اندرونی اسباب یعنی مذہب۔ زبان۔ سیاسی خیالات۔ اجتماعی قوت وغیرہ سب کی اچھی تھی اور بیرونی اسباب یعنی دشمن۔ حالات زمانہ مشکلات وغیرہ بھی اچھی قسم کے تھے۔ بدین وجہ مرہٹون کا اتفاق واتحاد نہایت قلیل عرصہ مین اور مستحکم طور پر نمایان ہوا۔ لیکن مرہٹی قومیت کے متعلق علم النفس کی رو سے کوئی نہین کہہ سکتا کہ اندرونی اسباب اچھی قسم کے موجود نہین تھے۔ اسی وجہ سے اُن کو زمانہ سابق مین اہمیت حاصل ہو چکی تھی اور راؤ بہادر رانڈے انجہانی لے بطور پیشین گوئی کہا ہے کہ آیندہ زمانہ مین قومیت کے حصول پر خطہ ہند مین اُس کے حصص قایم ہو کر جدا گانہ خود مختار ریاستین قایم ہونگی اور وہ شہنشاہی حکومت کے زیر اثر رہینگی۔ ایسی ریاستین باشندگان ہند کو کن کن امور مین کامیابی حاصل ہوگی اور آیندہ اس ملک کی وقعت کیسے ہوگی اس کے متعلق دوراندیش لوگونکو تاریخ مرہٹہ سے بہت کچھ سبق حاصل ہوگا اور خاص کر موجودہ زمانہ کے مرہٹون کو اپنی آیندہ کی تاریخ کے لیے کس کس قسم کا کام کرنا ہوگا اس کے تصفیہ کے لیے مرہٹون کی گذشتہ تاریخ کا مطالعہ نہایت ضروری اور کارآمد ثابت ہوگا۔

(دوم)

مرہٹون کی فوجی قوت

کسی سلطنت کی تاریخی عظمت کا علم حاصل کرنے کے لیے اُس ملک کی فوجی قوت اور وہان کے باشندون کی شجاعت و دلیری کی جانب سب سے پہلے ہمارا خیال رجوع ہوتا ہے کسی سلطنت کو حاصل کرکے اُسپر اپنا تسلط قایم رکھنے کے لیے جن چیزون کی ضرورت ہوا کرتی ہے اُن مین فوجی قوت کو صف اول مین جگہ دیجاتی ہے اس لیے اس قسم کا خیال پیدا ہونا انسانی طبیعت کا خاصہ ہے۔ اس مین کوئی شک و شبہ نہین ہے کہ کسی سلطنت کی حکمرانی کے لیے شطرنج کی بازی کی نظیر مناسب اور موزون نہین ہوتی ہے اس واسطے کہ شطرنج کی بازی ایک قسم کے قاعدہ کے تابع ہوتی ہے اور وہ قاعدہ جانبین کا منظور شدہ ہوتا ہے اور فریقین اُس کے پابند رہتے ہین اس کے مقابل والے کا پیادہ اگر بادشاہ بن جائے اور وہ اُس کے بادشاہ کے چال کو روکنا شروع کردے تو اس کی مات ہوجاتی ہے۔ مقابل والے کے بہ نسبت وہ جسمانی قوت مین خواہ کتنا ہی زبردست کیون نہ ہو مگر ہم مقابلہ والے کا ہاتھ پکڑ کر وہ اس کو یہ کہنے کا مجاز نہین ہے کہ مات نہ دے۔ علی ہذا معاملات ملکی

مین بھی شطرنج کی بازی کے قاعدہ کے بموجب۔ دیانت داری۔ راست بازی۔ عدل واخلاق کے قواعد معین ہونے کے باوجود جب آن بان کا موقع آجاتا ہے تو وہ تمام قاعدہ بالائے طاق رکھ دیئے جاتے ہین اور آیندہ کے تمام امور کا فیصلہ بالکل اُس کے قوت پر منحصر رہتا ہے یعنی ہر کہ شمشیر زند سکہ بنامش خوانند کا نظریہ بالکل صحیح ثابت ہوتا ہے۔ اس مین کوئی شک وشبہہ نہین ہے کہ نانا پھڑنویس کا مشورہ ومنصوبہ صرف اس کی تلوار تھی لیکن اصلی تلوار سے جب اس کو سابقہ ہوا تو اُس وقت اُس کے روبرو اس کو سرنگون ہی ہونا پڑا۔ شیواجی مہاراج نہایت مدبر تھا لیکن اہین شجاعت مردانگی اور دلیری کا جوہر اگر موجود نہ ہوتا تو اپنی سلطنت قایم کرنے کے لیے اُس کی صرف تدبیر ہی کار آمد نہ ہوسکتی تھی پیشوا کے جرار فوج کی تعداد نہایت مختصر تھی لیکن جاگیر نگہداشت جمعیت یا مرہٹی فوج زاید تھی سلطنت مرہٹہ کے خاص حکمران ستارے کے مہاراج تھے لیکن اُن کے فوج کی تعداد بھی ہزار دو ہزار سے زاید نہین تھی اس مین کوئی شک وشبہہ نہین ہے کہ بہ لحاظ مدارج ان کے بعد پیشوا کا ہی درجہ تھا۔ لیکن خاص پیشوا کی فوج کی تعداد دس پانچ ہزار سے زاید نہین تھی۔ پیشوا کے علاقہ کی خاص فوج دو قسم کی تھی قسم اول برائے انتظام سلطنت اور قسم دوم صرف خاص جس کا انتظام علاقہ پیشوا کے ایک بارسوخ افسر کے سپرد تھا علاقہ پیشوا کی فوج اور اُس کے افسر کی تعداد اور اُس کے اخراجات کے لیے عطا شدہ جاگیرات کی تفصیل جو (کاوسے اتہاس سنگرہ) مین مذکور ہے وہ حسب ذیل ہے۔

تفصیل فوج

نمبر	نام سردار	تعداد فوج سوار	تعداد سالانہ محاصل جاگیر	نمبر	نام سردار	تعداد فوج سوار	تعداد سالانہ محاصل جاگیر
۱	ملہار راؤ ہولکر۔	۲۲۰۰۰	[illegible]	۱۵	تریمبک راؤ پیٹھے	۱۲۰۰	[illegible]
۲	انند راؤ پوار	۱۵۰۰۰	[illegible]	۱۶	اکلکوٹ کر بھوسلے	۱۰۰۰	[illegible]
۳	پٹوردھن چنتامن	۳۰۰۰	[illegible]	۱۷	سلطان راؤ	۵۰۰	[illegible]
	پانڈورنگ			۱۸	پورندرے	۳۰۰	[illegible]
۴	گنگادھر گوبند			۱۹	شیخ میرا	۱۵۰	[illegible]
۵	پٹوردھن پرشورام	۱۵۰۰	[illegible]	۲۰	اسنبے کر		[illegible]
	راؤچندر۔			۲۱	سلطانی بھوسلے	۲۰۰	[illegible]
۶	پٹوردھن کورند	۳۰۰	[illegible]		(خاندیس)		
	راؤکر۔			۲۲	نائے گاؤن کر	۵۰۰	[illegible]
۷	پرتی ندھی۔	۵۰۰۰	[illegible]	۲۳	راجے بہادر	[illegible]۰۰۰	[illegible]
۸	راستے	۳۰۰۰	[illegible]	۲۴	وٹھل راؤ سونڈکر	۳۰۰۰	[illegible]
۹	مودھولکر گھورپڑے	۸۰۰	[illegible]	۲۵	کھنڈے راؤ	۸۰۰	[illegible]
۱۰	پانسے۔	توپخانہ	[illegible]		اوڈھے کر		
۱۱	تھورات۔	۵۰۰	[illegible]	۲۶	علی بہادر	۱۰۰۰۰	[illegible]
۱۲	بھاپکر۔	۱۵۰	[illegible]	۲۷	دابھاڈے	۵۰۰	[illegible]
۱۳	ہری پنڈت پھڑکے	۰	[illegible]	۲۸	رگھوجی بھوسلے	۲۵۰۰۰	یک کروڑ
۱۴	نانا پھڈنویس۔	۷۰۰	[illegible]		(ناگپور)		

نمبر	نام جاگیردار	تعداد فوج سوار	تعداد سالانہ محاصل جاگیر	نمبر	نام جاگیردار	تعداد فوج سوار	تعداد سالانہ محاصل جاگیر
۲۹	گاکیواڑ۔	۵۰۰	[illegible]		گولاپور کر راجمنڈل	۳۰۰	[illegible]
۳۰	اسلام پور کر نتری	۳۰۰	[illegible]		نایک بار آتی کر	۲۰۰	[illegible]
۳۱	انگرے (کولابا)	۰	[illegible]		بھوسلے شمبھو مہادیو	۰	[illegible]
۳۲	سومنت۔	۰	[illegible]		نباالکر جاپر مقام کے	۰	[illegible]
۳۳	چٹونیس۔	۰	[illegible]		سردیکھی چوتھ کے نسبت مقرر کاہ دانہ وغیرہ		
۳۴	اماتیے۔	۰	[illegible]		فوج کی نسبت	۰	[illegible]
۳۵	سیچو۔	۰	[illegible]		اخراجات ابواب	۰	[illegible]
۳۶	راجانگیا۔	۰	[illegible]		دولت راؤ سندھے	۲۲۰۰۰	[illegible]
	جملہ میران (راجمنڈل)	۰	ایک کروڑ [illegible]		عالیجاہ بہادر گھور پڈی منڈلی گوکی کر		[illegible]

جنگ کے موقع پر بہ حیثیت سپاہ سالار فوج اس کے ہمراہ برسر پیکار رہنے کا زمانہ
شیواجی اور سنبھاجی پر ہی ختم ہوگیا[11] ان ایسے موقع پر پیشوے ہمیشہ ذات سے
شریک رہا کرتے تھے اور یہ طریقہ مادھو راؤ[12] پیشوا کے زمانہ تک قایم رہا سوائی
مادھو راؤ[13] کھرڈے[14] کے جنگ مین بذات خود فوج کے ہمراہ شریک تھے باجی راؤ[15]
ثانی نے اپنی تمام عمر مین اگر کوئی جنگ دیکھے تو دور دراز فاصلے سے اور
علاوہ فوج کے سندھیا اور ہولکر پوار گوشاہی ملک وغیرہ دہلی داکبر آباد وغیرہ فتح کر چکے
بارہ مین علی الترتیب [illegible] اور علاوہ دیگر بقیہ دشمن فی ہند کی پیشوا اپنے
خزانہ مین جمع کرتے تھے اس حساب کی رو سے سندھیا کا حصہ دو کروڑ پانچ لاکھ کا تھا

وہ بھی راہ فرار اختیار کرنے کی ارادہ سے نانا پھڑنویس ایسے مدبر کو بھی
گذشتہ باب سے ہم پر ہویدا ہوتا تھا جب برہمنون کی یہہ کیفیت ہے تو مرہٹون کا
کیا ذکر جنگ وجدال مین بذات خود شریک ہو کر شجاعت اور جوانمردی
دکھانا مرہٹون کی فطرت مین داخل ہو چکا تھا۔ مرہٹون کے فوج مین
بہ نسبت پیدل فوج کے سوارون کی تعداد زیادہ ہوا کرتی تھی۔ قدیم سے مرہٹون کے
جنگ کا طریقہ یہہ تھا کہ بہ نسبت پیدل فوج کے اُن کے سوار لوگ ہی زیادہ
کارآمد ثابت ہوتے تھے۔ چھاؤنی ڈال کر یا خندق کھود کر مورچے قائم
کرکے جنگ کرنا اُن کے طریقہ کے خلاف تھا بتدریج سہولت سے جنگ کرتے
رہنے کی تعلیم اُنہون نے استاد سے حاصل نہین کی تھی جب دشمن اُن کے
قابو مین آجاتا تھا تو اسپر حملہ کرکے ایک ہی حملہ مین جس قدر ممکن ہوتا کشت وخون
کردیتے تھے۔ دشمن کی تعداد اگر اندازہ سے زیادہ ہوتی یا اُن مین سوار لوگون کی
تعداد زیادہ ہوتی تو ایسی صورت مین وہ اُن سے دور ہٹکے رہتے اور
اُن کے اطراف واکناف گشت لگاتے رہتے تھے یا اُن کے رسد کو لوٹ کر
اُنہیں خوب تنگ کرتے۔ عام طور پر اُن کا طریقہ یہی تھا لیکن جب کوئی
ایسا ہی نہایت نازک موقع پیش آجاتا تو ایسی صورت مین ہی مستحکم قلعہ
یا گڑھی مین پناہ گزین ہوتے تھے۔ قزاقانہ جنگ کے ان تمام طریقون
مین اُن کے سوارون کے فوج ہی زیادہ کارآمد ہوا کرتی تھی چنانچہ مغلونکے
ساتھ جنگ کرنے کا جب تک اُن کو سابقہ پڑا اُس وقت تک یہی
طریقہ اُن کے مفید ثابت ہوا۔ لیکن انگریزون سے جنگ وجدال
کرنے کا ان کو موقع پیش آنے کے بعد پیدل فوج کی ضرورت ان کو محسوس
ہونا شروع ہوئی۔ قدیم طریقہ کے جنگ مین توپ خانہ کی آن کو چندان

ضرورت نہ تھی لیکن جب سے انگریزون سے سابقہ پڑا اُس وقت سے
اُن کا خیال توپ خانہ کی جانب رجوع ہوا۔ سوارون کی فوج خاص پایگاہ
اور سلحدار دو فرقون مین تقسیم کی جاتی تھی۔ فرقہ اول مین خاص پایگاہ
کے سوارون کے گھوڑے اور ہتیار وغیرہ سرکاری ہوتے اور سوار
کو ماہانہ تنخواہ ملا کرتی اور وہ بارگیر کے نام سے نامزد تھے۔ فرقہ دوم
سلحدارون کو اپنی ذات سے گھوڑا استادہ کر کے ملازمت کرنا ہوتا تھا
فوجی پیشہ سلحدارون کی تنخواہین اس اقرار سے مقرر ہوتی تھین کہ
سرکار کو جس وقت اُن کی ضرورت پیش آئے اُس وقت وہ اُن کو
طلب کر سکے اور عند الضرورت مقررہ تعداد کے سوار مع اسپ
فراہم کرنے کے وہ ذمہ دار تھے۔ خاص پایگاہ کے بارگیر کو اُن کی
ذاتی تنخواہ ماہانہ آٹھ سے دس روپیہ تک مقرر تھی اور سلحدار کی ذاتی
مع خوراک اسپ ماہانہ [illegible] روپیہ تنخواہ مقرر تھی علاوہ ازین
اگر کسی وقت فوج کو مہم پر روانہ کرنا ہوتا اور جنگ کا اعلان
کر دیا جاتا تو شوقین نوجوان مرہٹے مع اپنی ذاتی گھوڑونکے
فوجی ملازمت کے دائرے مین داخل ہونے کی غرض سے
آتے اگر وہ شریف اور معزز ہوتے اور اُن کے جانورونکی
حالت بھی درست ہوتی تو ایسی صورت مین اُنہین ماہانہ
([illegible]) روپیہ تنخواہ ملا کرتی تھی پنڈھاری سب گھوڑے
سوار تھے اور اُنہین کسی قسم کی تنخواہ مقرر نہین تھی اکثر
وبیشتر وہ صرف ادھر اودھر کے لوٹ گھسوٹ پر اپنی بسر
کیا کرتے تھے فوجی ملازمت کا اُنہین کوئی پاس و لحاظ نہین تھا

ختم جنگ کے بعد مفتوح کا مال و متاع لوٹ لینے کی اگر اُن کو اجازت دیجائے تو
ایسی صورت مین مال غنیمت کا کچھ مقررہ حصہ اُن کو سرکار مین داخل کرنا
ہوتا لیکن پنڈھارون کو ان عادتون کی وجہ سے اچھی نظرون سے او
عزیز نہین سمجھا جاتا تھا بعض وقت اگر اُن کو موقع مل جاتا تو وہ خود اپنی
فوج کی چھاونی کو بھی لوٹ لینے مین کوتاہی نہین کرتے تھے لہذا بجز
ہولکر وغیرہ کے کسی سردار نے بھی پنڈارون کو اپنے علاقہ مین نہین
رکھا مستعد پیدل فوج اور پایگاہ کی فوج مستقل طور پر ملازم تھی۔
لیکن سلحدار و دیگر فوج بلحاظ ضرورت ہنگامی طور پر ملازم رکھی
جاتی تھی اور اُن کی ملازمت کے لیے کوئی میعاد مقرر نہین تھی خاص
شاہی فوج مہم پر روانہ ہونے کے بعد ہنگامی فوج اکثر و بیشتر اپنی سہولت
کے لحاظ سے کسی نہ کسی مقام پر اثناء راہ مین اُن سے جا ملتی تھی او
علی ہذا اُن کی واپسی کے لیے بھی کوئی مقام معین نہین تھا کہ وہ
کس وقت واپس چلے جائینگے فوج اگر دور دراز فاصلہ پر روانہ ہوگئی
ہو تو پھر کسی سلحدار کا واپس آنا محال تھا مقام مقصود سے فوج کی واپسی
شروع ہونے کے بعد اپنی چھاونی چھوڑ کر آگے پیچھے رہ جانے کی
اُن کو کوئی پروا نہین تھی۔ فوج کا داخلہ شخصی ہوا کرتا تھا لیکن سوائے
مستعد فوج کے دیگر فوج کی حاضری برائے نام تھی۔ اپنے علاقہ کے
سوارون کی حاضری تبلا دینے کے لئے کسی آدمی اور گھوڑے کا ساز و
سامان دکھلا دینا اُس کی حاضری شمار کرنے کے لیے کافی تھا اتفاقاً اگر
گھوڑے کو موقع پر نہ تبلا سکتے ہون تو اُس کے توبڑے اور پچھاڑی کو
بتلا دینا اس گھوڑے کے حاضری کے لیے کافی تھا سلحدارون کے

ذمہ سوائے جنگ کے مواقع کے اور کوئی کام نہین رہتا تھا۔ خالی وقت مین وہ آزاد تھے لیکن جلوس وغیرہ کی سواری مین ایسے تمام فوجی لوگون کو شریک ہونا لازم ہوتا تھا۔ اعلیٰ درجہ کے فوجی افسرون کو اپنے باری کے ساتھ شاہی پلنگ کی نوکری بھی بجالانا ہوتا تھا۔ بھالا بند اٹی تلوار اور بندوق کا نشانہ اندازی وغیرہ فوجی کرتب کی تعلیم دینے کی غرض سے اُن کے یہان کوئی فوجی مدرسہ قایم نہین تھا۔ لیکن حقیقتاً ان فنون کی تعلیم مرہٹون کو فطرتاً اسی طرح حاصل ہوئی تھی جسطرح کہ باقاعدہ تعلیم سے حاصل ہوتی ہے اور مرہٹون کے سردار بھی ان فنون مین یکتا ہوا کرتے تھے۔ بہرحال فوجی تعلیم دینے کی غرض سے وہان کوئی باقاعدہ مدرسہ موجود نہ ہونے کے باعث ضرورت زمانہ کے لحاظ سے مرہٹون مین جو بعض فوجی صفات کی کمی پائی گئی بتدریج اُس کمی کا احساس اُنھین ہوا لیکن فوج مین بھرتی کرنے کی غرض سے گھوڑون اور آدمیون کی کسی وقت مین کبھی کمی نہین پائی گئی۔ موسم مین گھوڑون کو چرائی کی غرض سے گھاس کے رمنے مین چھوڑ دیتے تھے۔ اصیل مادیان کو پرورش کر کے گھوڑون کا پائیگاہ تیار کرنا سلحدارون کا کام تھا۔ ایک زمانہ مین مہاراشٹر کی یہہ حالت تھی کہ تمام لوگون کو گھوڑون کا شوق تھا ہر غریب و امیر اپنے پاس عمدہ مادیان رکھا کرتے تھے اور کوئی گھر ایسا نہین تھا جس مین گھوڑا موجود نہ ہو اور کسی گھر مین کوئی شخص ایسا نہین تھا جو گھوڑے کی سواری سے ناواقف رہتا ہو۔ بھیما اور گوداوری کے ٹٹو نہایت مضبوط اور ٹہری بڑی منزلین طے کرتے تھے۔ اگرچہ دیدہ زیب اور شاندار گھوڑون کی پیدائش مرہٹواڑی مین نہین ہوتی تھی لیکن

گھوڑون کے سوداگر اس کمی کو پوری کر دیتے تھے۔ گھوڑون کے پھیری والے سوداگر کابلی۔ افغانی۔ عربی۔ تبتی اور کاٹھیاواڑی وغیرہ گھوڑون کو بغرض فروخت بڑی شہرون مین لیجاتے تھے اور اُس زمانہ مین کسی مالدار کا طویلہ عمدہ گھوڑون سے خالی نہ تھا۔

پیدل فوج مین بہ نسبت مرہٹون کے دیگر اقوام کی تعداد زاید شریک ہوا کرتی تھی بلا تعصب قومی مرہٹون کی فوج مین مسلمانون کی بھی بھرتی ہوا کرتی تھی وہ صرف سپاہیون ہی کے زمرہ مین ملازم نہین رکھے جاتے تھے بلکہ فوج کے اعلیٰ خدمات بھی ان کو دیے جاتے تھے۔ اس وقت انگریزون کے فوجی توپخانہ مین ہندی سپاہیون کا بھولے سے بھی گذر ہونا بالکل محال ہے۔ لیکن ایک وقت ایسا بھی تھا کہ مرہٹون کی سلطنت مین کامل توپ خانہ مسلمانون کے ماتحت کر دیا گیا تھا مسلمانون کے ماسوا عرب اور ہندوستانی یعنی پردیسی پوربیون کی پیدل فوج مین زاید تعداد تھی۔ دکن کے مرہٹون کو شمالی ہندوستان جا کر کسی راجہ مہاراجہ کے یہان فوج مین ملازم رہنے کی ضرورت نہین ہوتی تھی صرف یہی نہین بلکہ جب مہادجی سندھیا دریائے نربدا کے شمالی کنارے پر مستقل طور سے سکونت پذیر تھے تو اپنے علاقہ کی پیدل اور سوار فوج مین بھرتی کرنے کی غرض سے مرہٹے سپاہی وہان دستیاب نہین ہوتے تھے لہذا انہین ہندوستانی سپاہیونکو فوج مین بھرتی کرنا پڑتا تھا۔ اس کے برعکس مرہٹون کو اپنی فوج مین عرب پوربیے اور گوسائین سپاہیونکی کسی وقت بھی کمی نہین ہوئی

مرہٹے ملازم سپاہ اور ہندوستانی سپاہ مین بہ لحاظ طبائع بہت کچھ فرق ہے مرہٹے ہندوستانی سپاہیون کے مانند تیز طبع غصہ ور جوشیلے جاہل مطلق نہین ہوتے۔ بلکہ جہان حاضر باشی اور بالکل مستعدی کے ساتھ نوکری بجالانا ہوتا یا حکم ملنے کے ساتھ ہی بلا سوچے کشت و خون کرنا ہوتا ہے وہان بہ نسبت مرہٹے سپاہ کے ہندوستانی سپاہ ہی زاید کارآمد ثابت ہوتے تھے۔ لہذا اُس زمانہ مین امرا و روسا اپنے مال و متاع کی حفاظت کی غرض سے جو سپاہ ملازم رکھا کرتے تھے وہ عرب یا پردیسی ہی ہوتے تھے۔ یہہ غیرملکی سپاہ اپنا وطن اور گھر بار عیال و اطفال چھوڑ کر ملازمت کی غرض سے دور دراز شہرون مین جاتے ہین اور وہان اُن کا کسی سے تعلق نہ ہونے کے باعث شب و روز سوائے ملازمت بجالانے کے انہین کوئی اور کام ہی نہین رہتا۔ اس کے برعکس گھر بار بیوی بچے کھیتی باڑی پرورش جانورون وغیرہ کچھ نہ کچھ جھگڑا مرہٹے سپاہیون سے متعلق ہوتا تھا جس کے باعث وہ خواہ کتنا ہی متدین و مستعد ہون بریں ہمہ اُن کی نوکری بجالانے مین کچھ نہ کچھ قصور رہ ہی جاتا ہے۔ اس کے ماسوا مرہٹے سپاہی قدرتے رحمدل ہونے کے باعث دشمن کی نظر مین اُن کا رعب و داب خاطر خواہ نہین پایا جاتا تھا۔ غیرملکی سپاہ کو اپنے پاس ملازم رکھنے کا رواج مرہٹون مین اس قدر ترقی کر گیا تھا کہ اعلیٰ درجہ کے مرہٹون کی خاص ملازمت مین مرہٹے سپاہی نہین نظر آتے تھے بلکہ ہر ایک متمول کی ڈیوڑھی پر عربون ہی کا پہرا رہتا تھا۔ باجی راؤ پیشوا کے عملداری مین نانا پھڑنویس اپنی

اپنی جان بچانے کے لیے مقام پہارٹہسے عربون ہی کے برتے پر فرار ہوا تھا۔ بڑودہ مین عربون کا اس قدر رسوخ بڑہ گیا تھا کہ اُن کا بلوہ ہنگامہ مٹا کر گائیکواڑ کو اُن کے پنجہ سے نجات دلانے کے لیے انگریزون کو نہایت مشقت اور دقت اُٹھانی پڑی۔ گائیکواڑ سرکار کو اگر اچیانا قرضہ لینے کی ضرورت پیش آتی تو اُس کے ادائی کے لیے اسٹیٹ کی ضمانت کافی نہین سمجھی جاتی تھی بلکہ جمعداران عروب کی طمانیت ضروری ہوتی تھی چنانچہ گائیکواڑ کے عملداری مین یہہ ایک تاریخی اہم واقعہ ہوگیا ہے باجی راؤ پیشوا ثانی جب فرار ہورہا تھا اُس وقت شمالی ہندوستان مین اُس کے پاس جو فوج باقی تھی اُس مین عروب ہی سربرآوردہ تھے باجی راؤ انگریزون کے قبضہ مین جانے کے قبل عربون نے اپنی بقایا تنخواہ بے باق کرانے کے لیے بلوہ اور ہنگامہ کرکے باجی راؤ کو مقید کر دیا اگر اُس وقت جنرل اسمتھ پہنچ جاؤ نکرتے تو وہ لوگ راؤ ند کور کو عدم آباد کو پہونچا دیتے ناگپور کے اپا صاحب بھونسلے کو معزول کرنے کے بعد امن قایم کرنے کی خاطر وہان کے عربون کے فوج کو نکال باہر کر دینے کے لیے دقت پیش آئی۔ اس وقت بھی ریاست حیدرآباد مین دکھنی مسلمان سپاہ کی بہ نسبت سپاہ گری مین عربون کی قوت بڑی ہوئی پائی جاتی ہے۔ جو عربون کی حالت ہے وہی یوربیوں کی ہے۔ یہہ لوگ جاہل طبیعت ہونے کی وجہ سے اپنے آقا پر برہم ہونے مین زیادہ دیر نہین ہوتی ہے۔ اور سال ہا سال کی نمکخواری اور مراعات کو وہ بالکل فراموش کرکے اپنے محسن آقا کو کسی وقت مصیبت مین بھی پہانس دیتے ہین

گاردی فوج مین غیر ملکیون کی تعداد زیادہ تھی نارائن راؤ پیشوا کے
قاتلون مین سے سومیر سنگھ - کھڑک سنگھ وغیرہ بھی تھے - گورنمنٹ
انگریزی کی نسبت آج ہم کو یہہ شکایت ہے کہ وہ فوج مین غیر ملکیون کو
زیادہ بھرتی کیا کرتے ہین اور اعلیٰ خدمات اپنے ہی ہم قومون کو دیتے ہین
جو یہان کے نقطۂ نظر سے غیر ملکی ہین - لیکن مرہٹون کی عملداری اس
شکایت سے خالی نہین تھا - مگر یہہ فرق ضرور ہے کہ آج اعلیٰ درجہ کے
فوجی خدمات ہندیون کو نہین دیے جاتے ہین اور زمانہ سابق مین
وہ کامل طور پر ملا کرتے تھے - باشندگان ہند انگریزون کے اکثر
و بیشتر کامون کی تقلید کیا کرتے ہین تو پھر اُن کی حب الوطنی و حب القوم
مین کیون غیر مقلد بنتے ہین - ؟ دور اندیش اور مدبر فرمانروایان
ہند کو لازم ہے کہ اپنے ملکی ضروریات اور ملکی خدمات بجالانے کے
لیے اُسی ملک کے باشندون مین سے انتخاب کر کے پوری کرین
البتہ اُس خدمت کو انجام دینے کی اگر اُن مین کافی صلاحیت موجود
نہ ہو تو اُن کو اُس کام کی تعلیم دلا کر اہل بنانے کی کوشش کرین
اور صرف بحالت مجبوری اُس خدمت پر غیر ملکی کا تقرر ہوا کرے
عام قاعدہ ہے کہ اپنے ملک اور مالک فرمانروا کے فلاح و بہبودی کا
خیال اور درد جو وہان کے باشندون کو رہیگا غیر ملک کے باشندے
کو وہ خیال ہونا محال ہے - یہہ اور بات ہے کہ ایک باخدا شخص
خدا ترسی کے خیال سے دیگر ملک کے باشندون کے ساتھ اچھا
برتاؤ کرے - لیکن عام طور پر ہر شخص کی طبیعت اس طرح کی نہین
ہو سکتی - اپنی سلطنت مین غیر ملکیون کی تعداد بڑھانے اور ان

لوگون کو زاید ذلیل کار بنادینے سے باجی راؤ پیشوا۔ گائیکواڑ اور بھوسلہ سے جو فاش غلطی سرزد ہوئی تھی اُس کی بدولت ایندہ چلکر اونھین اس کا خمیازہ اوٹھانا پڑا۔

سداشیو بہادر راؤ پیشوا کے عہد حکومت مین قواعد دان پیدل فوج اور توپخانہ زیادہ تر کام مین لایا گیا۔

پانی پت کے جنگ مین مرہٹون نے اپنا سابقہ قزاقانہ جنگ کا طریقہ ترک کر کے میدان مین آنکر دست بدست جنگ کرنے کا طریقہ سداشیو راؤ جی نے کسی وجہ سے اختیار کیا۔ اس لیے اُن کو اُس جنگ مین ناکامیابی حاصل ہوئی۔ بیرین ہم اس مین کوئی شک و شبہ نہین ہے کہ ابراہیم خان گاردی کی فوج نے اس جنگ مین نہایت نمایان طور پر اپنی کارگذاری دکھلائی اور مہادجی سندھیا نے آیندہ چلکر قواعد دان فوجی طریقہ کو نہایت کامیاب بنادیا۔ قواعد دان فوج کے لیے جن ضوابط کی ضرورت ہوا کرتی ہے وہ ضوابط مرہٹون کو ناپسند تھے اس لیے ان نے بہ نسبت دیگر اقوام کے لوگ ہی اس فوج مین زاید تعداد مین بھرتی ہوا کرتے تھی۔ لیکن فوج مین خواہ کسے باشد۔ مہادجی سندھیا کا طریقہ شایستہ ہونے کے باعث اسکا قدم جما اور دوسرون پر اُس کا دبدبہ بھی قایم ہو گیا۔ مہادجی کو چونکہ ہندوستان مین کچھ عرصہ تک قیام کرنے کے باعث سرکار کمپنی کی فوج کے طور وطریق دیکھنے کا اُس کو اچھا موقع ملا تھا اور نیز اُس کی خواہش بھی بلند تھی لہذا اپنا دلی ارادہ پورا کرنے کے لیے فوجی قوت کا ذریعہ مناسب جانکر فوراً اُس نے اُسپر عمل کیا۔ اسکی

خوش قسمتی کے باعث ڈیبائن نامی فرانسی مدبر اور فن سپاہ گری سے واقف کار کی مہادجی سے ملاقات ہوگئی اور صرف دس پندرہ سال کے عرصہ مین ہی مہادجی سنے ڈیبائن کے مدد سے قواعد دان پلٹن طیار کرنے کے علاوہ چھوٹے بڑے ہتیار بنانے اور توپ ڈھالنے کا آگرہ مین کارخانہ بھی قایم کردیا تھا۔

سندھیا کا توپ خانہ اور قواعد دان پلٹن و ڈگانون اور کھرڈے کے جنگ مین زاید کار آمد ثابت[23] ہوئی مہادجی کے بعد ہولکر نے اس طریقہ کو اختیار کیا اور ایشونت راؤ ہولکر کا آخر زمانہ یعنی (مخبوط الحواس بنے کے قبل کا زمانہ) قواعد دان پلٹن تیار کرنے اور توپون کا کارخانہ قایم کرنے مین گذرا۔ انگریزون کے مانند فرانسیسی بھی قواعد کے دلدادہ ہونے کے باعث جنوبی ہندوستان مین سلطنت نظام وغیرہ کی فوج مین بھی قواعد دان پلٹن کا طریقہ جاری ہوچکا تھا۔ ٹیپو نے بھی اس طریقہ کو اختیار کیا۔ سنہ ۱۷۶۳ع کے قبل فرانسی اور انگریزون مین رقابت پیدا ہوکر دیسی روسا کے مدد سے اُن مین جنگ شروع ہوگئی۔ سنہ مذکور کے بعد اگرچہ فرانسیون کو ہندوستان مین اپنی حکومت قایم کرنے کے دلی ارادہ مین ناکامی ہوچکی تھی لیکن انہون نے اس کے بعد یہہ اخری کوشش کی کہ دیسی روسا کے ذریعہ سے اپنا بدلہ انگریزون سے لین چنانچہ جب وہ اپنی باقاعدہ پلٹن خود قایم نہ کرسکے تو انہون نے مرہٹہ سردارون اور سرکار نظام کی ملازمت اختیار کرلی اور اُن کے پلٹنون کو قواعد سکھلا کر اُن کو فن جنگ کی تعلیم دینا

شروع کی۔ ڈیبائن کی امداد سے سندھیا نے تیس ہزار پیدل فوج۔ دس ہزار (بکنیب) بندوقچی سپاہی تین ہزار ترکی سوار اور بچسرار توپخانہ تیار کر دیا علاقہ پیشوا کے سلحداروں کی خستہ حالی دیکھکر مہادجی نے اپنے علاقہ کے فوج کی تنخواہ ماہ بماہ تقسیم کرنے کا انتظام کر دیا۔ ان جملہ وجوہات کے باعث مہاراشٹر مین مہادجی کی عظمت قایم ہوگئی گو اس کا ایک نتیجہ یہہ ہوا کہ آیندہ چلکر سندھیا کے فوجی اخراجات موازنہ سے بڑھ گیئے۔ باجی راو کو حکمران بنانے کے معرکہ مین سندھیا کے علاقہ کی فوج صرف دکن مین ہی اس قدر رکھی کہ اُس کے ماہانہ پچیس[۲۵] لاکھ روپیہ اخراجات تھے اور اس اخراجات کے تکملہ کے لیے خاص کر پوتہ کے باشندون کو بلا وجہ اذیت برداشت کرنی پڑی۔

بہ نسبت سوارون کے پیدل فوج کے اخراجات کم ہوتے ہین اس واسطے سوارون کی ضرورت کم ہوکر پیدل فوج جس قدر کارآمد ہوتی گئی اُس قدر مرہٹون کو بندوقون کی ضرورت زیادہ محسوس ہونی لگی لیکن اُن کا کارخانہ فوجی ضروریات کے مطابق بندوقین طیار نہین کرسکتا تھا اس لیے مرہٹون اور انگریزون مین رابطہ ہونے کی وجہہ سے اُنھون نے دیگر اشیاء کے ساتھ بندوقین بھی کمپنی سے خریدنا شروع کین اور بلحاظ منافع تجارت کمپنی اُن کو وہ بندوقین منگوا دیتی رہی لیکن جب ایندہ چلکر کمپنی اور مرہٹون کے مابین جنگ کا موقع پیش آیا تو اُس وقت کمپنی نے اپنا ہاتھ روک لیا۔ آخر چلکر کمپنی نے یہہ قاعدہ کر دیا کہ اپنے علاقہ کے فوج کی ناکارہ بندوقون کی نلیون کو توڑ کر اُن کو

ولایت واپس کرنے لگے اس لیے کہ ہتیار تیار کرنے کا کمپنی کا کوئی
کارخانہ ہندوستان مین موجود نہین تھا اور اکثر و بیشتر ہتیارونکا
تحملہ اُن کو ولایت ہی سے کرنا ہوتا تھا لیکن کمپنی کے اکثر عہدہ دار
اس طریقہ کو بالکل ناپسند کرتے تھے اُن عہدہ دارون کا یہہ بیان
تھا کہ کمپنی اگر بندوقون کو فروخت کرنا موقوف کر دے تو بہ لحاظ
ضرورت اُس کے تیار کرنے کے لیے مرہٹون کو اپنی ذات سے
کارخانہ قایم کرنے کا خیال پیدا ہو جائیگا چنانچہ چند روز کے بعد
یہی ہوا کہ سندہیا نے اس قسم کے کارخانے قایم کر کے نظیر پیدا
کر دی ہے گو کمپنی نے خرید و فروخت اسلحہ کا قانون نافذ کر دیا
لیکن بہت سے بندوقین خفیہ طور پر چوری سے فروخت کیے
جانے لگے اس واسطے کہ بندوقون کی قیمت جب معقول طور پر
وصول ہو جاتی رہتی تو اُس کے فروخت کرنے مین کسیے تامل ہوتا
اس کے ماسوا مرہٹے ناکارہ بندوق خرید کر اُس سے جنگ کرنا
شروع کرتے تو اس مین خود کمپنی کا بھلا تھا اس لیے کہ کمپنی کے
علاقہ کے سپاہیون کے پاس تو اچھے اور جدید وضع کے بندوقین
موجود ہوتی تھین لیکن مرہٹون کے پاس کہنہ اور ناکارہ
رہ جاتی تھین حاصل کلام فریقین مین جنگ وجدال ہونیکی
نوبت آتی تو کمپنی کے علاقہ دار سپاہی فاصلہ سے گولی چلا سکتے تھے
اُدھر مرہٹون کی بندوقون کا پلہ کم ہوتے گئے باعث اُنہین کمپنی کی
فوج کو مغلوب کرنے مین ویسی کامیابی نہ ہوتی تھی اور ناکارہ
بندوقون کو ولایت روانہ کرنے مین جہاز مین جگہ رُک جاتی تھی

جس سے زاید تجارتی مال ولایت نہ جاسکتا تھا۔ مرہٹون کے پاس
کہنہ اور ناکارہ بندوقین رہ جانے سے خود بخود ایک کرشمہ دو کار کا
مصداق ہوتا تھا۔ لیکن انگریزون کا یہہ خیال تھا کہ مرہٹون کو بندوقین
میسر آنے سے پیدل فوج کی جانب اُن کی طبیعت راغب ہوجائیگی
اور اگر وہ ادہر راغب ہوجاینگے تو اُن کے سوارون کی فوج کی
تعداد خود بخود گھٹ جائیگی۔ مرہٹون کے سوارون کی فوج مین کوئی
ترتیب اور باقاعدگی نہین تھی بریں ہمہ وہ نہایت ایذا رسان
ہوتے تھے سوارون سے جنگ کرتے وقت میدان کے بجائے
پہاڑون مین مخفی ہوکر لڑنے کے باعث بلاضرورت اُس جنگ مین
طوالت ہوجاتی تھی اور اگر پیدل فوج سے مقابلہ ہوجائے تو
پلہ دار بندوق کی وجہہ سے کمپنی کے پیدل فوج کو فتح حاصل
ہونے کی زاید توقع تھی۔ یورپ مین امن ہونے کی وجہ سے
مرہٹون کو جس قدر بندوق کی ضرورت ہوتی تھی وہ دیگر دول کے
ذریعہ سے خرید کر ہندوستان مین لاسکتے تھے اور ٹیپو تو فرانسیسون
کے ذریعہ سے اُن بندوقون کو ہمیشہ منگوایا کرتا تھا اس واسطے کہ
دیگر سلطنتین اس کی تجارت مین روک ٹوک نہ کرتی تھین اس مین
کوئی شک وشبہہ نہین ہے کہ بندوقون کے بارے مین مرہٹے
بہت کچھ بےبس اور دوسرون کے دست نگر تھے بندوقون کے
علاوہ توپ اور باروت گولی بھی مرہٹون کے کارخانہ مین کم مقدار
مین تھی گو بندوق کے باروت کا مصالح اچھا ہوا کرتا تھا لیکن
اُس مین جو اجزا شامل کیے جاتے تھے وہ سب حسب قاعدہ

شریک نہ کرنے کے باعث وہ بارود جس طرح بہتر بننا چاہیئے ویسی بہتر نہین بنتی تھی۔ توپ اچھی ہوتی لیکن اُن کے گاڑی کے اوزار جلد ڈھیلے ہو جاتے اور چاک گھس گھسا کر ٹیڑھے بن جاتے۔ گولون کے پیمانہ کے مطابق توپ نہین ڈھالے جاتے تھے بلکہ توپون کے ناپ سے گولے بنائے جاتے تھے۔ گولے ڈھلے ہوئے نہین ہوتے بلکہ ہاتھ سے گھڑ کر تیار کیے جاتے جس کے باعث وہ بالکل ناہموار شکل کے بنکر جیسے کچھ صاف شفاف مدور ہونا چاہیئے نہین ہوتی تھے لہذا توپون سے کے دھانے جلد خراب ہو جاتے تھے کسی مہم پر جانے کے وقت سوارون کے ہمراہ توپ خانہ رہا کرتا تھا۔ لیکن جنگ کی کامیابی کا دارومدار اُسپر منحصر نہین تھا۔ تیر و کمان کو بھی مرہٹے کام مین لایا کرتے تھے بندوق کے سنگین کو استعمال کرنے کا سندھیا کے فوج نے سب سے پہلے رواج دیا۔ بھالا۔ برچا اور تلوار بھی مرہٹون کے خاص ہتیار تھے۔

مرہٹون کے فوج کی چھاؤنی کے قرب وجوار مین بازار ضرور قایم کیا جاتا تھا آیندہ کے مقام کے بارے مین افسر ہراول منادی کرا دیتے تھے اور تمام فوج مین اس کی اطلاع ہو جانے کے لیے وہ منادی کافی سمجھی جاتی تھی۔ فوج کے ہمراہ اگر خاص راجہ کی سواری موجود ہو تو پھر بہت کچھ شان وشوکت رہتی تھی خاصہ کے ہاتھی کوتل گھوڑے میانہ پالکی وغیرہ لوازمات شاہی ہمراہ رکاب ہوا کرتی۔ خاص شاہی خیمہ اور سردارون کے خیمہ جات آراستہ ہوتے افسر اعلیٰ کے خیمہ کے روبرو دیوڑھی پر

بوقت مغرب دربار منعقد ہو کر اُس وقت تمام سرکاری کاروبار خوش اسلوبی کے ساتھ انجام پاتے تھے اور اس امر کی بھی عام اجازت تھی کہ ہر کس بلا روک ٹوک حاضر ہو کر افسر خاص کی توسط سے شرف باریابی حاصل کر سکتا تھا۔ مرہٹون کی اس سادگی آمیز شان شوکت کو دیکھکر اُس زمانہ کے یوروپینون کو تعجب گزرتا اور تیمور دار مغلون سے اس سادگی کے بارے مین اُن سے مقابلہ کیا جائے تو مرہٹون مین اور بھی سادگی پائی جاتی تھی اور شاید اس سادگی کے باعث ہی وہ اپنی چھاونی فوراً اوٹھا کر دور دراز مسافت طے کر سکتے تھے۔ آب و ہوا خواہ کسی قسم کی کیون نہ ہو غذا کافی طور پر میسر آئے یا نہ آئے جوار کے بھوٹے ہاتھ پر ملکر اُس کو کھاتے ہوے وہ اپنی مقررہ منزلین طے کر لیتے تھے توپ خانہ اگر ہمراہ موجود ہو تو سوار لوگ تیز قدم ملا کر ساتھ آگے جا کر اُن توپون کے گاڑیون کو کھینچنے کے لیے گانون مین سے بیلون کو فراہم کر رکھتے تھے۔ روزانہ بارہ میل کی منزل وہ اسانی کے ساتھ طے کرتے تھے مرہٹون کے لشکر کے ہمراہ سرکاری غلہ کا رسد نہین ہوتا تھا بلکہ بیوپاری مثل بنیے۔ بقال۔ بنجارے لوگ فوج سے آگے کئی منزل پر اپنی ٹانڈے اور ملازمین کو روانہ کر کے گانون سے غلہ خرید کر بازار قایم کرنے کی تیاری کر رکھتے تھے گانون مین غلہ کا جو نرخ مقرر رہتا اُس کے بہ نسبت لشکری خریدارون سے اصل نرخ سے سوائی زاید قیمت لینے کے اُن کو اجازت حاصل تھی۔

قواعد آموزی کے فوجی طریقے کو مرہٹون نے انگریزون سے حاصل کیا اور اُس کے ساتھ ہی گورے فوجی افسر بھی ملازم رکھے

جن کی تنخواہین ہیش قرار ہوا کرتی تھین۔ سندھیا کے علاقہ کا ڈیبائین تو جاگیردار ہی بن گیا تھا اُس کے بعد کا سپاہ سالار فوج کرنل ہیرن کو ماہانہ پانچ ہزار روپیہ تنخواہ مقرر رکھی علاوہ ازین بیس ہزار ماہوار کے چند اور یورپین عہدہ دار بھی ملازم تھے اس ماہوار کے علاوہ اُنہین بالائی یافت بھی تھی۔ ہولکر اور باجی راؤ پیشوا کے علاقہ سے یورپین سپاہ سالاران فوج کو ماہانہ تین تین ہزار روپیہ ماہوار مقرر رکھی۔ علاقہ نظام کے سپاہ سالار فوج مسٹر موسی ریمیڈ کو اخراجات فوج کی غرض سے تیس لاکھ روپیہ سالانہ محاصل کی جاگیر مقرر تھی سنہ ۱۷۹۶ء مین تمام ہندو مسلمان دیسی ریاستون مین تقریباً تین سو یورپین ملازم ہو گئے ان کے منجملہ سات آٹھ جلیل القدر عہدہ پر (۶۰) اسامی درجہ دوم کے عہدہ پر اور دیگر مثل سارجنٹ و گولنداز وغیرہ مامور تھے ان مین زیادہ تر تعداد فرانسیسون کی تھی انگریز کمپنی کے فوج کے فرار شدہ یا جہاز کی ملازمت ترک کیے ہوے لوگون کو ماہانہ تیس تا ساٹھ روپیہ ماہوار مقرر تھی ان ادنی درجہ کے اسامیون مین زیادہ تر منتخب شدہ بدمعاش ہوا کرتے تھے لیکن فوجی ملازمت کے لیے ایسے ہی حضرات زاید کارآمد ثابت ہوتے تھے۔ قواعددان فوج کے جانب جب سے مرہٹون کی طبیعت راغب ہوئی اُس وقت سے یوروپینون کو اپنے علاقہ مین ملازم رکھنے کا خیال بھی اُنہین پیدا ہو گیا اور چند ابواب مین تو بہ نسبت خود مرہٹون کے ان گورون کو سرکار سے زاید سہولت و مراعات ملنا شروع ہوئین اور گورون کے لیے جو اشیاء ولایت سے آتی تھین

اُن پر کروڑ گیری کا محصول معاف ہونا شروع ہوا۔ اس دربار کا یہہ قاعدہ مقرر تھا کہ سوائے مہاراجہ کے کسی اور کو پالکی کی اجازت نہین تھی لیکن گورون کو پالکی کی سواری کی اجازت ہوگئی۔ سرکار نظام کے دربار مین قاعدہ تھا کہ زرد رنگ کی عماری ہودج اور جھول پوش ہاتھی سوائے فرمانروا ملک کے دوسرون کے لیے اُس کا استعمال ممنوع تھا لیکن گورون کے لیے اس قاعدے کی پابندی لازم نہین سمجھی گئی۔ اور اُن کا مال واسباب اُٹھانے کے لیے بلا تکرار بیگار بھی میسر آنے لگے مثل مشہور ہے کہ کسی کی تتبع کرنا اُس کے منت اور چاپلوسی کرنے کے مماثل ہے۔ اگر اس نظر سے دیکھا جائے تو سندھیا ایسے سربرآوردہ اور زبردست مرہٹا سپاہ سالار فوج نے انگریزون کا فوجی طریقہ خود اختیار کیا اور اُس کے لیے اپنے علاقہ مین بیش قرار تنخواہ دار یوروپین کو ملازم رکھ لیا۔ اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ مذکور الصدر طریقہ مین تتبع اور قابل ستایش کوئی نہ کوئی بات موجود ہے اور وہ اُس کا دل سے قایل ہوچکا تھا۔ جب کوئی غیر مستحق کی تعریف وتوصیف کرتا ہے تو یہی سمجھا جاتا ہے کہ اُس تعریف کنندہ کا طرز عمل دوسرے سے کسی قدر دبا ہوا ہوتا ہے۔ مہادجی اپنے دیگر مخالفین کے نسبت انگریزون سے قدرے دبکر ہی برتاؤ کرتا تھا۔ راجپوت مسلمان یا افغان کی اُس نے کبھی پروا نہین کی اُس کا دلی ارادہ تھا کہ اُسکی فوج مین جو کچھ خامی ہو اُس کو فرانسی کی امداد سے دفع کرکے انگریزون سے مقابلہ کرے چنانچہ اس دلی ارادہ مین اُس کو قدرے کامیابی ہوتی جاتی تھی۔ مہادجی اور انگریزون کے

فی مابین سابق مین جب جنگ وجدال ہوئی تھی تو اُس مین دونون ہم پلہ
ثابت ہوئے لہذا شمالی ہندوستان مین سندھیا کی حکومت کو اُس کے
حیات مین ہی لے لینے کی انھی اسباب سے انگریزون نے کوشش
نہین کی لیکن مہادجی سندھیا کا انتقال ہوتے ہی انگریزون کے لیے
میدان صاف ہوگیا۔ پونہ کی حکومت اپنے قبضہ تصرف مین رکھنے
کی غرض سے دولت راؤ سندھیا پونہ مین ٹھانہ جماکر بیٹھ گیا اور اُس نے
وہان کے نالایق مشیرون کے مشورہ سے انواع واقسام کے
فسادات برپا کردیے اس کا ہم پلہ ہولکر بھی اُسی زعم سے پونہ آیا۔
یہہ دونون بدخو تو موجود ہی تھے اُس مین باجی راؤ پیشوا ثانی
ننگ خاندان کی خباثت بھی شامل ہوکر مرہٹون کے حکومت کا
خاتمہ کردیا۔ اس زمانہ تباہی مین خاص مرہٹے سردارون کے
پاس جو فوج موجود تھی اگر اُس کا شمار کیا جائے تو بہ نسبت انگریزون کے
فوج کے وہ شمار مین بہت زاید تھی اس کے بارے مین ایک انگریز
مصنف نے فوج کا جو اندازہ ظاہر کیا ہے وہ حسب تفصیل ذیل ہے

سلسلہ نشان	نام علاقہ	تعداد سوران اسپ	تعداد پیدل فوج	جملہ تعداد سواران و پیدل فوج۔
۱	علاقہ پیشوا۔	۴۰۰۰۰	۲۰۰۰۰	۶۰۰۰۰
۲	علاقہ سندھیا	۶۰۰۰۰	۳۰۰۰۰	۹۰۰۰۰
۳	علاقہ بھونسلے (ناگپور)	۵۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۶۰۰۰۰
۴	ہولکر	۳۰۰۰۰	۴۰۰۰	۳۴۰۰۰
۵	گائیکواڑ۔	۳۰۰۰۰	۰	۳۰۰۰۰
	جملہ تعداد میزان	۲۱۰۰۰۰	۶۴۰۰۰	۲۷۴۰۰۰

اٹھارھوین صدی مین دیسی لوگون کی پلٹن کے مانند گورے پلٹنون کی بھی ہندوستان مین ہلچل مچی ہوئی تھی اُن کے ہاتھ مین تلوار اور دل مین جرارت موجود ہونے کے بعد اس غیر معین زمانہ مین دولت اور شہرت حاصل کرنے کے لیے کسی قسم کی روک نہین تھی۔ جو اپنا گھر بار اعیال واطفال ووطن چھوڑکر ہزار ہا کوس کے بعد دراز فاصلہ پر جاتا ہے وہ ہر قسم کے تجربہ کرنے پر آمادہ ہوجاتا ہے۔ ایسی حالت مین بھی ناکامیاب رہنے والے اکثر لوگ پائے جائینگے۔ دیسی اور گورے پلٹنون مین ایسے لوگ موجود تھے۔ جو صرف ذاتی ہمت و جرارت کے بل پر کام کرتے تھے۔ گورون کے آمد کا سلسلہ ابتدائً جنوبی ہندوستان مین شروع ہوا۔ تمام ہندوستان مین سب سے پہلے اپنے علاقہ مین گوری فوج ملازم رکھنے کا تفوق حیدر[27] ر وا اپنے ملک میسور کو حاصل تھا۔ اُس کے بیٹے ٹیپو نے تو اس جدید طریقہ کو کمال کے درجہ پر پہونچا دیا اور اُس کے پڑوسی سرکار نظام نے بھی اُسی طریقہ کو جلد اختیار کر لیا۔ ان کا دیکھا دیکھی سدا شیو راو بہاد پیشوا نے بھی باقاعدہ پلٹن تیار کی۔ انگریز اور فرانسیسیون کی تتبع مین ہندوستان کے بہت سے راجہ مہاراجون نے گورے پلٹن کو اپنے علاقہ مین ملازم رکھنے کا رواج دیا۔ سندھیا نے ڈیبائن کو ملازم رکھنے کے قبل گوہد[28] کے رانا نے میڈو نامی ایک فرنج سپاہی کی امداد سے قواعد دان فوج کی ایک پلٹن تیار کر لی تھی اور سکٹر نامی اسکاچ مین اس پلٹن کا افسر خاص اور ٹامس لیگ نامی ایک ایرش مین افسر دوم مقرر تھا۔ لیکن اس جدید طریقہ کو

انجام پہونچانیکا شرف صرف سندھیا کو حاصل ہوا۔

ڈیبائن نے کئی یوروپین سلطنتون کے فوجی ملازمت انجام دینے کے بعد وہ یہان صرف قسمت آزمائی کے طور پر اور ہندوستان مین اس طریقہ کی شہرت سنکر آیا اور پہلے پہل مدراس مین کمپنی سرکار کے علاقہ کی فوج مین ادنی ملازمت اختیار کی اُس کے بعد ۱۷۸۲ء مین وہ وارن ہسٹنگ کے پاس کلکتہ اس امر کی خفیہ طور پر تحقیق کرنے کے لیے گیا کہ شاہ عالم بادشاہ کے دربار مین مرہٹون کو فی الحقیقت کس حد تک رسوخ حاصل تھا اور وہان انگریزون کی بھی کوئی گنجایش تھی یا نہین۔ وارن ہسٹنگ نے میجر جمس براون نامی سفیر کو دہلی روانہ کردیا اور ڈیبائن بھی اُس کے ہمراہ روانہ ہوگیا وہان سے وہ آگرہ گیا۔ ہسٹنگز کا فرستادہ گورے گونڈے جو سندھیا کے اطراف گشت لگارہے ہین اُن پر وہ نہایت خبرداری کے ساتھ نظر رکھتا تھا اور مہادجی کی بھی اس گورے گونڈے پر نظر تھی کہاجاتا ہے کہ سندھیا کو جب اس امر کی اطلاع ہوئی تو اُس نے اس کا مال اسباب غائب کراکر اُس مین کے اہم خطوط کو اوڑالیا۔ مہادجی سندھیا اور راناے گوہد مین اُس وقت جنگ ہورہی تھی اور اینڈرسن نامی انگریزی سفیر مہادجی کے دربار مین متعین تھا۔ ڈیبائن اُس سفیر کے مشورہ سے ملازمت کا خواہشمند ہوکر رانا گوہد کے پاس گیا۔ یہہ بات قابل یاد رکھنے کی ہے کہ پانچ ہزار جرار فوج تیار کردینے کی غرض سے ڈیبائن نے ابتداءً رانا سے ایک لاکھ روپیہ پیشگی طلب کیے لیکن جب رانا گوہد نے ڈیبائن کی

اس درخواست کو نامنظور کر دیا تو سندھیا کے دوسرے دشمن مہاراجہ
جیپور کے پاس ماہانہ دو ہزار روپیہ ماہوار پر وہ ملازم ہو گیا بعد ازان
سالبائی کے عہدنامہ کی رو سے شمالی ہندوستان مین آپس مین جنگ
و جدال کرنے والے راجگان مین صرف چند روز کے لیے اتحاد
ہو گیا تھا جس کی وجہ سے راجہ صاحب جیپور نے ڈیبائن کو دس ہزار
روپیہ بطریق انعام دیکر اپنی ملازمت سے رخصت کر دیا۔ سندھیا نے
ڈیبائن کا قدرے امتحان کرنے کے بعد اُس کے بارے مین
اُس کا خیال اچھا ہو گیا لہذا پانچ ہزار ماہانہ ماہوار پر سندھیا نے
اُس کو اپنے پاس ملازم رکھ لیا سرکار کمپنی کی فوج کے مانند اپنے
علاقہ کی فوج تیار کر دینے کا کام اُس کے تفویض ہوا اُس نے
رکروٹ کی فوراً بھرتی شروع کر دی اور کئی یوروپین (اسکاچ
ڈچ وغیرہ) لوگون کو اپنے ماتحت مقرر کر کے رانا کا ملازم سکسر کو
اپنے پاس طلب کر لیا اور توپ و بندوق بنانے کا ایک عظیم الشان
کارخانہ اُس کے زیر نگرانی آگرہ مین قایم کر دیا۔ سندھیا کے سردار
اپا کھنڈے راؤ کے ماتحت ڈیبائن کا تقرر کیا گیا اور آیندہ تین
برس سال کے عرصہ مین کالنجر۔ لال سونٹ آگرہ اور چکسانا کے
جنگ مین ڈیبائن کی فوج نے جو شجاعت اور مردانگی ظاہر کی
اُس کو دیکھکر سندھیا کو مسرت حاصل ہوئی۔ قاعدہ ہے کہ کوئی
کاریگر کسی کے یہان ایک وقت کام شروع کرنے کے بعد پھر وہ
اپنے کام کو پھیلاتا جاتا ہے۔ علی ہذا چند پلٹنون سے ڈیبائن کی
تسلی نہ ہو کر پلٹنون کی تعداد مین اضافہ کرنے کے لیے اُس نے

سندھیا سے اصرار شروع کیا۔ ابتدائً سندھیا کو اُس کی وہ بات ناپسند ہوئی اسپر ڈیبائن نے ملازمت سے استعفا پیش کر دیا۔ لیکن شمالی ہندستان مین فتح شدہ ملک کی حفاظت کے غرض سے سندھیا کو مرہٹے فوج کی جس قدر ضرورت تھی وہ اُن میسر نہین آئی لہذا اُس کو کمر اپنی فوج کی بھرتی کرنی پڑی۔ بدین وجہ ڈیبائن کو جو لکھنو مین تجارت کیا کرتا تھا سندھیا نے پھر اپنے پاس ملازم رکھ لیا بعد ازان دس پیدل پلٹن کی ایک کمپو اور توپخانہ یورپین طرز پر اُس نے تیار کرکے اُسپر یورپین اقوام کے ادنی واعلی تمام فرقون کے لوگون کی بھرتی کی توپ اور بندوق وغیرہ جنگی سامان چند ہی مدت کے عرصہ مین آگرہ کے قلعہ مین کثرت کے ساتھ فراہم کر دیا گیا۔ ولایتی بندوق کے مقابلہ مین دس روپیہ سے بھی کم دام مین وہان بندوق تیار کیجا سکتی تھی سپاہیون کو جدید طرز کی وردی دیگئی تھی اس جدید انتظام مین ڈیبائن کو جنرل کا عہدہ عطا ہوکر چار ہزار ماہوار کے عوض مین دس ہزار ماہوار تک اُس کو ترقی دی گئی۔ کہا جاتا ہے کہ ڈیبائن نے سندھیا سے اس امر کا معاہدہ کر لیا تھا کہ انگریزون کے مقابلہ مین وہ جنگ نکریگا۔ لیکن تعجب ہوتا ہے کہ سندھیا نے اس کی یہہ شرط کسطرح قبول کرلی۔ فوجی اخراجات کے غرض سے سندھیا نے ڈیبائن کو سولہ لاکھ روپیہ محاصل کی جاگیر دی تھی۔ بعد ازان اُن جاگیرات کا انتظام معقول طور پر ہو جانے کے باعث اُس کے محاصل مین دوگنا نفع ہوا جس سے سالانہ تیس لاکھ روپیہ اس کا حاصل ہونے لگا۔ جاگیرات کے مزید محاصل

وصول کرکے ماہ بماہ فوج کی تنخواہ تقسیم کرنے کا اُس کو اختیار دیا گیا تھا
اخراجات وصول محاصل کی غرض سے فی روپیہ دو آنہ اس کو ملنے کے
باعث وہ اور بھی مالدار ہو گیا تھا۔ سندھیا کے فوج مین ایک ہی
زمانہ مین باقاعدہ اور بیقاعدہ دونوں قسم کی فوج موجود تھی سنہ ۱۷۹۰ء
مین اس باقاعدہ فوج سے پاٹن کے جنگ مین کامیابی حاصل
کرلی۔ سندھیا کے تربیت یافتہ عہدہ فوج کے مقابل مین راجپوت کی
شجاعت بالکل مغلوب ہو گئی تھی ایک مرتبہ سندھیا نے اپنی
قوت کے باعث اسمعیل بیگ کو شکست دیدی اور مرتا کے جنگ
مین بھی اسی ذریعہ سے اُس کو کامیابی حاصل ہوئی۔ سنہ ۱۷۹۱ء
و سنہ ۱۷۹۲ء مین سندھیا نے اور دو کمپو تیار کرائے اور آخر
چلکر اس کی فوج کی تعداد تیس ہزار تک پہنچ گئی۔ تقریباً ستر ا
انٹھارا یوروپین عہدہ دار اُس کے پاس ایسے موجود تھے
جن کی ماہوار ایک سو بیس سے چودہ سو روپیہ تک تھی علاوہ
برین تین ہزار ماہوار کا کرنل اور دو ہزار کا لفٹنٹ کرنل۔ بارہ سو
روپیہ کا میجر۔ چار سو روپیہ کا کپتان ڈیڑھ سو تا دو سو ماہوار تا
لفٹنٹ اُس کی فوج پر افسر مقرر تھے۔ رود چنبل کے جانب
جنوب اگر یہہ لوگ ڈیوٹی پر جاتے تھے تو اُن کو ڈیوڑھی
تنخواہ دی جاتی تھی۔ علاوہ ماہوار کے ان کے دیگر منافع پر
اگر غور کیا جائے تو اعلیٰ درجہ کے یوروپین عہدہ داروں کو
دس لاکھ روپیہ تک سرمایہ جمع کرلینا کوئی مشکل بات نہین تھی
ڈیبائن تو اب بالکل نواب بن گیا تھا اُس کی یہہ معنی ہین ہے کہ

وہ تن آسان بنکر کاہل الوجود یا عیش پسند تھا بلکہ بہ لحاظ تموّل وہ
نواب تھا۔ اگرچہ مرہٹے فوج کا قواعد دان فوج سے اتحاد نہین ہوا
لیکن صرف اسی جدید ترتیب کے باعث شمالی ہندوستان مین سندھیا
کو ہولکر پر تفوق حاصل تھا تو کوجی ہولکر نے اس خامی کو محسوس
کر کے ۱۷۹۱ء مین شیوا لئے ڈودرایل نامی فرنچ فوجی افسر کو
اپنے پاس ملازم رکھکر اُس کے زیر نگرانی ایک کور قواعد دان
فوج کا تیار کرانا شروع کر دیا۔ اُس وقت پونہ کے دربار مین
اپنا اثر مستحکم طور پر قایم کرنے کی غرض سے سندھیا نے اپنا تمام
کاروبار ڈیبائن کے تفویض کر کے شمالی ہندوستان سے وہ
پونہ آیا۔ جب مہادجی پونہ مین قیام پذیر تھے اُس زمانہ مین راجپوت
سے خراج وصول کرنے کے بارے مین جھگڑا ہو کر ۱۷۹۳ء مین
ڈودرایل کے ماتحت کی فوج کو ڈیبائن نے بمقام لاکھوری
شکست دی جسپر ہولکر اپنے اُس علاقہ کی حفاظت کی غرض سے جو
مالوے مین تھا واپس گیا۔ دہلی مین سندھیا کی عدم موجودگی مین
ڈیبائن اُس کے تمام کاروبار کو انجام دیتا تھا ۱۷۹۴ء مین
مہادجی کا انتقال ہو چکنے کے بعد دولت راؤ سندھیا کی
عملداری شروع ہوئی یہ پھر بیرن کے ماتحت کی پلٹن اس کے
قبل دکن مین آچکی تھی اس لیے اس امداد کی قوت پر پیشوا نے
کھرڈے کے جنگ مین آسانی کے ساتھ فتحمندی حاصل کی۔
ترتیب اور شایستگی کا اثر مرض متعدی کے مانند ہونے کے باعث
ہولکر نے بھی یورپین عہدہ داروں کے ماتحت پلٹنوں کی تعداد بڑھا

بہت سا اضافہ کر دیا۔ ہولکر کے فوجی افسر ہلی منٹ اور کارڈنر تھے۔ سندہیا کے مددگار سپاہ سالار فوج نے بھی اپنے ماتحت گورے عہدہ دارون کا تقرر کر دیا لکہ بادا کے پاس کپتان بٹلر فلیڈ رکہا گیا۔ سیفرڈ اور ریلا تھی یہہ انباجی انگلیا کے پاس ملازم ہوگئے۔ اپا کھنڈے راؤ نے جارج ٹامس کو ملازم رکھا۔ جان ہٹنگ۔ ڈیکل فیلیس۔ کیپٹن ہادن۔ رنگ اور کرنل سیلر کا دولت راؤ سندہیا نے اپنے سابقہ یورپین ملازمین پر اضافہ کیا۔ بندیل کھنڈ مین علی بہادر اور برار مین رگھوجی بھونسلے نے بھی یہی طریقہ اختیار کر لیا۔ میجر ٹون اور میجر پرانڈ کو باجی راؤ پیشوا نے ملازم رکھکر اپنے علاقہ کے سردارونکا اس بات مین تتبع کیا۔

اکثر لوگ یہہ کہا کرتے ہین کہ مرہٹون نے جب قزاقانہ طریقہ جنگ کو ترک کرکے قواعددانی کا طریقہ اختیار کیا تو یہہ طریقہ اُن کے حق مین مفید ثابت نہین ہوا۔ اس کے بارے مین کسی نے سچ کہا ہے کہ "مرہٹون کے ران کے نیچے کا گھوڑا جس روز چلا گیا اُس روز اُنکی سلطنت بھی رخصت ہوگئی۔" دولت راؤ سندہیا اور اُس کے علاقہ کے سردار گوپال راؤ نامی مین ایک قدیم وضع وقطع کا سپاہی تھا ایک روز حسب ذیل دلچسپ مباحثہ ہوا۔" گوپال راؤ نے کہا کہ ہمارے آباو اجداد نے سلطنت پیدا کی اور اُن کی تمام زندگی کی کائنات خوگیر پر ہی رہتی تھی۔ اب تو آپ سپاہیون کے لیے مٹی کی چھاؤنی تعمیر کر رہے ہین لیکن اس کو یاد رکہیے کہ آیندہ چلکر سبکی مٹی مین جائیگی۔ سندہیا نے اُس کو سنکر یہہ جواب دیا کہ پلٹن اور

توپ خانہ جب تک میرے پاس موجود ہے اُس وقت تک مجھکو کسی سے کوئی خوف و خطر نہین ہے۔ اس کے جواب مین گوپال راؤ نے یہہ کہا کہ وہی توپین آخر چلکر تمھاری تباہی کے باعث ہونگے۔" اُن مرہٹون کے بارے مین فلپ فرانسس نے پارلمنٹ مین کہلے طور پر یہہ کہا تھا کہ مرہٹون نے قواعد سیکھی اور توپون کو ڈھالنا شروع کیا ہے لیکن اسی مین اُن کی تباہی ہے اس لیے کہ اس کا یہہ نتیجہ ہوا ہے کہ وہ قدیم جنگی طریقہ کو فراموش کرتے جا رہے ہین اور غیر ملکی طریقہ کسی کو بھی راس نہین آیا۔ لہذا آیندہ اُن سے ہم کو خوف کرنے کی کوئی ضرورت باقی نہین ہے۔" کہتے ہین کہ ڈیوک آف ویلنگٹن کی رائے بھی ایسی ہی تھی چنانچہ انگریزون نے دولت راؤ سندھیا کی ایک ہی سال کے عرصہ مین تباہی کر دی۔ لیکن غیر مہذب آفاقی پنڈھاریون کو راہ راست پر لانے کے لیے اُن انگریزون کو سات آٹھ سال کی ضرورت لاحق ہوئی لیکن پنڈھاریون کے طریقہ کو اگر بہتر کہا جائے تو آخر چلکر ان کو بھی کامیابی نہین حاصل ہوئی مرہٹے مغلون کے خلاف قزاقانہ طریقہ سے جنگ کرتے تھے اُس مین اگرچہ اُن کو کامیابی حاصل ہوئی لیکن یہی طریقہ انگریزون کے خلاف جنگ کرنے مین کارآمد ثابت نہین ہوا۔ شب خون کرنا حملہ کر کے فرار ہو جانا قزاقانہ جنگ کا ایک طریقہ ہے۔ لیکن اس کے بعد بھی پناہ لینے کے لیے اگر کوئی مقام ہے تو قلعہ ہی ہو سکتا ہے۔ مگر ایک وقت ایسا آیا کہ انگریزون کے توپون کے باعث اُس قلعہ مین بھی پناہ لینا

محال ہو گیا۔ سنہ ۱۸۱۷ء میں مرہٹون کو انگریزون کے خلاف جنگ
کرنے کے لیے ایک قلعہ بھی زیادہ عرصہ تک کار آمد ثابت نہ ہو سکا
اگر اس کی کوئی وجہ ہو سکتی ہے تو انگریزون کے توپین ہین۔ جنگ
کرنے کے جو اسباب دشمن کے پاس موجود تھے جب تک وہ تمام
اسباب اپنے پاس فراہم نہ کر لیتے اُس وقت تک مرہٹون کو
کامیابی حاصل ہونا غیر ممکن تھا۔ یہہ کہنا صحیح نہین ہے کہ مرہٹون کی
ناکامی اس وجہ سے ہوئی کہ اُنھون نے فوج کی ترتیب انگریزی
قاعدہ کے مطابق کی تھی۔ اصل یہہ ہے کہ خود اُن کے سردارون کے
طور و طریق بگڑ گئے تھے جنھون نے بالآخر مرہٹہ سلطنت کا خاتمہ
کر دیا۔ ٹیپو کو ناکامیابی اور شکست نصیب ہونے کی بڑی وجہ
یہہ ہوئی کہ بہت سے مخالف دل متفق بنکر وقت واحد مین اسپر
حملہ کر بیٹھے تھے۔ میسور کے دوسرے و تیسرے جنگ مین ٹیپو کے
شکست کی اصل وجہ یہی تھی۔ حاصل کلام یہہ ہے کہ مرہٹون کی
شکست قواعد دان فوج اور توپخانہ رکھنے کے باعث نہین ہوئی
آلات حرب اور اُس کے استعمال کرنے کے طریقہ مین کوئی غلطی
نہین تھی بلکہ اُن کے سردارون کی غلطی تھی۔ ڈیبائن جب تک
مہادجی سندھیا کے ماتحت رہا اُس وقت تک اُس کی ہوشیاری
اور دور اندیشی کا کچھ اور ہی رنگ تھا مگر دولت راؤ سندھیا کے
ماتحت اُس کی وہ حالت باقی نہین رہی۔ دولت راؤ سندھیا کے زمانہ مین
ٹامس براؤن نے سنہ ۱۸۰۹ء مین جو خطوط (مراٹھیا چیا چھاونی تون لی ہیلے
پترے) مرہٹے کے چھاونی سے لکھے ہین اگر ان کو کوئی بغور پڑھے تو
ناکامیابی کی اصلی راز سے ناظرین آسانی کے ساتھ واقف ہو سکتے ہین

مرہٹون کا بحری بیڑہ

پیشوا کے زمانہ آخر تک مبئی کے جنوبی کوکن کے علاقہ مین انگریزونکا عمل دخل نہین ہوا تھا۔ علاقہ کوکن پیشوا کے عملداری کے قبل شیواجی مہاراج کے اور اُس کے ماقبل اسلامی عملداری مین شامل تھا۔ یہہ علاقہ کسی خودمختار حکمران کے تحت رہنے کے بجائے ہندوستان کے کسی ایک یا مختلف فرمانروا کے عملداری مین شامل رہا۔ بریں ہم کوکن پر جو عملدار رہتا تھا وہ بہ نسبت دیگر علاقہ کے عملدارون کے زیادہ اختیارات رکھتا تھا۔ اس کی یہہ وجہ تھی کہ ایک تو اُس کو وہان حاکمانہ حیثیت حاصل ہوتی تھی دوسرے یہہ کہ وہان کا بحری بیڑہ بھی اُس کے زیر حکومت رہتا تھا جس سے اُس کو خاص امتیازہ واختیار حاصل رہتا تھا۔ فوجی حکومت کو کسی ایک سے لیکر دوسرے کے تفویض کر دینا آسان امر ہے لیکن بحری بیڑہ کی یہہ حالت نہین ہے۔ سپاہی کے مانند جنگی جہاز کا ملاح اپنے فن مین جلد تعلیم پاکر فارغ نہین ہو جاتا دوسرے یہہ کہ علاقہ کوکن کے مقامات پہاڑی اور ساحل سمندر پر واقع ہونے کے باعث اُسپر قابض رہکر باغی سرغنون کو راہ راست پر لاتا ہندوستان کے دیگر مقامات کے بہ نسبت یہان زیادہ مشقت طلب تھا۔ تیسری وجہہ یہہ ہے کہ علاقہ کوکن زیادہ زرخیز نہ تھا اور اُس کا سالانہ محاصل بھی بیش قرار وصول نہین ہوتا تھا۔ لہذا (پھڈنویسی) فردنویسی کے

دفتر مین علاقہ مذکور کو زیادہ اہمیت نہین دی جاتی تھی۔ کسی گھر کے عقبی دروازہ کی جیسی حفاظت اور انتظام کیا جاتا ہے اُسی طرح علاقہ کوکن کی محافظت کے غرض سے بھی ایک حکمران کو وہی انتظام کرنا پڑتا تھا لہذا وہان کے حکمران کو اُس کی چندان خواہش نہین رہتی تھی کہ آزاد و خود مختار بنکر رہین بلکہ وہ اسی مین خوش رہتے تھے کہ جس طرح ممکن ہو دریائی کاروبار کرین۔ رو سے زمین پر جو جنگ عظیم ہو چکی ہین اُن کے کارنامے ضبط تحریر مین لانے کے لیے جو مواد موجود ہے اُس کے مقابل مین علاقہ کوکن کی بحری جنگ مین وہان کے ملاح اور جنگی بیڑہ کے افسرون نے ہر ہر موقع پر شجاعت اور دلیری ظاہر کی ہے وہ کچھ کم نہین ہے۔ دنیا کے تمام بحری قزاقون کی دلیری و جرأت کے واقعات دلچسپ ہوا کرتے ہین اسی طرح کوکن کے بہادر اور دلیرون کے کارنامے اگر کوئی اہل دل منصف مزاج یا شاعر آیندہ قلمبند کرے تو مرہٹون کے روزنامچے اور گیت کے شمول سے خاطر خواہ دلچسپ ہو جائینگے۔

سترہوین صدی کے آغاز سے انگریزون نے علاقہ کوکن مین اپنی تجارت کا آغاز کیا لیکن کوکن کے ساحل سمندر پر کسی بحری بندرگاہ قایم کرنے کی متعلق اُن کی کوشش کسی وقت بھی بار آور نہین ہوئی۔ بمبئی کے جانب جنوب ساحل کے مشکل مقامات مثل انگریے۔ دہولپے۔ گولاپور اور ساونت واڑی پر اُن کا قبضہ تھا۔ ازانجملہ انگریے سرپر آوردہ تھا۔ کوکن کے ساحل پر اُس وقت واحد مین تجارت کرنے والے بحری تاجرون پر انگریے کا

بہت کچھ رعب وداب تھا۔ کانوجی انگرے نے بحری جنگ میں انگریزون کو
متعدد مرتبہ شکست دیکر اُن کے جہازون کو گرفتار کرکے انہیں
پریشان کردیا تھا سنہ ۱۶۶۸ء میں انگریزون نے بمقام راجاپور اپنا
ایک گودام قایم کرایا تھا لیکن اُن کو اُس کو وہان سے جلد
اوٹھا دینا پڑا جب شواجی نے اس گودام کو لوٹ لیا تو انگریز
خایف ہوگئے اور روز بروز شواجی کی شجاعت و دلیری کی ترقی
ہونے سے علاقہ کوکن مین جو اسلامی حکومت موجود تھی وہ مٹتی
جارہی تھی اُس کو دیکھکر انگریزون کو خیال ہوا کہ اگر وہ صرف
سورت کو ہی سنبھال لین تو کافی ہے۔ بعد انتقال شواجی علاقہ
کوکن مین پھر قدرے اسلامی حکومت قایم ہوئی بریں ہمہ
مغلون کے جانب سے حبشی اور شامال کی علاحدہ طور پر حکومت
موجود تھی اور مرہٹون کے جانب سے انگرے اور دھولپا
حکمران رہے۔ اورنگ زیب کے انتقال کے بعد کوکن سے
مغلون کی حکومت دوامی طور پر اوٹھ گئی۔ سیدی اور حبشی
یہہ گو مرہٹون سے لڑتے جھگڑتے اور اُن کو اذیت دیا کرتے تھے
لیکن ان باتون سے اُن کا دلی ارادہ یہہ نہین تھا کہ اسلامی
حکومت قایم رہے بلکہ وہ ذاتی مفاد اور خودمختاری کے
ارادہ سے لڑا کرتے تھے۔ انگریزون نے اسی جھگڑے سے
نفع حاصل کیا وہ کبھی مرہٹون کی طرف ہوکر اور تنگزون سے
اور سیدی کے طرفدار بنکر مرہٹون سے لڑتے تھے۔ بہرحال
کسی کے جانب سے کیون نہ ہو وہ اپنی ترقی اور بچاؤ کی تدبیر

سوچتے تھے۔ مرہٹوں کا بحری بیڑہ شیواجی چھترپتی کے عہد میں سرکاری طور پر قایم ہوا۔ ۱۶۶۱ء میں ژنجیرا پر اس کا قبضہ ہونیکے باعث بحری راہ سے وہاں کے حاکم کو تنگ کرنے کا شیواجی نے مصمم قصد کر لیا تھا۔ اس وقت حبشیوں کے پاس جہاز موجود رہنے کے باعث وہ دریائی راہ سے غلہ کی رسد منگوا سکتے تھے لہذا اس کا سد باب کرنے کے لیے شیواجی مہاراج نے اپنا ذاتی بحری بیڑہ قایم کرنے کا حکم دیا۔

بحری بیڑہ تیار ہو چکنے کے بعد علاقہ کوکن میں لب دریا جو بندرگاہ تھے شیواجی نے بتدریج اُن پر قبضہ کرنا شروع کر دیا اور ساحل کو اُس نے بغور دیکھ کر وہاں کے معرکۃ الآرا مقامات کو تلاش کر کے وہاں (جزیرہ) بحری قلعہ تعمیر کرانا شروع کیے۔ ۱۶۶۴ء میں شیواجی نے واڑی کر ساونت پر چڑھائی کر کے اُس کے بہت سے علاقہ پر قبضہ کر لیا۔ رام دلوی اور تاناجی ساونت علاقہ ساونت کے بحری بیڑہ کے افسر تھے وہ اُس موقعہ پر شیواجی سے ملگئے اور شیواجی نے اُن کو اپنے علاقہ کے بحری بیڑہ کے (بشمہ) صوبہ دار کے عہدہ پر مقرر کر دیا۔ ۱۶۶۴ و ۶۵ء میں شیواجی نے مالون کا سندھو درگ قلعہ کو تعمیر کرانا شروع کیا تاکہ اُس کو بحری بیڑہ کا صدر مقام قرار دیں۔ کولابا، سوورن درگ اور وجے درگ کے قلعوں کی تعمیر و ترمیم کر کے وہاں اُس نے جہازوں کو تیار کرنے کی جگہ بنا قایم کر دیا۔ یہ سب قلعے مرہٹوں کے بحری بیڑے کے خاص مقامات تھے۔

مرہٹون کا بحری بیڑہ کامل طور پر تیار ہو چکنے کے بعد ۱۶۶۴ء
سے مرہٹون اور دیگر سلطنتون مین کوکن کے کنارے لڑائیان شروع
ہو گئین۔ اس بیڑہ کی قوت کو دیکھکر پورتگز۔ شدہی اور انگریزون کو
خوف پیدا ہوا سنہ ۱۶۶۵ء مین شواجی نے بذات خود اپنا بحری بیڑہ
لیکر چڑھائی کر کے کاروار تک دریا کا کنارہ فتح کر لیا۔ کاروار کے
انگریزی تاجرون نے لکھا ہے کہ اس معرکہ مین شواجی کے ہمراہ
جو جنگی بیڑہ موجود تھا اور اس مین جو جہاز وغیرہ موجود تھے وہ یہہ تھے
فری گیٹس" یعنی تین ۳ سے ڈیڑ سو ٹن وزنی اور ایک پردے کا
اس قسم کے (۸۵) چھوٹے جہاز تھے اور اسی قسم کے پردے کے
تین جہاز تھے۔ سنہ ۱۶۷۰ء مین شواجی نے زنجیرہ پر نہایت معرکتہ الآرا
حملہ کر کے شدی کا قلع قمع کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا۔ اُس وقت
شواجی کے بحری بیڑہ مین جہازون کی تعداد (۱۶۰) تک پہونچ
چکی تھی۔ اسی سنہ مین پورتگزون اور شواجی مین عظیم الشان
بحری جنگ ہوئی اور اس مین پورتگزون نے شواجی کے بارا
چھوٹے جہاز لے لیے اور مرہٹون کے بحری بیڑہ نے دمن کے
قریب پورتگزون کو شکست دیکر اُن کا ایک بڑا جہاز لے لیا۔
سنہ ۱۶۷۹ء مین شواجی نے اپنے بحری بیڑہ کے امیر البحر دولت خان
سے کھاندیری جزیرہ پر چڑھائی کرا کے اس کو فتح کر لیا۔ اس
جزیرہ پر انگریزون اور پورتگزون کا بھی دانت تھا لہذا شواجی
کا بحری بیڑہ جس وقت جانب زنجیرہ جارہا تھا اُس وقت انگریز
اور پرتگیزی حائل ہوئے اور اُس وقت انگریزون کا زیادہ نقصان

نامی سولا توپ والے جنگی جہاز اور مرہٹون کے جنگی بحری بیڑہ سے جنگ ہوئی (ارمن نامی مورخ کا بیان ہے کہ "اس وقت مرہٹون کے جنگی جہاز اور اُن کے تُوپ کی ساخت بہ نسبت انگریزون کے جہاز کے عمدہ تھی) جنگی بحری بیڑہ قایم کرنے کی شواجی کی اصلی غایت یہہ تھی کہ کوکن کا دریائی کنارہ فتح کرکے بیرونی دشمنون کے حملہ سے اُس کو بچالین۔ چنانچہ شواجی نے زنجیرا کے ماسوا دیگر مقامات کو بھی فتح کرکے اپنا ولی ارادہ پورا کرلیا۔

شواجی نے کوکن کا تمام علاقہ اپنے قبضہ تصرف مین لانے کے بعد وہان بحری بیڑہ کے آسانی اور سہولت کی غرض سے کولابا۔ اونڈیری اور انجنویل وغیرہ تیرا بحری قلعہ اُس نے تعمیر کرائے ان بحری قلعون کو تعمیر کرنے سے اُس کی غایت یہہ تھی کہ مرہٹون کے بحری بیڑہ کی قوت ترقی کرے لب دریا کے تمام معرکہ کے مقامات مستحکم ہوجائین اُس کا تعمیر کیا ہوا قلعہ سندہو درگ مرہٹون کے بحری بیڑہ کا صدر مقام تھا۔ مالون کے قریب پدم درگ نامی جو قلعہ ہے وہان جہازون کو تیار کرنے کا کارخانہ تھا۔ وجے درگ اور کولابا مین جنگی جہاز کے توپ اور بارودت گولہ ان کو رکھنے کا مخزن تھا۔ دریا کے کنارے سکونت کرنے والے قوم کولی اور بھنڈاری وغیرہ ملاحون کو شواجی نے ہموار کرکے اپنے بحری بیڑہ مین ملازم رکھ لیا۔ مسٹر ڈگلس نے لکھا ہے کہ "شواجی کا فن جہاز رانی سے ناواقف رہنا نہایت بہتر ہوا۔ ورنہ جسطرح اُس نے اپنے خشکی کے دشمنون کو نیست ونابود کردیا اسی طرح بحری دشمنون کی بھی وہی حالت ہوتی" مسٹر تیرن نے

کوکن کی تاریخ مین کیسے الفاظ مین اس امر کو تسلیم کیا ہے کہ "لب دریا کا حکمران شواجی اُس زمانہ کے مسلمان اور عیسائی حکمران سے کچھ کم مرتبہ نہین رکھتا تھا۔"

شواجی کی عملداری مین زنجیرہ کے سدیون کو انگریز اور پورتگیزون کی خفیہ طور پر اندرونی امداد تھی اس لیے وہ بغیر دبنے کے مرہٹون کی اطاعت گزاری نہین کرتے تھے۔ لہذا سمبھاجی نے ارادہ کیا کہ اُن پر چڑھائی کرکے کارنجے کو اپنے قبضہ مین لیا جاوے لیکن اسمین سمبھاجی کو کامیابی حاصل نہین ہوئی۔ راجاپور مین مرہٹون کا جو بحری بیڑہ موجود تھا اُس کے باعث پورتگیزون پر اُس کا بہت رعب داب قایم ہوگیا کارنجا اور بعض مقبوضہ علاقے اُن کے زیر تصرف آگئے۔ ارم مورخ نے تحریر کیا ہے کہ مرہٹون کا بحری بیڑہ جو راجاپور مین موجود تھا وہ گوڈے کے پورتگیزون کے بحری بیڑہ کے لیے بہت کافی تھا۔ سمبھاجی کے عہد حکومت مین مرہٹون کے بحری بیڑہ کی شجاعت اور دلیری حسب منشا اور فرنگیان کی ہوس اچھی طرح ظاہر نہین ہوئی۔ سمبھاجی کے بعد مرہٹون کی حکومت پر جو بلا نازل ہوئی اُس سے اُس کو نجات دلانے کی غرض سے دھناجی جادھو۔ سنتاجی گھورپڑے وغیرہ بہادرون نے مرہٹون کے مخالف اسلامی حکمرانون کو اپنی شجاعت اور مردانگی بتلا کر اپنا کھویا ہوا علاقہ اُن سے واپس لے لیا علی ہذا انگریز۔ فرنگی اور حبشی وغیرہ جو لب دریا اپنی حکومت قایم کرنے کی خواہشمند تھے اُن کو شکست دینے کے ارادہ سے مرہٹون کا بحری بیڑہ دوبارہ

قایم کرکے مرہٹون کی بحری جنگی شجاعت کی قابلیت ظاہر کرکے انہون نے سب کو محو حیرت بنا دیا۔ یہہ کہنا کوئی مبالغہ نہین ہے کہ کانہوجی انگرے کی ناموری مرہٹون کے تاریخ مین دوامی طور پر یادگار رہیگی۔ شواجی کے بعد کوکن کے دریا کے کنارہ پر غیر ممالک کے باشندون کا قدم نہ جمنے دینے کا باعث صرف کانہوجی انگرے تھا۔

غیر ممالک کے مورخ کانہوجی انگرے کو دریائی لٹیرون کا سرغنہ اور اس قسم کے تحقیر آمیز الفاظ سے یاد کرتے ہین لیکن فی الحقیقت وہ دریائی لٹیرون کا سرغنہ نہین تھا بلکہ اس کے بارے مین اگر یہہ کہا جائے تو مناسب ہوگا کہ اس کی وجہ سے مرہٹون کے بحری بیڑہ کا وجود دوبارہ قایم ہوا۔ راجہ رام کی عملداری مین معاملات ملکی کے نازک موقع پر کانہوجی انگرے کے مانند فن جنگ بحری مین کامل۔ بےنظیر شجیع اور لاثانی دلیر شخص کا اگر وجود نہوتا تو اسمین کوئی شک وشبہ نہین ہے کہ ساحل سمندر کا علاقہ جو مرہٹون کے قبضہ مین تھا وہ تمام ہاتھ سے نکل جاتا۔

کانہوجی نے مرہٹون کے بحری بیڑہ کی بہت کچھ اصلاح کرکے اس کو نہایت مستحکم بنا دیا۔ شیواجی کے عہد حکومت مین مرہٹون کا جو بحری بیڑہ موجود تھا درحقیقت وہ کانہوجی کی عملداری مین نہایت مستحکم اور ناقابل تسخیر ہوگیا تھا۔ یہہ شیواجی کا مصمم ارادہ تھا کہ خشکی اور تری مقامات پر اپنی حکومت کو وسعت دے بعد اس کی دلی توجہہ ہر دو جانب مبذول رہتی تھی لیکن انگرے کی دلی خواہش یہہ تھی کہ وہ تمام دریائی کنارہ اپنی زیر نگرانی لیے

لہذا اُس کی تمام تر توجہ بحری بیڑہ کی اصلاح اور اس مین اضافہ کرنیکی طرف مبذول رہی۔ چند ہی سال کے عرصہ مین اُس نے مرہٹونکے بحری بیڑہ کی اصلاح کرکے جنگی جہاز اور اُس کی فوج کی تعداد مین اضافہ کر دیا۔ دہشیم یعنی جنگی جہاز پر سے جنگ کرنیوالے سپاہی اور ملاحون کو اچھی طرح تعلیم دیکر اُن کو بحری مقابلون کے لیے پوری طرح مشاق بنا دیا۔ سنہ ۱۶۹۸ء سے سنہ ۱۷۵۶ء تک مرہٹون کا بحری بیڑہ انگرے کے زیر نگرانی رہا۔

سنہ ۱۷۱۹ء مین شیدی۔ فرنگی اور مغل نے متفق ہو کر یہہ ارادہ کیا کہ کاہنوجی کی سرکوبی کرین لیکن کاہنوجی نے اپنے بحری بیڑہ کی مدد سے اُن کو زیر کر لیا۔ بلکہ اُن کے مقبوضہ علاقون پر دست درازی شروع کردی زنجیرہ کے شیدی اور مغل انگرے کو جزیہ دینے پر رضامند ہوے۔ اس طرح کاہنوجی نے مرہٹون کی حکومت کا اثر کوکن مین دوبارہ قایم کر دیا۔ اُس نے اپنے بحری بیڑہ کا صدر مقام دیجی ورگ کو قرار دیا اور تمام بحری قلعون کے حصار نہایت مستحکم بنا کر وہان بحری بیڑہ کا کامل طور پر انتظام کر دیا۔ بمبئی سے گوے تک لب دریا کے تمام کھاڑی بندر یا ندی کے دہانون پر ہر جگہہ مورچہ بندی کرکے جہازون کا بیڑہ قایم کر لیا۔ کاہنوجی کے بحری جنگی بیڑہ کے بارے مین ایک انگریز مورخ کا بیان ہے کہ وہ بیڑا بہت بڑا تھا اُس کے بڑے جہاز کو تین پردے ہوتے تھے اور تین سو ٹن وزنی اشیاء کو اُٹھا لیجانے کی اُس مین قوت رہتی۔ باقی دیگر تمام جہاز دیڑہ سو تا دو سو ٹن تک وزن کو لیجا سکتے تھے۔ بحر شام کے

جہازوں کے اندر اُن کے ملوے کا دیرو کا حصہ گاؤدم بنا ہوا۔ اور
اُس پر اچھی طرح تنگ درجہ بنا ہوتا تھا۔ بڑے جہاز (گوراب) پر چھ پونڈ
تا نو پونڈ وزنی گولہ باری کرنے والی توپیں ہوتے تھے ۱۷۱۶ء میں
(۴۲) توپوں کا ایک بڑا جہاز اور بیس تا اٹھائیس توپ کے چار
(گوراب) اور پانچ تا بارہ توپوں کے بیس جہاز کا ایک جنگی بحری
بیڑہ انگریزوں کے پاس موجود تھا اور اسی زمانہ میں کانہوجی کے
پاس جو جنگی بحری بیڑہ موجود تھا اُس میں سولہ تا بیس توپ کے
دس (گوراب) اور چار تا دس توپ کے پچاس جہاز موجود تھے
باوجود اس حالت کے بھی ۱۷۱۶ء میں کانہوجی نے ایسٹ انڈیا
کمپنی کے پریسیڈنسی نامی جنگی جہاز سے مقابلہ کرکے اُس کو تباہ
کر دیا ۱۷۱۸ء میں سکس نامی جہاز سے اُس نے مقابلہ کر کے
اُس کو فتح کر لیا ۱۷۲۲ء میں انگریز اور پورتگیز دونوں نے
باہمی اتفاق کر کے کولابہ پر چڑھائی کر دی لیکن اس میں اُنکو
کامیابی حاصل نہ ہوئی پھر دو سال کے بعد ڈچ لوگوں کا تیس
تا پچاس توپ والے عظیم الشان جہاز کا بحری بیڑہ وجے درگ پر
چڑھائی کرنے آیا لیکن وہ بھی تتر بتر ہو کر واپس چلا گیا۔ مذکورۃ
الاحالات کے لحاظ سے انگرے کے بحری بیڑہ کی شجاعت و دلیری
دیگر دول کو اچھی طرح ظاہر ہو جانے کے بعد اُن کا کوئی تجارتی
جہاز بلا امداد جنگی جہاز کے ادھر اُدھر گشت نہیں لگا سکتا تھا۔ یونانی
مورخ نے تحریر کیا ہے کہ بحر شام میں الجراقس نامی ایک لُٹیرے کا
نام سنتے ہی ادھر کے جہازوں کے تاجروں کو نہایت خوف اور

پریشانی پیدا ہوا کرتی تھی۔ علیٰ ہذا اس بحری مرہٹے بہادر کا نام سنتے ہی انگریز تاجرون پر وہی وحشت اور پریشانی طاری ہوجاتی تھی۔ سنہ ۱۷۲۷ و ۲۸ع مین انگریزون کے دو جہاز مرہٹون کی حراست مین آنے کے باعث وہ عاجز ہوگئے اور دھوکہ دیکر ساونت سے اُنھون نے معاہدہ کرلیا۔ انگریز کے مانند واڑی کر ساونت بھی بحری جنگ کرنے مین وہ نہایت ماہر تھا۔ سنہ ۱۷۲۹ع مین کانہوجی کا انتقال ہوا۔ اُس کے حین حیات مین بمبئی کے فریس گورنر نے کانہوجی کی دلجوئی کرکے اُس سے اپنی مطلب براری کرنے کی اُس نے کوشش کی۔ کانہوجی اور گورنر مذکور کے مابین اُس وقت جو خط وکتابت ہوئی اُس کا ذکر آیندہ درج کیا جاتا ہے۔ گورنر کے تحریر کا کانہوجی نے اُس وقت جو جواب دیا اُس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کانہوجی نہایت موقع شناس و دور اندیش اور فریس شخص تھا۔ گورنر بمبئی نے کانہوجی کو لکھا کہ "ہمارے اور مرہٹون کے درمیان جو محبت اور یگانگت نہین ہے اُس کے اصل بانی فساد تم ہو۔ غیرون کا مال و متاع غصب کرنے کی تم خواہشمند رہتے ہو۔ یہہ کوئی عاقلانہ فعل نہین ہے ایسے جرم کرنا ایک قسم کا لٹیرا پن ہے اس قسم کی تمھاری حرکت زاید عرصہ تک چل نہ سکیگی اگر تم ابتدا سے تجارت کو فروغ دینے اور بیوپاریون کے ساتھ رعایت کا برتاؤ رکھتے تو تمھارے علاقہ کے جزیرے آج تک ترقی پاکر وہ بندر سورت پر سبقت لیجاتے اور علاوہ ازین تمام لوگون مین تمھاری شہرت اور ناموری ہوتی۔ تجارت مین آسانی اور سہولت پیدا کرنے کے بغیر یہہ بات حاصل نہ ہوسکے گی"

گورنر مذکور نے اس طرح اپنا خیال ظاہر کرکے معاہدہ کرنے کی خواہش ظاہر کی تھی۔ کانہوجی نے نہایت خوبی کے ساتھ اُس کا یہہ جواب دیا کہ تم نے جو کچھہ تحریر کیا ہے وہ قابل ستایش ہے۔ تم لکھتے ہو کہ تمھارے اور مرہٹون مین نفاق کا بانی مین ہون لیکن اگر تم ہر دو پہلو پر غور کرو تو اصل حقیقت تم پر ظاہر ہو جائیگی۔ تمھارا خیال ہے کہ غیرون کی دولت و ثروت غصب کرنے کی میری خواہش ہے۔ لیکن کیا تمھارے مانند بیوپاری اُس قسم کے الزام سے بری ہو سکتے ہین۔ تمام دنیا ایک ہی قانون قدرت کے تابع ہے۔ خالق قدرت ہاتھ اوٹھا کر کسی کو کچھہ نہین دیا کرتا ہے۔ زید کی دولت و ثروت بکر کو اور بکر کی دولت زید کو اسی طریقہ سے ملا کرتی ہے تمھاری ایسے تجارت پیشہ لوگون کو یہہ کہنا زیبا نہین ہے کہ ہماری حکومت کا طریقہ جابرانہ۔ ظالمانہ اور شریر پن کا ہے۔ اس واسطے کہ تم جانتے ہو کہ شواجی مہاراج نے چار فرمانروا‌ؤن سے جنگ و جدال کرکے محض ذاتی شجاعت اور دلیری سے اپنی حکومت قایم کی ہے۔ ہماری حکومت کی ابتدا اس طریقہ سے ہوئی ہے اور اسی طریقہ سے ہماری حکومت اب تک قایم رہی ہے۔ اب یہہ طریقہ حکومت دوامی ہے یا عارضی اس کو خود تم ہی غور کرو۔ دنیا مین دوامی طور پر قایم رہنے والی اگر کوئی شئے ہے تو وہ ایک خالق قادر مطلق ہے۔ باقی تمام کو فنا ہے رفتار دنیا سے تمام عقلا واقف ہین۔

کانہوجی انگرے کے انتقال کے بعد اُس انگرے کے خاندان مین خانہ جنگی شروع ہو گئی اُس کے باعث غیر ممالک کے لوگون کو جو

کوکن کے کنارے پر اپنی حکومت قایم کرنے کے خواہشمند تھے اس خانہ جنگی سے اُن کو اچھا موقع ہاتھ آگیا۔ کانہوجی کے لڑکے مانا جی اور سنبھاجی کے باہم جو جھگڑا فساد شروع ہوا اُس فساد کے تہہ مین ذاتی ترقی اور خود غرضی کے سوا ملک و قوم کی فلاح بہبودی مدنظر نہین تھی۔ پیشوے کو اُن کے خانہ جنگی کی روک تھام کرنا چاہیے تھا لیکن وہان بھی خود غرضی کا مرض موجود تھا اس لیے کہ پیشوا نے انگریزون کے علاقون پر قبضہ کرنے کا سلسلہ جاری کر دیا تھا۔

انگریہ کے خاندان مین باوجود خانہ جنگی موجود ہونے کے غیرون پر اُن کے بحری جنگی بیڑہ کا رعب داب قایم تھا۔ مانا جی نے انگریزون اور حبشیون کے بحری جنگی بیڑہ سے متعدد مرتبہ مقابلہ کر کے اپنے بحری بیڑہ کو یکوقت بندر بمبئی تک پہونچا دیا تھا۔ سنبھاجی نے انگریز۔ فرنگی و دیگر مخالفین سے متعدد مرتبہ بحری جنگ کر کے اُن کو تنگ کر دیا تھا۔ پہلے مرہٹون کے بحری بیڑہ مین تین سو ٹن وزن تک کے جہاز موجود تھے۔ لیکن سنبھاجی نے اُس مین ترقی دیکر چار سو ٹن تک پہونچا دیا اور ایسے اُس کے آٹھ جہاز تھے سنہ ۱۷۴۲ء مین سنبھاجی کا انتقال ہوگیا اُس کے بعد اُس کا بھائی تولاجی سوورن ڈرگ کے بحری جنگی بیڑہ کا افسر اعلیٰ تھا اور اُس نے دریا مین نہایت دھوم مچا کر انگریزون کو اذیت پہونچایا۔ اور پیشوا سے نفاق کرنا شروع کر دیا۔ اُس وقت اُن سب نے متفق ہو کر سنہ ۱۷۵۵ء مین وجے درگ پر چڑھائی کر کے اُس کے بحری جنگی بیڑہ کو تباہ اور انگریزون کی بحری حکومت

کا خاتمہ کر دیا۔

سکاہنوجی انگریا اور اُن کے خاندان کے بارے میں مسٹر انگلس نہایت کشادہ دلی سے اس امر کا اظہار کیا ہے کہ "انگریا اپنی شجاعت اور دلیری کے باعث بحر ہند کے تمام یورپین دشمنوں انگریز فرنگی اور ڈچ کو نیچا دکھایا اور کوئی بھی اُن کی ہمسری کر سکے" سنہ ۱۷۵۶ء میں تولاجی انگریا کو قید کرنے کے بعد اُس کے خاندان میں سے جتنے جہاز پیشوا کے ہاتھ آئے ان کو اُس نے لیا اور وجے درگ کو ہی مرہٹوں کے بحری بیڑہ کا صدر مقام قرار دیا۔ وجے درگ دریائی جزیرہ ہونے کی وجہ سے نہایت مستحکم اور محفوظ جگہ تھی اُس کی قدرتی ساخت اور اُس پر مرہٹوں کی تعمیر کردہ شاندار عمارات ان دو باتوں کے باعث اس مقام کو نہایت اہمیت حاصل ہو چکی تھی۔

وجے درگ بحری بیڑہ میں تقریباً دو ہزار سے تین ہزار تک جنگی لوگ رہتے تھے سب سے بڑا جہاز جو فتح جنگ تھا اس پر ۲۲۲ سپاہی (۱۶) گولنداز اور (۱۴۲) جہازی ملاح کل (۳۴۲) نفر تھے داوڑی نامی جو مختصر جہاز تھا اس پر (۱۰) آدمی تھے۔ جہاز پر جنگی سامان کافی طور پر موجود تھا سنہ ۱۷۸۲ء سے سنہ ۱۷۸۶ء تک مرہٹوں کے بحری بیڑہ میں جنگ کے قابل چھوٹے بڑے جملہ (۱۲۵) توپ تھے نارائن پال نامی تین پردے کا ایک بہت بڑا جہاز تھا اس پر ۲۸ توپ اور (۴) چھوٹے جملہ (۳۲) عدد رکھے تھے۔

اس بحری بیڑہ پر ایک امیر البحر ہوتا تھا صوبہ بحری بیڑہ کے

نام سے منسوب ہوتا۔ بحری بیڑہ کی سرکردگی جن کے سپرد تھی اُن مین انند راؤ
دھولپ بحری جنگ مین نہایت نامور شخص ہو گذرا ہے۔ انند راؤ
دھولپ اور اُس کے برادری نے مرہٹون کے بحری جنگ مین شجاعت
اور دلیری کے متعدد کام کیے ہین منجملہ اُن کے ۱۷۸۳ء مین جب
انگریز اور دھولپ کے بحری بیڑے کی مٹہ بھیڑ ہو کر دست بدست
قوت آزمائی کا موقعہ ہوا۔ اُس مین جانبین کے دلیرون نے اپنی شجاعت
اور جانفروشی کی داد دی۔ اُس زمانہ مین مرہٹون کے بحری بیڑہ کی
کیا حالت تھی اُس موقع کے ایک خط کا ترجمہ یہان درج کیا جاے تو اُس
اُس کی حالت اچھی طرح ظاہر ہو گی۔ یہہ وہ خط ہے کہ انند راؤ دھولپ نے
اس جنگ کے واقعات سے باجی راؤ پیشوا سرکار کو اطلاع دینے کے
بعد اُس کے جواب مین جو خط لکھا گیا اُس کا ترجمہ یہہ ہے۔

القاب خط

بنام انند راؤ دہولپ صوبیدار بحری بیڑہ دیجے دُرگ۔
منجانب مادھو راؤ نارائن پردھان۔ مورخہ ۵۔ جمادی الاول۔
تمھارا عریضہ وصول ہوا۔ اُس مین تم تحریر کرتے ہین کہ ٹیپو سلطان
کے علاقہ کا انتظام کرنے کی غرض سے انگریزون کی فوج و جہاز وغیرہ
مندرجہ تفصیل ذیل ولایت سے بحری راہ سے روانہ ہو رہی تھی۔

تفصیل فوج و جہاز

(ترانڈی) ایک قسم کے بڑے جہاز کا نام ہے۔ دو دشتی باڑے
(ڈیڑھ گھوشی تیالے) اور تین (گھوشی) بحری بیڑہ معہ بارود گولی

چابدار بندوق تعدادی (۲۰) ہزار۔ چارسو گولنداز اور (۲) گنو سرکے
یکم جمادی الاول کو بوقت نو ساعت صبح بمقام رتناگیری مذکور الصدر
بیڑہ کی اور ہماری ملاقات ہوئی اور توپون سے ہی مقابلہ شروع ہوا
اور اُس روز شب کے نو بجے تک اچھی طرح معرکہ جاری رہا لیکن
جانبین مین سے کسی کی بھی شکست نہین ہوئی مقابلہ بالکل مساوی
رہا۔ ہم نے اس بات کو جانکر بالاتفاق ایک دل ہوکر خداوند کے
اقبال کو یاد کرکے بلالحاظ پس وپیش اُن کے روبرو ہمارے
جہازون کی مٹھ بھیڑ ہوئی۔ دست بدست مقابلہ کی نوبت شروع ہونے
کے بعد کس کو کون مار رہا ہے اسبات کی کچھ سودہ بودہ باقی
نرہی۔ ایک پہر تک اس طرح مقابلہ جاری رہا۔ اقبال خداوندی ہمنے
انگریزون کو شکست دی اس معرکہ مین ہمارے جانب کے آٹھ افسر
کام آئے اور دیگر پندرہ سو زخمی ہوئے اور نو سو آدمی ہتھیار
و برقنداز مارے گئے۔ انگریزون کی جانب سے دو ہزار سپاہی اور
ایک افسر مارے گئے اور پندرہ سو زخمی ہوئے۔ اُن کے تمام جہاز
اور کونسلر وغیرہ کو بمقام جزیرہ مذکور الصدر ہم نے مقید کر دیا ہے
ہم تابعدارون کی جانفشانی اور حق نمک کی ادا کرنے کی قدردانی
فرمانے والے سرکار مالک ہین لہذا مفصلاً حالات عرض کیے گئے ہین

بجواب عریضہ۔ ہمارے بزرگون نے انگریز کے علاقہ پر قابض
ہوسکے اس موقع پر تمہارا ٹوپی والون پر تمہارے والد کا رعب
داب تھا لہذا ہم نے اُن کو اپنے دربار مین رکھ لیا۔ علی ہذا اسوقت
بھی تمہارا رعب داب و شجاعت اور انتظامی قابلیت دیکھکر

ہمارے بزرگون نے تمھاری خدمت عمدہ کی تھی اُسی کو تم نے کار آمد
ثابت کیا انگریز خود کو سپاہی کہتے ہین اور اس معرکہ مین تو گو جیسے
سپاہی بھی موجود تھے۔ اور باوجود اُن کے جہاز بھی بڑے تھے
بہرین ہمہ تم لوگ اپنے عزیز جان کی پروا نکر کے بلا پس و پیش
اُن کے مقابلہ مین ہو گئے تمھارے اور تمھارے ماتحت فوج پر
شاباش اور آفرین ہے اور آئندہ بھی بابدولت کی اسی قسم سے
خدمت بجا لانے کی تم سے امیدین ہین تمھارے لیے یہی زیبا ہے
اس کارزار مین جو آٹھ سردار کام آئے اُن کے اولاد کو اپنے
بزرگون کی خدمات سرفراز کرنے کے علاوہ اُن کی یافت مین
بھی اضافہ کیا جائیگا اور جن کو اولاد نہین ہے اُن کی تعینت قایم
کر کے اُن کے یہان خدمت سرداری قایم رکھی جائے گی۔ دیگر
سپاہی وغیرہ کے اولاد کو اپنے والد کی جائداد پر مامور کیا جائیگا اور
جن کو اولاد نہین ہے اُن کے بیوی کے نام بیوہ پروری جاری
کی جائے گی۔ اس جنگ مین جن لوگون نے مردانگی ظاہر کی ہے
اُن کو کس قدر انعام و اکرام دیا جائے اس کے بارے مین تم
اپنی رائے کے ساتھ یک فہرست مرتب کر کے بابدولت کے ملاحظ
مین روانہ کرو تاکہ بعد غور و خوض حکم مناسب دیا جائے۔ ہمارے
علاقہ کے جو لوگ زخمی ہوئے ہین بلا کم و بیش اخراجات اُنکو
صحیح و تندرست کرنے کا انتظام کیا جائے۔ انگریز کے علاقہ کے
جو لوگ زخمی شدہ ہین اُن کے تیمارداری مین مختصر صرف کیا جائے
تم کو سرفراز کرنے کی غرض سے پوشاک خاصہ سرپیچ کلغی مروارید

اور کرٹے ملائی روانہ کیے گئے ہین اُن کو تم لے لین۔ اس دربار مین
انگریز کے جانب سے سفیر آچکا ہے تمھارے مشورہ سے اُن کا عہد نامہ
مرتب کیا جائیگا۔ تم نے یہہ نہایت شاندار نمایان خدمت بجا لائی ہے
جس سے اس دولت کو نہایت خوشنودی حاصل ہوئی والدعا۔ تاریخ
بجاریہ ۱۳ جمادی الاول ۔

مہر

دہولیا کے انند وبچارے۔ سوروسے۔ کوویسکر اور جادلی وغیرہ دیگر بہت سے مرہٹوں کے بحری بیڑہ مین نہایت نمایان جوانمردی ظاہر کی تھی۔ بحری بیڑہ کے صوبہ دار کے ماتحت۔ دیوان۔ فڈنویس موزمدار اور چٹنیس وغیرہ سردار کو پیشوا نے متعین کر دیا تھا ان تمام کے ماہوارات مقرر تھے۔ جدید جہاز تیار کرنے کی غرض سے دس ہزار سے چالیس ہزار تک اور اُن کی تعمیر و ترمیم کرنے کی غرض سے پانچ تا دس ہزار اخراجات کی منظوری تھی۔ رتناگری اور انجنویل مین سرکاری اور غیر سرکاری (ڈیک) گودی تھے۔ مرہٹوں کے بحری جنگی بیڑہ کے سالانہ اخراجات ڈیڑہ لاکھ سے دو لاکھ تھے۔ اس کے لیے بحری بیڑہ کے صوبہ دار کو ایک علاقہ کامل طور پر تفویض کیا گیا تھا۔ علاوہ ازین منجانب سرکار اُن کو بہت کچھ نقد بھی عطا کیا جاتا تھا۔ غیر ممالک کے تجارتی جہاز ان کے اندرون حدود مین اگر داخل ہون تو اُن پر محصول لینے کا طریقہ تھا۔ علاوہ ازین تجارت کے غرض سے جہازمین اقسام کا مال لادکر جا بجا لیجانے کے لیے سرکار سے اجازت نامہ حاصل کرنے کے لیے اُس کا بھی ایک محصول

لیا جاتا تھا اس کے بابتہ ہر ایک جہاز سے ساڑھے چار روپیہ سرکار میں جمع ہوتے تھے۔ علاوہ ازین (پید ایش) اس نام سے آمدنی کا ایک باب تھا۔ یعنی غیر ممالک کے جو جہاز بغرض تجارت یا دیگر سلطنتی اغراض سے مرہٹون کے علاقہ مین دریا کے کنارہ بلا اجازت داخل ہون یا جنگ کرنا شروع کردین اُن سے مقابلہ کرکے مغلوب شدہ جہاز اور اُس مین کا تمام مال و اسباب کو مرہٹون کے بحری بیڑہ کے علاقہ کے لوگ بطور مال غنیمت لے لیتے۔ پھر ایسے مال غنیمت کی کثیر آمدنی ہوتی تھی اور وہ آمدنی (پید ایش) کے نام سے موسوم تھی ایسی آمدنی بعض وقت پچاس ہزار تک ہوتی تھی۔ ملکی تاجرون مین خاص کر بھاٹے۔ سارسوت اور مسلمان لوگ ہوا کرتے تھے۔

مرہٹون کے بحری جہاز پر (مالوی) یعنی قطب نما۔ ریت کا آلہ اور دوربین وغیرہ بھی موجود رہتے تھے۔ برقی روشنی کا کام اُس زمانہ مین مہتاب آتشبازی کے ذریعہ اجرا کیا جاتا تھا۔ علامات ظاہر کرنے کے غرض سے جہاز پر مختلف رنگ کے باوٹے چڑھائے جاتے جہاز کے نقل و حرکت کی علامت ظاہر کرنے کے غرض سے زمانہ موجودہ مین جو ایک نہایت کرخت آواز کی سٹی بجائی جاتی ہے اُس زمانہ مین وہ کام بنگ باجے کی بلند آواز سے لیا جاتا تھا۔

مرہٹوں کا ملکی انتظام

دنیا کی تمام متمدن سلطنتوں مین فوجی قوت کا رتبہ درجہ اول مین شمار کیا جاتا ہے اور انتظام مملکت کا مرتبہ اُس کے بعد ہے شجاعت و دلیری یک ہی روز کی ہوتی ہے لیکن انتظام ملکی کا اثر مدت دراز تک باقی رہتا ہے۔ کسی سلطنت کی عظمت و وقار اور اُس کا قیام و استحکام اور اخلاقی صفات کے بارے مین اگر کسی کو امتحان کرنا مقصود ہو تو وہ اُس ملک کے انتظامی حالت پر سے کیا جا سکتا ہے حصول سلطنت کی قابلیت کے ساتھ اگر انتظام مملکت کی قابلیت کی صفت اُس مین موجود نہ ہو تو حاصل کردہ سلطنت مستقل طور پر اُس کے پاس قایم نہین رہ سکتی۔ رعایا بددل رہتی ہو طوائف الملوکی پیدا ہوتی ہے۔ قیام سلطنت کے لیے اپنی رعایا کی بددلی کے بُرے نتایج کو ہوشمند فرمانروا جانسکتا ہے۔ بشرطیکہ رعایا مین بھی نیک و بد کے امتیاز کرنے کا احساس موجود ہو۔ ایک ہی روز مین حاصل کی ہوئی سلطنت کو ہاتھ سے نکل جانے کے لیے گو کچھ عرصہ درکار ہوگا لیکن اُس کے جانے کا سلسلہ تو پڑ جاتا ہی اور شدہ شدہ وہ بالآخر ضرور ہاتھ سے چلی جاتی ہے گو شمشیر کی قوت پر سلطنت حاصل کی گئی ہو برین ہم سلطنت کا محاصل وصول کرنے و انتظام کرنے کے لیے صرف شمشیر کی قوت ہی کارآمد نہین ہو سکتی بلکہ اُس کے لیے عمدہ انتظامی قابلیت درکار ہوتی ہے۔ علی ہذا اگر سلطنت کا قایم کرنیوالا خود وہان کا فرمانروا بن جاوے تو

وہ سلطنت خاص اُس کے ذاتی فائدہ کے بجائے اُس ملک کے
باشندون اور قوم کے فائدہ کے لیے ہوتی ہے اور واضع قانون
قدرت کا فی الحقیقت منشا بھی یہی پایا جاتا ہے کسی فرمانروا کے
باشندگان ملک کو جو نفع اور حظ حاصل ہوتا ہے وہ اُس سلطنت کے
باجگذار فرمانروا کے ذریعہ سے حاصل ہوتا ہے شیواجی شجیع اور
بہادر ہونے کے باعث اُس کی قابلیت جس قدر مانی جاتی ہے
اُسی قدر اُس کو ایک عمدہ حکومت قایم کرنے والے کی حیثیت بھی
حاصل ہے۔ یہی باعث مورخین اُس کو مانتے ہین۔ ہمارا منشا یہین
اس انتظامی طریقہ سے حکومت قایم ہونے کے بعد اُس کو باقاعدہ
طریقہ سے انجام دینے کا کام بھی قابلیت اور ذمہ داری کا تھا۔ ایسے
کام کے لیے چھتری کی بہ نسبت جنھین زیادہ اہلیت اور تعلیم کے باعث
اُن مین وراثتاً قابلیت موجود ہوا کرتی ہے ان صفات سے مملو
برہمن اور کایست اشخاص کا گروہ شیواجی کے پاس جمع ہوگیا تھا
شمشیر اور قلم کا اس طریقہ سے اتحاد و اجتماع ہوجانے کے باعث
شیواجی کی سلطنت کی انتظامی حالت عمدہ ہوگئی اور اُس کے باعث
دو ایک صدی تک قایم رہنے کی اُس مین قوت پیدا ہوگئی
جب مرہٹون کی فوجی قوت اور برہمن و پربھو کے تدبیر مین کمی
شروع ہوئی اور ان دونون اوصاف کی کمی ذاتی اغراض کی
بنا پر شروع ہوئی۔ خاص کر جب کہ مرہٹون کا اُن سے زیادہ
منتظم اور جرار انگریزون سے مقابلہ ہوا تو اُن کو اپنی سلطنت
کھونی پڑی۔ اس کتاب کے ذریعہ سے ہم اس وقت مرہٹہ شاہی

کی یکسہ ہی برسی مناتے ہین بہرحال اب قدیم مرہٹہ شاہی نابود ہوچکی ہے۔ لیکن باوجود اس کے ہم کو اپنے ہاتھ سے اُن کا کریا کرم و آخری رسوم ادا کرنا ہے اور اس موقع پر ہم کو اسبات کا یقین ہے کہ یہہ متوفی سابق مین زندہ تھا اور اُس مین اکثر عمدہ صفات بھی موجود تھے۔ سر الفرڈ لایل کہتا ہے کہ "مرہٹون کی فوج لٹیرے ہون یا مرہٹے سردار غیر مہذب ان پڑھ جاہل مطلق ہون لیکن اُن کا تمام ملکی انتظام اور وصول مالگزاری کا کام برہمنون کے زیر نگرانی تھا اور یہہ برہمن اُس زمانہ کے تمام دیگر اقوام سے نہایت فریس اور کارگذار ہوا کرتے تھے"۔

مرہٹون کے سلطنت کی وسعت

پشت شیواجی کے باجی راؤ ثانی کے زمانہ مین مرہٹون کی سلطنت زیادہ وسیع ہوچکی تھی۔ شیواجی کے زیر حکومت مندرجہ ذیل علاقے موجود تھے۔

(۱) علاقہ اول اور اُس مین کے (۱۸) قلعجات۔ (۲) وائین۔ علاقہ ستارہ اور اُن مین کے ۱۵ قلعجات (۳) علاقہ پنہال اور (۱۳) قلعجات (۴) جنوبی کوکن اور (۵۸) قلعجات۔ (۵) علاقہ تھانہ اور (۱۲) قلعجات (۶ و ۷) علاقہ ترنک و باگلان اور (۶۲) قلعجات (۸) علاقہ ورن گڈہ عرف دھارواڑ اور (۲۲) قلعجات (۹) علاقہ بدنور (۱۰) علاقہ کولاپور (۱۱) سری رنگ پٹن (تینون علاقہ شامل کرکے (۱۸) قلعجات) (۱۲) علاقہ کرناٹک اور (۱۸) قلعجات۔ (۱۳)

علاقہ ویلور اور (۱۵) قلعجات (۱۶) علاقہ تنجاور اور (۱۶) قلعجات
اس سے ظاہر ہے کہ شیواجی کے سلطنت کے حدود بہ نسبت شمال
کے جانب جنوب مین ہی زیادہ وسیع تھے۔ عام نظر سے اُس کے
سلطنت کے آخر حدود جانب مغرب بحر عرب۔ جانب شمال
رود بھیما اور جانب جنوب رود کاویری تھے۔ شیواجی کے بعد
مرہٹون کی سلطنت کو جانب جنوب زیادہ ترقی نہین ہوئی بلکہ
برعکس اُس کے ایک زمانہ بعد جنوب مین حیدر۔ ٹیپو اور
انگریزون کا اقتدار بڑھ چکا تھا۔ لہذا اُدھر کے علاقہ مین کسی قدر
کمی واقع ہو چکی تھی۔ لیکن بعد کے زمانہ مین اپنی سلطنت کو
وسعت دینے کا تمام تر مشرق اور شمال کے جانب خیال رجوع
کیا گیا۔ جانب مشرق کے بائین مین سلطنت نظام ان کے مقصد
کی پیش رفت مین سدراہ تھی۔ لیکن جانب مشرق اُس کی آخر
حد بجاب تک پہونچ گئی تھی اور بالائی علاقہ مین جانب مشرق
بنگال تک اور جانب مغرب راجپوتانہ تک وسعت حاصل
ہوگئی تھی دہلی مرہٹون کے قبضہ سے نکل کر انگریزون کے
قبضہ تصرف مین آنے تک بادشاہی اور مرہٹون کے علاقے
خلط ملط ہوگئے تھے۔ خاص سلطنت کا علاقہ جاگیرات کا علاقہ
چوتھ سردیسکھی وصول کرنے کا علاقہ صرف خراج وصول کرنیکا
علاقہ۔ علاقہ کاودانہ اور آخر مین مذاقاً یہہ کہا جائے کہ بلا سبق
پیش گھس پیٹ کر لوٹا ہوا علاقہ اس طرح مختلف طریقہ سے
جانب شمال کا بہت سا علاقہ مرہٹون کے قبضہ تصرف مین تھا

شاہی گماشتے یا افسر فوج یا دکما ولیدار) تحصیلدار وغیرہ کی حیثیتوں سے مرہٹوں کو مختلف طریقوں سے معاملات ملکی میں ہندوستان کے بہت سے روساسے تعلق پیدا ہوگیا تھا۔ علاقہ جات شاہی اور مرہٹوں کے جملہ علاقہ کی جو فہرست ہم کو بدست ہوئی ہے وہ ضیافت ناظرین کے خاطر درج ذیل ہے۔

شاہو مہاراج ثانی کے زمانہ مین ایک فہرست قلمبند شدہ (صوبہ دکن وہندوستان چاچھاڑا) صوبہ دکن اور ہندوستان کی جھڑتی اس نام سے جو فرد (بھارت ورش) مین شائع ہوچکی تھی اُس سے اقتباس ذیل کیا جاتا ہے۔

سلسلہ نشان	نام صوبہ	رقم حاصل جمعبندی	
۱	صوبہ دکن (۶)۔	[illegible] کروڑ [illegible]	
۲	صوبہ ہندوستان (۱۵)۔	[illegible] کروڑ [illegible] ۱۵	
	تفصیل منجملہ صوبہ دکن۔		
۱	صوبہ بیجاپور۔	[illegible] کروڑ [illegible]	
۲	صوبہ تلنگانہ۔	[illegible]	
۳	صوبہ اورنگ آباد۔	[illegible] یک کروڑ [illegible] ۱۲	
۴	صوبہ برہان پور۔	[illegible] ۱۲	
۵	صوبہ برار۔	[illegible] یک کروڑ [illegible]	
۶	صوبہ حیدر آباد۔	[illegible] کروڑ [illegible]	
	جملہ میزان	[illegible] کروڑ [illegible]	

تفصیل صوبہ جات ہندوستان

سلسلہ نشان	نام صوبہ	تعداد سرکار	تعداد محال	تعداد مواضع	تعداد محاصل جمع بندی
۱	اکبرآباد۔	۱۲	۲۴۴	۳۱۸۰۰	[illegible]
۲	شاہجہاں آباد۔	۱۲	۲۸۱	۴۵۸۸	[illegible]
۳	الہ آباد۔	۸	۲۱۷	۷۹۰۵	[illegible]
۴	الہ آباد۔	۱۷۰	۲۶۹	۴۷۶۰۷	[illegible]
۵	پنجاب۔	۵	۳۵۸	۲۷۷۹۱	[illegible]
۶	اجودھیا۔	۵	۱۵۰	۵۲۶۹۱	[illegible]
۷	ملتان۔	۴	۱۰۳	۵۲۵۶	[illegible]
۸	کشمیر۔	۰	۵۳	۵۹۵۲	[illegible]
۹	انتربیدی (گنگا اور جمنا کا درمیانی علاقہ)	۰	۴۸	۱۳۱۶	[illegible]
۱۰	ٹھٹہ۔ (سندھ)	۴	۵۹	۱۲۳۳	[illegible]
۱۱	بہار۔	۰	۲۵۰	۵۵۹۷۶	[illegible]
۱۲	مالوہ۔	۱۱	۲۶۲	۱۸۶۷۸	[illegible]

سلسلہ نشان	نام صوبہ	تعداد سرکار	تعداد محال	تعداد مواضع	تعداد محاصل جمعبندی
۱۳	بنگال۔	۳۴	۳۵۰	۵۰۷۸۸	[illegible] کروڑ [illegible]
۱۴	اوڑیسا	۴۹	۱۰۱۱	۱۳۰۷۸۰	[illegible] ایک کروڑ [illegible]
۱۵	گجرات۔	۱۰	۲۱۶	۱۰۳۷۰	[illegible]
	جملہ میزان۔ صوبہ (۱۵)	۲۷۴	۳۸۷۱	۴۹۰۷۹۱	[illegible] کروڑ [illegible]

جملہ شمول صوبہ دکن وہندوستان (۲۱) صوبہ ومحاصل [illegible] کروڑ روپے
کاوسے اتہاس سنگرہ مین دولت شاہی کی محاصل کی ایک فہرست شائع ہو چکی ہے
اُس کا خلاصہ مندرجہ تفصیل ذیل ہے۔

سلسلہ نشان	نام سلطنت	تعداد سرکار	تعداد پرگنہ یا محال	تعداد رقم محاصل جمعبندی	
۱	شہاجہان آباد (دہلی)۔	۰	۲۲۶	[illegible] کروڑ [illegible] ہزار	
۲	اکبرآباد (آگرہ)۔	۱۴	۲۶۸	[illegible] دو کروڑ [illegible] ہزار	
۳	اجمیر (مارواڑ)۔	۷	۱۲۳	[illegible] کروڑ [illegible] یک [illegible]	
۴	الہ آباد	۱۶	۲۴۷	[illegible]	
۵	بیدر عرف پٹن۔	۸	۲۴۰	[illegible]	

سلسلہ نشان	نام سلطنت	تعداد سرکار	یا پرگنہ تعداد محال	تعداد اور رقم محاصل جمع بندی	
۶	اجودھیا	۵	۱۲۷	[illegible]	
۷	اوڑیا (جگناتھ) ۔	۱۵	۱۳۲	[illegible]	
۸	ڈھاکہ (بنگال) ۔	۷	۱۰۹	[illegible]	
۹	احمد آباد (گجرات) ۔	۹	۸۸	[illegible]	
۱۰	ٹھٹا (سندھ) ۔	۴	۵۷	[illegible]	
۱۱	ملتان ۔	۳	۹۶	[illegible]	
۱۲	لاہور ۔	۵	۳۱۶	[illegible]	
۱۳	کشمیر ۔	۰	۴۶	[illegible]	
۱۴	کابل ۔	۸	۹۶	[illegible]	
۱۵	اوجین (مالوا) ۔	۱۲	۳۰۳	[illegible]	
۱۶	کیدار ۔	۰	۵۱	[illegible]	
۱۷	اورنگ آباد ۔	۱۲	۱۳۶	[illegible]	
۱۸	برہان پور ۔	۶	۱۳۶	[illegible]	

سلسلہ نشان	نام سلطنت	تعداد سرکار	تعداد محال یا پرگنہ	تعداد و رقم محاصل جمعبندی۔
۱۹	بیدر۔	۱۲	۱۳۶	[illegible]
۲۰	ایلچپور (براڑ)۔	۵	۶۱	یک کروڑ [illegible]
۲۱	بیجاپور۔	۱۸	۲۸۱	ہزار [illegible] کروڑ [illegible]
۲۲	حیدرآباد۔	۴۳	۴۰۵	ہزار [illegible] کروڑ [illegible]
			میزان	[illegible] کروڑ [illegible]
		منجملہ ازانکے		
۱	راؤ پنت پردھان کے متعلق	۔	۔	[illegible] کروڑ ہزار [illegible]
۲	نواب نظام علیخان بہادر	۔	۔	ہزار [illegible] کروڑ [illegible]
۳	انگریز بہادر۔	۔	۔	کروڑ ہزار [illegible]
۴	ابدالی۔	۔	۔	یک کروڑ ہزار [illegible]
۵	سکھ وغیرہ۔	۔	۔	ہزار [illegible] کروڑ [illegible]

اس تقسیم کے سرخی کی تشریح مندرجۂ ذیل ہے۔

فہرست متعلقہ محاصل جمعبندی ہندوستان بزمانہ اورنگ زیب مرتبۂ جنرل ولسلی بہادر علاقہ کمپنی سرکار بوقت مہم پونہ بسال ۱۸۰۳ء ادگادی سونچھر

منجملہ اس فہرست کے راو پنڈت پردھان کے حصہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

سرکار۔	[illegible] کروڑ
حصہ متعلقہ ہوا۔	[illegible] کروڑ
جملہ	[illegible] کروڑ

منجملہ مذکور الصدر کے مجموعی طور پر سرکاری محاصل کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

سلسلہ نشان	نام علاقہ	تعداد	
١	دہلی۔	[illegible]	
٢	آگرہ۔	[illegible]	
٣	مارواڑ۔	[illegible]	
٤	جگناتھ۔	[illegible]	
٥	مالوا۔	ایک کروڑ [illegible]	
٦	برار۔	[illegible]	
٧	برہان پور۔	[illegible]	
٨	لاہور۔	[illegible]	
٩	بیجاپور۔	یک کروڑ [illegible]	
١٠	احمد آباد۔	یکا کروڑ [illegible]	
١١	اورنگ آباد۔	[illegible]	
١٢	بیدر۔	[illegible]	
	جملہ میزان	[illegible] کروڑ	

سلسلہ نشان	نام ابواب	تعداد حاصل
فہرست بالا مین سرکار انگریزی سکے آمدنی کی تفصیل حسب ذیل ہے		
۱	بابتہ خالصہ۔	[illegible] کروڑ
۲	بابتہ نسبت۔	[illegible] کروڑ
	تفصیل بابتہ خالصہ	
	(۱) نواب قاسم علیخان بنگال کے جانب سے۔	[illegible] کروڑ
	(۲) نواب سورت کے جانب سے۔	[illegible]
	(۳) صوبہ اورنگ آباد و پرگنہ مبئی سا[illegible] وغیرہ۔	[illegible]
	(۴) نواب محمد علیخان کے نام جو جاری ہے۔	[illegible] کروڑ
	(۵) ٹیپو سلطان سے لیا گیا۔	[illegible] کروڑ
	(۶) نواب نظام علی خان نے دے چکا ہوا۔	[illegible] کروڑ
	(۱) دفعہ اول دیا ہوا۔	[illegible]
	(۲) دفعہ دوم دیا ہوا۔	[illegible]
	(۷) چندادرسکے راجہ کے علاقہ کا جو فی الحال کمپنی کار[illegible] مین داخل تھا۔	[illegible]

سلسلہ نشان	نام ابواب	تعداد محاصل
	تفصیل بابتہ نسبت	
	(۱) شجاع الدولہ بہادر۔	[illegible] یک کروڑ [illegible]
	(۲) نجیبا ڈکیبرٹی۔ اجگان۔	[illegible]
	(۳) دیگر سمستان۔	[illegible]
	(۴) حمن شاہ ابدالی کو۔	[illegible] یک کروڑ [illegible]
	(دیگر)	
	(۱) غلام شاہ شیدی۔	[illegible]
	(۲) سکھ (لاہور)۔	[illegible] کروڑ [illegible]
	(۳) نیپال کے (گورکھے وغیرہ)۔	یک کروڑ
	(۴) سانوت واڑی۔ شری وردھن حبشی۔	[illegible]
	میزان دولت مغلیہ۔	[illegible] کروڑ [illegible]

اعداد مندرجہ فہرست بالا مشہور تاریخی کاغذات مین سے ہدست ہوے ہین۔

سنہ ۱۷۷۴ء حال مین انگریزون کا دخل پیشوا کے اندرونی انتظام مین ہوا اور مرہٹون اور انگریزون کے آیندہ جنگ کی بنیاد قایم ہوئی

اس کے قبل ایک سال رگیولٹنگ اکٹ پاس ہوکر انگریزون کی حکومت کا اچھا سکہ جم گیا سنہ ۱۷۷۴ء مین کمپنی کے آمدنی کی تفصیل حسب ذیل ہے

	جمع	خرچ
بنگال	۵ کروڑ [illegible]	[illegible]
مدراس	[illegible]	[illegible]
بمبئی	[illegible]	[illegible]
میزان	[illegible] کروڑ [illegible]	[illegible] کروڑ [illegible]

ان اخراجات مین بظاہر فوجی مصارف زیادہ تھے سنہ ۱۷۷۴ء مین کمپنی کے تحت مین (۵۴) ہزار فوج تھی جس مین (۴۰) ہزار دیسی اور (۱۴) ہزار ولایتی تھے کمپنی کے علاقہ کے انگلینڈ اور بیرون مین ۱۰۷۰ ہزار ٹن وزن کے ۸۵ جہاز تھے۔ اسوقت کمپنی کی تجارت اچھی تھی یعنی کمپنی ولایت سے تقریباً سالانہ ۶۵-۶۶ لاکھ کا سامان سونا چاندی باہر بھیجتے تھے اور باہر سے ایک کروڑ پچاس لاکھ کا مال ولایت کو لیجاتے تھے اور ولایت مین کمپنی کے ذریعہ سے ساڑھے تین کروڑ کی بکری ہوا کرتی تھی۔

سلطنت مرہٹے کی مالی حالت

ذیل مین ہم سلطنت مرہٹے کی مالی اور فوجی قوت کی حالت پر غور کرینگے حسب رائے گرانڈ ڈف اندر روے دفتر سرکاری سلطنت کا جملہ محاصل دس کروڑ روپیہ تھا اور اس مین ہولکر۔ سندھیا۔ بھونسلے

گائکواڑ کے جاگیرات باجگذاروں کے خراج - نذرانے محاصل انگزاری و دیگر اقسام کے ابواب آمدنی بھی شامل تھے - لیکن از روئے حساب دفتری جس قدر محاصل تبلایا جاتا تھا وہ قدر نقد وصول نہیں ہوتا تھا بلکہ اندازاً ساڑھے سات کروڑ نقد روپیہ وصول ہوتا تھا منجملہ اُن کے ۲ ۱/۲ تا تین کروڑ روپیہ پیشوا کے خزانہ میں داخل ہوتے تھے - نانا صاحب پیشوا کے زمانہ میں جو محاصل وصول ہوتا تھا اُس کی تعداد ساڑھے تین کروڑ تک پہونچ گئی تھی - جب انگریز لوگ پیشوا کے کاروبار میں دخیل ہوے تو اُس زمانہ میں بہ نسبت پیشوا کے کمپنی سرکار کی آمدنی زاید تھی - سرداروں کے جاگیرات اور علاقہ پیشوا کے محاصل ان دونوں کو شامل کیا جائے تو سلطنت مرہٹے کی جملہ آمدنی اُس زمانہ کے انگریزی سلطنت کی نسبت دو چند تھی - پیشوا کے صحیح اخراجات کا پتہ نہیں چلتا - تاہم بہ لحاظ آمدنی یعنی انگریزوں کے اخراجات کے مقابلہ میں پیشوا کا خرچ بہت کچھ بڑھا ہوا ہوگا - سنہ ۱۸۱۲ع میں کمپنی سرکار مقروض نہیں تھی - اس کے برعکس پیشوا بہت کچھ قرضدار تھا - اس کی ایک وجہ یہ پائی جاتی ہے کہ انگریزوں کے اخراجات مقررہ تھے اور پیشوا کے اخراجات کی کوئی تعداد مقرر نہیں تھی علاوہ ازیں کمپنی ہندوستان میں بہ حیثیت گماشتے کے کام کرتے تھے اُن کے اخراجات کے بارے میں ولایت کے مالک یعنی کمپنی کے شرکاؤں کی منظوری کی ضرورت ہوا کرتی تھی - کمپنی کے ملازم

بطور خانگی تجارت- رشوت ستانی اور لوٹ مار وغیرہ کے ذریعہ سے بہت کچھ دولت پیدا کرکے ولایت کو لیجاتے تھے اُن کی تنخواہ مقرر تھی اور کمپنی کے آمدنی مین سے بلا منظوری اپنے حسب دلخواہ اخراجات کرنے کے وہ مجاز نہین تھے- تمامی حسابات ہر شش ماہی پر حصہ داروں کے روبرو پیش کرنے کی غرض سے اُن کو یہان سے ولایت روانہ کرنا ہوتا تھا اور تنقیح کنندہ اُن حسابات کی جانچ پرتال کرتے تھے پیشوا کے سلطنت مین پیشوا خود مختار مالک ہونے کے باعث اخراجات کے معاملہ مین اُن سے کوئی بازپرس کرنیوالا نہ تھا- مد خرچ خانگی اور مد شاہی مین تعداد مصارف کا کوئی تعین نہین کیا گیا تھا- بیان کیا جاتا ہے کہ مادھوراؤ پیشوا کلان کا جس وقت انتقال ہوا تو اُس وقت اُن کے صرف خاص کا محاصل چالیس لاکھ روپیے سالانہ تھا- باجی راؤ ثانی جس وقت بٹور چلا گیا اُس وقت اُس کے پاس تخمیناً ایک کروڑ مالیت کا جواہر موجود تھا- مادھوراؤ کے پاس اُن کی ذاتی دولت چوبیس [۲۴] لاکھ روپیہ نقد موجود تھی- بریں ہم اُس کی سلطنت اس قدر مقروض تھی کہ اس قرضہ کی ادائی نہ ہوسکی لہذا راؤ مذکور کو بوقت انتقال اس امر کا سخت رنج اور قلق رہا- فرمانروا کے ذاتی اخراجات کی غرض سے اُس وقت سلطنت کے شاہی آمدنی مین سے کچھ رقم مقرر کردی گئی تھی- بریں ہم اس مقررہ رقم مین کم و بیشی کرنا یہہ بالکل وہان کے فرمانروا کے مرضی پر منحصر رہتا تھا- غالباً پیشوا کے زمانہ مین بھی وہی حالت رہی فرمانروا کے خانگی اخراجات کے غرض سے خزانہ شاہی سے جو رقم دیجاتی تھی

اس کے علاوہ پیشوا کی ذاتی آمدنی اور جاگیرات وغیرہ جدا گانہ تھے۔ مادھوراؤ اول کی ذاتی جاگیر سالانہ تین لاکھ روپیہ محاصلی تھی۔ اس قسم کے جاگیرات اُن کو غیر ممالک سے حاصل ہوے تھے۔ اودگیر کے جنگ کے بعد جس وقت معاہدہ ہوا اُس وقت سرکار نظام نے سداشیوراؤ بھاؤ کو تخمیناً دو لاکھ روپیہ محاصلی جاگیرات دینے کا اقرار کیا تھا۔ رگھوناتھ راؤ نے شکست پاکر اطاعت قبول کرنے کے بعد پورندر کے عہد نامہ کے رو سے اُن کے لیے بارہ لاکھ روپیہ نقد مقرر کر دیے گئے تھے۔ پھر سالبائی کے عہد نامے کی رو سے اس یافت میں کمی ہو گئی تاہم چار لاکھ روپیہ سے اس کی تعداد کسی طرح کم نہ تھی۔ باجی راؤ پیشوا نے انگریزون کی فرمان برداری قبول کرنے کے بعد آٹھ لاکھ روپیے محاصل کی جاگیرات اُن کو مقرر کر دیے گئے تھے۔ مذکورہ بالا لحاظ سے فرمانروا پیشوا کے ذاتی اخراجات کے غرض سے کسقدر روپیہ مقرر کیا گیا تھا۔ اس کا اندازہ قایم کیا جا سکتا ہے۔ بدطینت عہدہ دار سلطنت کو قرضدار رکھنا اپنے اغراض کے لیے ضروری سمجھتے تھے اور یہی بات مرہٹہ شاہی مین پیشوا اور اُن کے سردارون کے حصہ مین بھی آ گئی تھی۔ فوج کو بدامی طور پر لازم رکھکر اُن کے تنخواہ کے اخراجات کے غرض سے جو جاگیرات جمعیت مقرر ہون اُن کی آمدنی وقتاً فوقتاً وصول کر کے خزانہ شاہی مین ماہ بماہ نقد تنخواہ ایصال ہوتے رہنے کی اور بات ہوا کرتی ہے۔ مرہٹہ شاہی مین کوئی سردار ایسا نہ ہوگا جن کا مہاجن سے سابقہ نہ رہتا ہو۔ باجی راؤ اول کی دینوی

طمع بہت بڑی ہوئی تھی اس لیے وہ ہمیشہ اپنے پاس کثیر تعداد مین فوج رکھا کرتا تھا جس کے باعث[۲۳] وہ زاید مقروض رہتا تھا۔ قرضہ دلانے کے بارے مین باجی راؤ نے برہمیندر سوامی کے نام جو متعدد خطوط لکھے تھے اس مین اسی قرضہ کے بارے مین جو گریہ زاری و منت سماجت کی ہے اُن کے مطالعہ سے ناظرین کی طبیعت اوکتا جاتی ہے۔ ایک موقع پر راؤ مذکور نے اپنے خط مین یہہ تحریر کیا ہے کہ " فی الحال مین اکثرون کا مقروض ہو چکا ہون جس کی وجہ سے میری نہایت ناگفتہ بہ حالت ہو گئی ہے میرے لیے یہہ بات دوزخ کے عذاب سے کچھ کم تکلیف دہ نہین ہے مہاجن اور سلہدارون کے پیر پڑتے ہوئے میرا ناک مین دم آ چکا ہے" مادھو راؤ اول کے زمانہ مین سلطنت اس قدر مقروض تھی کہ راؤ مذکور کے انتقال کے وقت اس کا اُس کو روحی صدمہ تھا۔ رامچندر نایک پرانجپے نے اُن کے دلی تشفی و تسلی کی غرض سے اپنی ذاتی ذمہ داری سے ساہوون کو تمسک لکھ کر[۲۴] مادھو راؤ کو اُن قرضدارون سے نجات دلائی۔ پرشرام بھاؤ پٹوردھن اور رہری پنڈت پھڑکے کے خط مین بھی اسی قرضہ کے بارے مین بہت سی شکایت پائی جاتی ہے۔ باجی راؤ ثانی کا سپہ سالار فوج باپو گوکھلے[۲۵] بھی مقروض ہونے کے باعث وہ بھی پریشان رہا کرتا تھا۔ گوکھلے مذکور نے اپنے گورو جی مہاراج جیتا بسر دکشت کے نام جو خطوط روانہ کیے تھے اُن مین سے چند خطوط ہم کو دستیاب ہوے ہین اگر اُن کو پڑھا جائے تو اس مین از ابتدا تا انتہا انہی قرضون کا ذکر مذکور ہے۔ سردارون کی

بدانتظامی اور اسراف کے باعث اُن پر قرضہ کا بار ہو گیا تھا اور یہی وجہ تھی کہ فوج کی تنخواہ وقت پر ادا نہ ہوتی تھی جس کے باعث وہ اپنی ماتحت فوج کی شرمندہ رہتے ہیں غیر منتظم عہدہ داروں کی باعث غیروں کی نظر میں بالسبب سلطنت کی بیوقعتی ہو جاتی تھی مفتوح شدہ علاقہ جات میں لوٹ کھسوٹ کرنا خوف و خطر بتلا کر باج گزاروں سے من مانے خراج وغیرہ وصول کرنا یہہ عادت بھی اُس زمانہ کے عہدہ داروں میں جاگزین ہو گئی تھی چنانچہ مرہٹے سردار زیادہ تر انہی وجوہ سے بدنام تھے بدین ہمہ اپنے ملک کے ساہو یا دیگر متمول لوگوں کے پاس کی مال و دولت ثروت پر حکام متعلقہ از راہ تعدی تصرف کرنے کے لیے کوئی نہ کوئی حیلہ تراش کر اپنی رعایا کو مفلس قلاش بنانے کی کوئی نظیر مرہٹوں کے عہد کی ہم کو دستیاب نہیں ہوتی ہے مرہٹے شاہی کے مقروض ہو جانے کی یہہ بھی وجہہ ہوئی تھی کہ سردار لوگ اپنی زیر باری و قرضداری کا بیان کر کے اپنی جاگیر نگہہ داشت جمعیت کا حساب اور وصول شدہ خراج کے حسابات پیش کرنے میں لیت و لعل کیا کرتے تھے تصفیہ حسابات کے بارے میں سردار سندھیا اور نانا پھڑنویس میں ہمیشہ کشمکش و تکرار رہا کرتی تھی حسابات کے تصفیہ کی غرض سے سردار کے کارکن پیشوا کے دربار میں ہمیشہ طلب کیے جاتے اور مدتوں تک تا تصفیہ حسابات کے تصفیہ کے انتظار میں پونہ میں ٹھہرے رہا کرتے تھے لیکن حسابات کا کامل طور پر کسی وقت بھی تصفیہ نہیں کیا جاتا تھا حسابات گیرندہ دربار کے اہلکاران سردار کو

کارکن سے رشوت لے لیتے تھے جس سے معاملات حیز التواء مین پڑ کر سلطنت کا کثیر نقصان ہوتا تھا۔

جو سردار خود کو مقروض ظاہر کرتے تھے حقیقت مین اُن کی مالی حالت خراب وخستہ نہین ہوتی تھی بلکہ ہر ایک سردار کی کچھ نہ کچھ ذاتی وجاہت واختیارات کے لحاظ سے دیگر ذرائع سے اندرونی طور پر بطور رشوت اُن کو کچھ روپیہ ملجاتا تھا اس کے ماسوا جب کوئی مہم سر ہو جاتی تھی تو مال غنیمت مین سے بھی اُن کو حصہ ملا کرتا تھا اور مغلوب راجاؤن سے جاگیرات بھی حاصل کرتے تھے۔ نذرانہ و دیگر اندرونی اخراجات کے نام سے وصول شدہ رقم علانیہ طور پر سرکاری حسابات مین درج ہو جایا کرتی تھی۔ سرکاری ملازمین کو معاملات ملکی مین کوئی ناجائز فایدہ حاصل نہ کرنے کے متعلق اُس زمانہ مین سرکار سے سختی کا کوئی امتناعی حکم نہین تھا اور یہہ عیب صرف مرہٹون ہی مین نہین بلکہ اُس زمانہ کے انگریز بھی ان باتون مین بدنام تھے۔ کلایو اور وارن ہسٹنگ ایسے معزز عہدہ داران کمپنی لاکھون روپیہ پیدا کر چکے تھے۔ ان کی ذاتی تمول کو دیکھکر ولایت کے لوگ اور ایسٹ انڈیا کمپنی کے شرکا کو فکر ہو گئی جس کی وجہ وارن ہسٹنگ کے ایسے معزز عہدہ دار پر تحقیقات کی غرض سے ایک کمیشن قایم کیا گیا تھا۔ کمپنی کو دیوانی کی سند حاصل ہونے کے قبل کلایو نے اپنے ذات کے لیے ایک بڑی جاگیر حاصل کی تھی لیکن آیندہ چلکر اس کو کمپنی کے نام پر منتقل کر دینا پڑا۔ لارڈ کارنوالیس نے جن اصلاحات کو رایج کیا اُن مین یہہ بھی تھا کہ کمپنی کے ملازمین

کوئی جائداد اپنے نام سے پیدا کرنے کے مجاز نہین تھے۔ اس اصلاح کو عمل مین لانے کے غرض سے ملازمین کمپنی کی تنخواہ سابق مین جو قلیل تھی اُس مین بیش قرار اضافہ کر دیا گیا۔ مرہٹہ شاہی مین بنسبت ماہوار کے دیگر بالائی یافت پر زاید دار و مدار رہتا تھا۔ نانا پھڈنویس کے عہدے و مرتبہ کے لحاظ سے اُس کے تنخواہ کی مقدار بہت کم تھی لیکن نانا کی ذاتی جائداد بیش قرار تھی اور وہ اس قدر تھی کہ باجی راؤ ثانی کے عملداری مین جس وقت اُس کو پونہ کو خیرباد کرنے کی نوبت آئی اُس وقت اُس نے خاص اپنی ذات کے لیے فوج کو ملازم رکھا تھا۔ علاوہ ازین اُس نے اپنی ذاتی دولت کے لاکھون روپیے پونہ کے باہر سکونت کرنے والے مشہور ساہوکارون کے کھاتہ مین بطریق امانت جمع کر دیے تھے۔

دفاتر

پیشوا کے دفتر مین جملہ علاقون کے چھوٹے بڑے ہر قسم کے حالات کا اندراج ہوتا تھا۔ ازان جملہ دفتر زیر نگرانی انعام کمیشن پونہ سے گنیش چمناجی واڈ متوفی کے حالات منتخب کرکے دس بارہ حصون مین ورناکیولر ٹرانسلیشن سوسائٹی نے طبع کرا کے شایع کیے ہین اُس انتخاب کے معاینہ سے مرہٹون کے ملکتی انتظام کے متعلق تفصیلی معلومات حاصل ہو سکتے ہین۔ انتخاب مذکور مین فوج قلعہ بحری افواج۔ اراضی کی پیمایش اور پیمانی۔ جمعبندی کی محصولات کمی اقساط (کماویسداری) معاملہ داری تحصیلداری کے فرایض مواضع اور

سرحدی مزارعین۔ لاوَنی اراضی اور پیداوار باغات کی ترغیب اور معافی تلف مال گاؤں کا نقصان بیع و انتقال اراضی متعلقہ جات محصول الحیات دیکھوتی کروڑگیری محصولات مقامی اور ابواب گاؤں والے عہدہ داران پٹیل و کلکرنی وطندار۔ انعامات وظائف مقررہ۔ اوطان۔ دعاوی نالشات دیوانی وصول قرضہ۔ پنچایت۔ عدل و سزائے مجرمین۔ کوتوالی انتظام مجالس۔ عہدہ داران سرکاری اور جاگیرداروں کا خلاف قواعد عمل۔ بغاوت۔ فتنہ۔ فطور۔ سازش خلاف سرکار۔ دیگر دول سے خط و کتابت وکالت ہندوستان سے میل و جھول۔ انتظام شیرخانہ قلعہ جات آلات حرب و ضرب دارالضرب و سکہ جات و نرخ اور اجرت اور غلامی اور بیگار۔ قرضہ سرکاری اور تجارت اور کارخانوں کو ترغیب و تحریص اور مذہبی انفصال تصفیٔ ابواب معافی نزاع مذہبی اور عام میلہ آبادی شہر اور قصبات اور تجارت بحری اوزان و پیمانہ۔ عمارات عامہ۔ باولیات اور تالاب اور کارہائے رفاہ عام دارالمجانین خطابات اور لوازمات۔ انتظام معدنیات دکانات سرکاری معدن وغیرہ وغیرہ صدہا ابواب کے متعلق عجیب معلومات حاصل ہو سکتے ہیں۔

منتخبات مذکورہ چونکہ متفرق ہیں اس لیے اُن سے کسی صیغہ کے انتظام کی متعلق کامل معلومات نہیں مل سکتے ہیں تاہم ان متفرق معلومات سے اس بات کا بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے کہ پیشواؤں کے زمانہ میں انتظام ملکی کس قدر منتظم اور باقاعدہ حالت میں تھا۔

اسناد

جاگیر، مقطعہ یا انعام ارضی کے بارے مین سرکار سے اگر کسی کے نام سند عطا کیجاتی تھی تو اُس مین ہر ایک ابواب کی وضاحت کی جاتی تھی۔ عطا شدہ کا عہدہ معاش یا عطیہ وغیرہ کی باقاعدہ طریقہ سے اُس مین صراحت کیجاتی تھی۔ اُس مین جو ذیلی ابواب شامل اور خارج شدہ ہوتے تھے ان کے حقوق اور تعداد صراحت کیساتھ لکھے جاتے تھے اور اُس سند کی تعمیل ہونے کی غرض سے اُس کے متعدد نقول تیار کرکے ہر سررشتہ متعلقہ کے عہدہ دار کے پاس روانہ کردیے جاتے۔ اگر کوئی سند خود پیشواہو یا مہاراج چھترپتی عطا کرتے تھے تب بھی اس کی اطلاع یابی کی غرض سے خود پیشوا اور متعلقہ وزیر کے ماتحت عہدہ داران تک بھی اُس کی اطلاع دیجانی ضرور تھی۔ ۔۔ تمثیلاً ..... عالیجناب سرکار گڈہ سے نیچے نزول فرما کر تخت پر جلوہ افروز ہوے اُس جلوس حکمرانی کے تقریب کے موقعہ پر برہمنون کو جو اراضی بطریق انعام عطا کی گئی اُس کے بارے مین جو سند دی گئی اُس مین حسب ذیل ابواب کی صراحت کی گئی تھی۔ انعام اراضی مزروعہ یک قطعہ حدود سلطنت سرکار اور دیگر قطعہ حدود سلطنت علاقہ مغلائی۔ جملہ ہر دو مقامات کے انعام سہ ربع چہ تھہ سرد یشکھی سہوترا۔ نا ڈگوندی وغیرہ ہمہ ابواب اور قانون مروجہ پٹیات سابق دمال و متعلقہ آب۔ درختان۔ گنجہ جات صحرا و معدنیات کے جملہ حقوق کے ماسوا (۶) ابواب غنام وید مورتی۔ راجسری جنارد ھن بھٹ جن نارائن بھٹ اڈنام ساٹ پوترے۔ گوترہ دیشستھ

اشو آنن نجومی موضع کھونند راج وعہدہ دار امور مذہبی قصبہ وائین کو منجملہ پرگنہ حویلی مذکور نصف چادر موضع پانچوڑ پاؤ چادر۔ موضع کلے پاؤ چادر اسطرح جملہ نصف چادر عطا کی گئی ہے۔ اس کے بارے مین بموجب تفصیل احکامات اجرا کیے گئے۔ ایک خاص حکم دیگر بنام مقدم شواری۔ احکامات متعلق دفتر چیٹنویس۔ یک بنام دیسکھ و دیسپانڈیا دیگر بنام عہدہ دار ضلع۔ تیسرا راجسیری نیرو پنڈت پرتی بندھی جملہ (۶)"۔

قلعہ جات

زمانہ شاہو چھتر پتی مرہٹون کے سلطنت مین دو سو (۲۰۰) قلعہ جات موجود رہنے کا دفتری واقعہ موجود ہے اُن مین ہر ایک قلعہ پر قلعدار اور اُس کے ماتحت فوج ہوا کرتی تھی اور یہہ فوجی لوگ اکثر و بیشتر اطراف واکناف کے علاقون کے ہوتے تھے اور اُن کے بسر برد کے غرض سے وہان کے اطراف واکناف کی اراضیات بطریق انعام اُن کو دیے جاتے تھے۔ قلعہ کے بالائی اور نیچے کے حصہ مین جو لوگ ملازم ہوئے اُن مین برہمن۔ مرہٹا۔ دھیڑ مانگ ہمہ قوم کے لوگ اس لیے شریک کیے جاتے تھے کہ قلعہ جات کی حفاظت کرنا تمامی قوم کے لوگون کے لیے مفید ہوتا ہے۔ قلعہ کے اہمیت کے لحاظ سے وہان کے سہ بندی کے امداد کی غرض سے عروب یا گاردی باقاعدہ فوج کے چند لوگ ہوا کرتے تھے۔ بہت سے قلعون پر توپین رکھے جاتی تہین اور اُن کے لیے گولندازمقرر تھے اکثر قلعون پر تالاب اور پانی کے ٹانکے بہت سے ہوتے تھے

غلہ و بارود۔ گولے وغیرہ مدت تک چلنے کے لایق فراہم کیا جاتا تھا
اخراجات کے حسابات مرتب کرنے کی غرض سے قلعہ دار کے ماتحت
کارکن مقرر رہتے۔ چندن وندن نامی قلعہ کے بارے مین مادھوراو
پیشوا اول کے روزنامچہ مین مندرجۂ ذیل حساب کے فرد کا پتہ چلتا ہے
وٹھل راو وشوناتھ کے نام جو سند عطا کی گئی تھی اُس مین یہ
عبارت درج تھی۔ سال مذکور مین قلعہ چندن گڑھ وندن گڑھ کے
تعلقات تمھارے زیر نگرانی دیے گئے ہین اور وہان کے اخراجات
قلعہ کے عرض سے مندرجہ تفصیل ذیل منظوری دی گئی ہے۔

اخراجات خوراکی برہمنان روزانہ پانچ اسامی۔ ماہانہ ... جملہ سالانہ

اخراجات۔ . . . . [illegible]

حسب منظوری ماہوار سالانہ . . . . [illegible]

(۱) باورچی . . . . [illegible]

(۱) برہمن . . . . [illegible]

۲ [illegible]

فہرست ملازمین سالانہ مقرر . . . . [illegible]

(۱) مشعلچی . . . . [illegible]

(۱) آفتاب گری بردار . . . . [illegible]

(۱) خدمتی . . . . [illegible]

اخراجات روغن سیاہ برائے روشنائی۔ ماہانہ ... سالانہ [illegible]

[illegible]

جملہ میزان [illegible]

جملہ اخراجات سالانہ (۱۷۱ عہ) مقرر کیے گئے ہین۔ کاروبار مین تم کسی قسم سے تفاوت نکرتے ہوے سرکاری نقصان روا نرکھ کر سال کے آخر مین اس کا خام حساب پیش کرکے تفہیم کرا دین۔

قلعہ بھولا کے غرض سے جو اخراجات مقرر کیے گئے ہین جن کا ذکر ایک فرد مین موجود ہے اُس مین مندرجہ ذیل تفصیل موجود ہے۔

فوجی برقندار سپاہ ہوشیار واقف کار فن حرب تعدادی (۵۰) نفر جن کو ماہوار یا ماہانہ فی کس (۸) اہلکار (۳) دوامی سالانہ (۱۳۰) اور عہدہ دار سرکاری جو آبائی ملازم ہین جملہ سالانہ (۸) اخراجات قبیلہ پروری پارچہ جات وغیرہ جملہ اخراجات) برائے اخراجات تعمیر و ترمیم عمارات (۱۰۰) جملہ اخراجات مقررہ (۱۳۰۰) قلعہ کے بارے مین مندرجہ تفصیل ذیل انتظام کیا جائے۔ قلعہ کے لوازمات کے غرض سے جو مواضع دیے گئے ہین۔ لاونی وغیرہ کامل طور پر کرکے موجودہ محاصل کے مقابلہ مین اُس مین اضافہ ہونے کے تدابیر اختیار کیے جائین۔ جن لوگون کا تقرر کیا گیا ہے اُن کی روزانہ حاضری وغیر حاضری قلمبند کی جائے لوگ خدمت عیوض نرکھا جائے۔ جن لوگون کو ملازم رکھا جائے اُن کے تعناتی کے متعلق حسب ضابطہ سرکار سے منظوری حاصل کرین قلعہ کا چوکی پہرہ چھاونی و نوبت وغیرہ حسب دستور جاری رکھا جائے دیوتا کی جاترا اور (نندادیپ) شب و روز چراغ روشن رکھنا وغیرہ۔ توپ کا سرکیا جانا جو کتنے قلعہ مین موجود ہین اُنکی خوراک کے لیے قدیم سے جو معمول مقرر ہے اُس کے بموجب اخراجات مجرا دیے جائینگے۔ باجے نواز، مشعلچی۔ داروغہ۔ کوٹھہ جات خاکروب وغیرہ جن کی ضرورت ہو اُن کو مقرر کرکے انتظام کیا جائے۔

ابواب اراضی

زمینات متروکہ مندرجہ رجسٹر ان نشانات کا دیہہ پانڈیا دفتر دیہی میں حفاظت
تمام رکھے جاتے تھے اور اُن کے متعدد نقول بھی رکھے جاتے تھے
تاکہ اگر کوئی فہرست گم ہو جائے تو دستخط اور مہر کرکے اُس فہرست
کی دوسری نقل دیجا سکے۔ موضع مذکور کا نقل جہاڑا اور موضع کی آبادی
کی جملہ کیفیت دستخط او مہر بستہ شدہ مکرر مطہر رہ وہ اُن کو دی جائے تاکہ
اس کے بارے میں دوبارہ شکایت نہ آنے پائے۔" از روزنامچہ شاہو

"زر مالگذاری کی معافی اور اُس کے اقساط بھی مقرر کیے جاتے تھے"
موضع رحمت پور کے باشندوں کو مقدمان نے جو معافی دی ہے اُس کی
وجہ سے گاؤں میں خرابی پیدا ہو چکی ہے لہذا منجملہ بقایا سنہ ۱۱۵۲ و ۱۱۵۳
عہد خمس کے تین ہزار دو سو چار روپے کے منجملہ بابتہ سواری پٹی جملہ دو ابواب
معاف کیے گئے اب اُس کی ضرورت وصولی کی جائے اور حسب قرارداد محاصل
وصول کیا جائے۔ از روزنامچہ شاہو

موضع کلمیان ودھوڈی کے چند برہمنوں نے دس بیگہ زمین بعین
پیداوار کے بٹائی سے کیے اُس کا لگان دینے کی اُن میں استطاعت
موجود نہیں تھی لہذا پیداوار کے بٹائی کا لگان وصول کرنے کے بجائے
خاص محاصل اراضی وصول کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ از روزنامچہ
مادھو راؤ پیشوا۔

رگھوناتھ راؤ جی کی سواری قلعہ احمد نگر کے قریب سے گذری
اُس وقت سپاہیوں کے لیے فصل استادہ قطع کر دی گئی۔ لہذا اُس

مالک اراضی کو محاصل اراضی معاف کیا گیا۔ غنیم کے چڑھائی کے باعث ملک مین کثیر نقصان ہوا کرتا تھا ایسی صورت مین محاصل اراضی معاف کر دیا جاتا تھا۔ چڑھائی وغیرہ ختم ہو چکنے کے بعد سابق کے جب قولدار پراگندہ ہوجاتے تھے تو جدید قولدارون کو مناسب لگان پر قول دیا جاتا تھا

از روزنامچہ مادھو راؤ۔

علاقہ باگلانا مین کا ایک بینڈہ شکست ہو گیا لہذا اُس کی مکرر تعمیر و ترمیم کرنے کے غرض سے دس ہزار روپیہ کی ضرورت ہو گی اس لیے اس قدر رقم کی سبیل کر کے راگھو نارائن پٹواری نے اُس کو تعمیر کر دینے کا واعدہ کرنے کے باعث (۱۴) سال کی اضافہ مالگزاری بہ اقساط اُس کو دینے کی منظوری دی گئی۔ علاقہ باگلانا مین بینڈہ کی تعمیر کر کے بذریعہ پاٹھس تھل جدید باغات کی جائے تو اُس کو فی صدی دس بیگہ زمین بطریق انعام دینے کا قاعدہ تھا۔ اس طرح اراضی انعام سے مستفید ہو کر لوگ ذریعۂ آب درست حالت مین رکھا کرتے تھے۔ نصرا پور کے قریب سنے شور مین اٹھ سو (۸۰۰) روپیے صرف کر کے بینڈہ تعمیر ہونے پر سرکار سے چار سو روپیہ اُن کو دیے گئے اور بقیہ چار سو روپیہ جنکی اراضی مین تری کی کاشت ہو سکتی تھی اُنھون نے دیے۔

رودتنگ بعد را کے ایک نالہ کا بند شکست ہو کر کثیر نقصان ہونے لگا اُس وقت تحصیلدار پرگنہ کوپل کو حکم ہوا کہ درستی بند کے لیے دو ہزار منجملہ محاصل پرگنہ مذکور صرف کیے جائین اور اُس کا عمل مجرا داشت جمعبندی مین کیا گیا۔ از روزنامچہ مادھو راؤ۔

اجارہ سے گاؤن دیے جاتے تھے۔ تحصیلدار اگر اجارہ دار سے مقررہ

رقم سے زاید طلب کریں تو اس بارے میں اُس کو تاکید کی جاتی تھی۔

گاؤں کے سرحد یا دیگر حدود چٹہ جات کے متعلق کوئی مناقشہ پیدا ہوجاتا تو پنچ کے معرفت یا قسم اور عہد و پیمان کرکے حدود قایم کیے جاتے از روزنامچہ شاہو۔

بغرض آبادی گاؤں ٹھان زمین کی ضرورت ہوتی تو مزروعہ اراضی دیہہ سے دیگر اُس اراضی کا حاصل موضع کے جمعبندی سے منہا کیا جاتا تھا۔

لازمین دیہی

عہدہ داران دیہی کو اُس موضع کے رعایا سے جو تا ملا کرتا تھا اور وہ بھی مثل محصولات سرکاری وصول کیا جاتا تھا بقسم پٹیل پٹواری کے اعزاز مراتب وحقداری کے بارے میں شاہو مہاراج کے روزنامچہ میں مندرجہ ذیل تحریر کا پتہ چلتا ہے۔

پٹواری کا اعزاز وحق (۱) پان پان کا دستار ۔ (۲) دوکان سے روزانہ روغن سیاہ و زرتی (۹) تاک (۳) موچی سے سالانہ یک جوڑا کفش (۴) کولی لوگوں سے پانی بھروا دینا۔ (۵) ہر ایک عید تہوار کے موقعہ پر یک سربوجھہ ہیزم سوختنی۔ (۶) روشنی تیار کرنے کی غرض سے روغن سیاہ اور دفتر دیہی کے غرض سے پارچہ کا ایک بستہ (۷) تنبولی سے پٹیل کو جتنے پان دیئے جائیں اُس کے نصف پان اُن کو ملیں۔ (۸) دسیرہ و دیوالی کے تہوار کے روز بھنتری باجہ (۹) باغات میں تیار شدہ چیزوں میں سے کچھ (۱۰) بطریق حق دیول میں جو آمدنی ہوا کرے اُس کا حصہ اُن کو ملا کرے۔

سر مقدم و ملندار کے بارے مین حسب ذیل پتہ چلتا ہے۔

سرکاری محاصل جس قدر وصول ہوا اُس پر فی صدی ٹکہ دیہ بطریق حقداری غلہ وغیرہ جو عین مال تیار شدہ ہے اُس پر فی کھنڈی ایک (دیڑھ آ) حق۔ دریائی راہ سے جو غلہ وغیرہ درآمد ہو اُس پر فی کھنڈی پالی تین (۳ پالی) حق۔ وزنی کھنڈی کے لیے (۱۰) سیر حق فی کھنڈی وزنی نمک کے لیے تین پالی نمک حقداری۔ فی راس نر گاؤن کے لیے ایک (روغن گاو) حق داری ۱ سیر کے گاؤمیش فی راس سالانہ نصف سیر مسکہ تیلی کے فی کولو سے نصف سیر روغن سیاہ۔ فی موضع سے سالانہ یک سیر مسکہ اور بارش کے پانی سے بچاؤ کی غرض سے (اوڑنے) ایک قسم کی چھتری اور موچی سے ایک جوڑا کفش از ان طریق دیکھ و دیپانڈ یا نانڈ گونڈ و جوگولا وغیرہ کے حقوق مقرر کیے گئے تھے۔ اُن اشیاء کے محصول کا اندازہ قایم کرنا اور اُس کا وصول کرنا کسی قدر دقت طلب پایا جاتا ہے لیکن جملہ امور اُسی موضع مین طے ہوکر اُس سے فریقین آگاہ ہوکر ہر دو اُس سے رضامند رہتے ہین۔ بلا تامحصول اور اعزاز مان پان یہہ بلا تکرار وصول ہوتے۔ اگر احیاناً اس مین کوئی بحث تکرار پیدا ہو جاے تو وہ اُسی موضع مین طے پاتا۔ مثل ٹھداری کے ظلم و زیادتی سے رعایا اگر پراگندہ ہو جائے تو رعایا کو فراہم کرکے وہان کی لاؤنی استواری کرنے کا اُن کو حکم دیا جاتا۔

حفاظت عامہ

مرہٹہ شاہی مین دیہات کی حفاظت عامہ اور واردات کی (نگرانی)

عامہ اور رعایا ذات کی سراغ رسانی اور مقدمات کے عدل و انصاف وغیرہ کا اکثر کام خود اُسی گاؤں کے باشندے تصفیہ کر لیا کرتے تھے۔ بہ لحاظ خاص ضرورت منجانب سرکار وہاں کا انتظام کیا جاتا۔ کسی متبرک مقام پر بڑی جاترا یا میلہ ہونے والا ہوتا تو وہاں حسب ضرورت پولیس کے لوگ بطور ہنگامی مقرر کیے جاتے۔ پہاڑی خطرناک راستے سے گذرنیوالے مسافروں کو چوروں ڈاکوؤں کے اذیت سے محفوظ رکھنے کی غرض سے تحصیلدار مقامی کے معرفت بطور ہنگامی یا دوامًا اُن مقامات پر سرکاری چوکیاں قایم کی جاتی تھیں۔ مجرموں کی سراغ رسانی کے غرض سے سرکار سے انعامات مقرر ہوتے تھے۔ بہ لحاظ ضرورت جن گاؤں کو سرکار کی جانب سے پولیس کی امداد دی جاتی اُس کے اخراجات اُسی گاؤں سے وصول کیے جاتے۔ اس ٹیکس وصول کرنے مین کوئی برہمن مستثنی نہیں سمجھا جاتا۔ متمول لوگوں کے گھروں پر ڈاکوؤں کا ڈاکہ پڑنے کا خطرہ پایا جاتا تو وہان کے انتظامی اخراجات اُنہیں متمول لوگوں سے وصول کیے جاتے مگر غربا اس سے معاف رہتے۔ اضلاع کے پولیس کو عام طور پر ہتیار دیے جاتے۔ تحصیلدار کے تحت کی سہ بندی فوج اور سوار لوگ ملٹری پولیس کا کام کیا کرتے۔ بڑے شہروں مین ہی کوتوال کا تقرر کیا جاتا دیگر مقامات پر تحصیلدار لوگ خود بطور کوتوال ہوتے اور مقدمات فوجداری اور عدل و انصاف کے بارے مین سرکار سے اُنہیں خفیف سے اختیارات عطا ہوتے تھے۔

محبس

کوتوالی انتظام کی طرح محبس کا بھی انتظام معقول طور پر رہتا تھا
مجرمین کو پابہ زنجیر کیا جاتا تھا۔ لیکن اگر کوئی باعزت مجرم ہو تو محبس
مین اس کو کھلے طور پر رکھا جاتا تھا۔ قیدی کی حالات کے لحاظ سے
اس کے خوراک کی غرض سے غلہ یا بھتہ دیا جاتا تھا۔ محبس مین مجرمین
کی کسی قسم کی ابروریزی نہ ہونے کا انتظام تھا۔ قیدی اگر قوم کا برہمن
ہو تو اس کو برہمن کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا دیا جاتا تھا۔ اس امر کی
نگرانی رکھی جاتی تھی کہ قیدی کو کھلے طور پر رہنے سے وہ فصیل پر
سے کود پھاند کر فرار نہ ہو جائے یا زہر خورانید نکرے اگر وہ
قیدی قوم کا برہمن ہو تو قانون کی خلاف ورزی مین اُس سے
وہان کوئی فعل سرزد نہ ہو اس کا انتظام کیا جاتا تھا شاہی قیدیون کو کھانا
کھانے کے وقت اُن کے پیر کی بیڑی نکالدینے کی رعایت کی جاتی تھی
مستورات کو محبس مین قید کرنے کی سزا دیجاتی تھی۔ محبس کے
سزاؤن مین مثلاً تازیانہ لگانا اور کھوڑا اٹھانا اور دیگر اسی قسم کے
سزا کے بارے مین روزنامچہ مین کہین پتہ نہین ملتا ہے۔ نظربند
قیدی کو اُس کے ذاتی مکان مین ہی رکھکر نگرانی کی غرض سے وہان
پہرا چوکی قایم کی جاتی تھی۔ ماحصل کلام مجرمین کے ساتھ سرکاری
برتاؤ نہایت نرمی کے ساتھ ہوتا تھا۔ سوائے شاہی جرم کے دیگر
جرم کے بارے مین جو سزا دیجاتی تھی وہ زیادہ سخت نہین ہوا
کرتی تھی۔ قصاص دپھانسی کی سزا کبھی شاذ و نادر دیجاتی تھی شاہی

مجرم کو ہاتھی کے پیر کے نیچے روند کر یا سر مین آہنی میخین مار کر اُس کی جان لیتے تھے۔ ذاتی خصومت سے بدلہ لینے کے ارادہ سے جن سے ناجایز افعال سرزد ہوا کرتے ہین اُس کے بارے مین اُن پر سختی سے نگرانی رکھی جاتی تھی۔ سیٹھ بنکر ڈاکہ زنی کرنے والے ڈاکون کے ہاتھ پیر کاٹ دیے جاتے۔ کسی کا باپ مجرم ہوتا اور وہ فرار ہو جاتا تو سخت تجویز کے لحاظ سے اُس مفرور شدہ کا پتہ چلنے تک اُس کے لڑکے کو قید کر دیا جاتا تا۔ ایک کے بدلے دوسرے کو سزا دی جانیکی نظیر کے طور پر سنبھاجی کے بدلے اُس کے باپ شہاجی کو بیجاپور کے دربار سے سزا برداشت کرنی پڑی تھی اور یہہ واقعہ عام طور پر مشہور ہے۔ مقدمات فوجداری اور پولیس کے قانون کی تعمیل کے بارے مین بیانے مورتی بہادر گوبند راو کالے انجہانی نے اپنا حسب ذیل خیال ظاہر کیا ہے۔

"نانا پھڑنویس کے عملداری کے سوا کسی دیگر مرہٹہ شاہی زمانہ مین قانون کے احکام کی تعمیل ظالمانہ طریقہ سے یا بدلہ لینے کے ارادہ سے نہین کی جاتی تھی بلکہ نہایت سادگی اور نرمی کے ساتھ اس طرح ہوتی تھی کہ سابق مین اس طرح کبھی تعمیل نہین کی گئی اور نہ آیندہ اس طرح تعمیل کی جائے کی توقع کی جاتی ہے۔ بہ لحاظ جرم مجرم کو سزا دیجاتی تھی اس کے سوا کسی وقت اور کسی صورت مین اس سے زیادہ سخت سزا نہین دیجاتی تھی۔

صیغۂ عدالت

مرہٹہ شاہی مین قانون دیوانی اور فوجداری کی تعمیل کامل طور پر

کی جاتی تھی جب پیشوا نے اپنا دار السلطنت پونہ میں منتقل کر دیا تھا
اُس وقت ستارے کے سر عدل کی اہمیت کم ہو چکی تھی بجائے
اُس کے پونہ کے حاکم عدالت کا عہدہ نہایت اہم مانا جانے لگا۔
لہٰذا اُس خدمت پر کسی قابل عالم اور بلا رو رعایت اپنا فریضہ
بجا لانے والے منصف مزاج حاکم عدالت کا تقرر کیا جاتا تھا۔ اس
لحاظ سے رام شاستری[۵۲] تمام صفات سے متصف اور مشہور رہے۔ عدالت
پونہ کے مانند اضلاع میں بھی عدالت کے دفاتر موجود تھے۔ علاوہ
ازیں (کمادیسدار) معاملہ دار، تحصیلداران کو بھی دیوانی و فوجداری کے
مقدمات کے تحقیقات اور فیصلہ کرنے کی خفیف اختیارات دیئے
گئے تھے۔ بریں ہمہ دریافت مشورہ سے اکثر کام خانگی طور پر
پنچایت سے تصفیہ پاتے تھے۔ جب متبرک مندر میں جا کر حلف
کرنے کے بعد بھی اُن کا آپس میں تصفیہ نہوتا تھا یا مدیون کے
مقابلہ میں داین یا حکومت یا زبردست ہونے کی وجہ سے اس سے
قرضہ کا روپیہ وصول کرنے میں دقت ہوتی تو ایسی ہی صورتوں
میں مدیون کو عدالت میں حاضر ہو کر داین پر نالش دائر کرنے کی
نوبت آتی تھی۔ عدالت میں نالش دائر ہونے کے بعد بھی پنچوں
انتخاب ہو کر بطور خانگی معاملہ کا تصفیہ کر لینے کا اُس کو موقع حاصل
رہتا تھا اور سرکاری عدالت سے زیادہ تر ایسی ہی صورت میں
سابقہ پڑتا تھا کہ کسی سبب سے پنچوں کا فیصلہ اگر معقول ہوتا تو
بہ حیثیت عدالت مرافعہ وہ وہاں رجوع ہوتا۔ ابتدائی تحقیقات
دریافت اور شہادت و ثبوت یہ کام خاص عدالت میں

زیادہ تر نہیں ہوا کرتے بحث مباحثہ یعنی قانون کے معنی اور اُس کا مفہوم
ظاہر کرنے اور بیان کرنے کا اگر سوال درپیش ہوتا تو اُسی صورت مین
وہ معاملہ حاکم عدالت کے پاس جاتا۔ مستغیث کو عدالت مین دعوی کا رجوع
کرنے کی شاذ و نادر نوبت آنے کے باعث تعداد رقم دعوی مرجوعہ کے
بجائے اُسکے کورٹ فیس کی اخراجات اگر فیصدی دس پندرہ بھی ہوتے تو چندان
بار نہین گذرتا تھا۔ جس قانون کی رو سے یہان مقدمات فیصلہ کیے
جاتے تھے وہ خاص قانون یعنی ہندو دھرم شاستر کے گرنتھ تھے لیکن ان
دھرم گرنتھ کے احکام کی بہ نسبت ملک کا رسوم و رواج خاندانی رواج
اور گاؤن کا رواج وغیرہ کا زیادہ لحاظ رکھا جاتا تھا۔ لہذا کسی معاملہ
کے متعلق گاؤن کے پنچون کے فیصلہ کے بموجب عمل ہوتا تھا۔ کسی
ندی مین نہانے کے بعد تر بتر ہو کر حلف اُٹھا کر اگر دعوون کا تصفیہ
پاتا ممکن ہوتا تو پھر وکلا کو مقرر کرنے کی کوئی ضرورت ہی باقی رہتی
مدعی بذات خود وکیل رہتا اور حاکم عدالت علاوہ حاکم ہونے کے
فریقین کے وکالت کا کام کرتا تھا۔ سرکار کو پنچ کا فیصلہ اگر منظور
نہ ہوتا تو کرر طور پر اُس کی دریافت کی غرض سے جدید پنچون کا انتخاب
کرنے کا حکم ہوتا۔ کثیر تعداد رقمی دعاوی مین سرکار پیشوا تک اپنی داد
خواہی کرنے کا رعایا کو حق حاصل رہتا تھا۔ بلکہ اگر چھوٹے موٹے
معاملہ مین بھی اہل معاملہ کی اگر پیشوا تک پہنچ ہو جاتی تو اُس کے
فریاد کی شنوائی کی جاتی تھی۔ جب کسی معاملہ کا آخری تصفیہ ہو جاتا تو وہ
بغرض تعمیل دکمادیسہ اہل معاملہ دار کے پاس جایا کرتا اور وہ حسب
فیصلہ سختی کے ساتھ فوراً اس کی تعمیل کر دیتا تھا۔ مرہٹہ شاہی کے

متعدد معاملون کے فیصلے شائع ہو چکے ہین جن مین قابل دید خصوصیت یہ ہے کہ مقدمہ کے واقعات نہایت تفصیل کے ساتھ فیصلون مین لکھے گئے ہین۔

قرضہ سرکاری

دیگر سلطنتون کے مانند مرہٹون کے سلطنت کو بھی وقتاً فوقتاً قرضہ لینے کی ضرورت پیش آتی تو ساہوون سے وہ قرضہ لیا کرتے تھے۔ اُس زمانہ مین اُن متمول ساہوون کو رتی برابر بھی کسی قسم کی تکلیف نہ تھی اور علاوہ ازین اُن کی سود کی شرح بڑھی ہوئی ہونے کے باعث اُن ساہوون کا کاروبار بلا مزاحمت چلا کرتا تھا بلکہ ساہوکار ہر قسم کے سکہ جات کثیر تعداد مین اپنے پاس جمع رکھتے تھے۔ سرکار کو جب ضرورت ہوتی تھی یا جس قسم کے سکے جس قدر تعداد مین اُن سے طلب کیے جاتے تھے تو وہ تھیلیون مین بھر کر گاڑیون مین لاد کر سرکار مین داخل کر دیتے تھے مرہٹہ شاہی کے ساہو زبردست تھے شاہو مہاراج کے روزنامچہ مین یہہ ذکر موجود ہے کہ جب باجی راؤ پیشوا اشٹہی پر چڑھائی کرنے کی غرض سے روانہ ہوے تو اُس مہم کے اخراجات کے لیے جو قرضہ لیا گیا اسپر ما ۂ فیصدی تین روپیہ شرح سود مقرر کیا گیا تھا علاوہ ازین حسب وعدہ مقررہ اُس عرصہ مین قرضہ کی رقم ادا نہ کی جاوے تو اُس کے وصول کرنے کی غرض سے وصول کنندہ قرضہ کا تقرر منظور کیا جاتا تھا۔ نانا صاحب کے زمانہ مین شرح سود زیادہ سے زیادہ ما ۂ فیصدی [illegible] اور کم از کم ۱۲ ار ہونے کا پتہ چلتا ہے

سنہ ۱۷۵۶ع آخر تا سنہ ۱۷۶۱ع تک سرکار نے جن ساہوں سے ڈیڑھ کروڑ روپیہ قرض لیا تھا اُن کے بارے میں ناناصاحب کے روزنامچہ میں نام ساہو معہ تعداد رقم حسب ذیل مندرج ہے۔ اس سے یہہ پتہ چلتا ہے کہ زمانہ مذکور میں سب سے زیادہ متمول کون ساہو تھا۔ شرح سود عام طور فیصدی ایک روپیہ تا ڈیڑھ روپیہ ہونا پایا جاتا ہے۔ مادھوراؤ اول کے زمانہ میں شرح سود عام طور پر ایک روپیہ تھی۔ سوائی مادھوراؤ کے زمانہ میں بھی سرکاری قرضہ کی سود کی شرح عام طور پر فی صدی ایک روپیہ ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ باجی راؤ ثانی کے روزنامچہ میں قرضہ سرکاری کے بارے میں کہیں کچھ ذکر نہیں ہے۔ راؤ مذکور کے زمانہ میں سنہ ۱۸۰۳-۱۸ع کا زمانہ امن میں گذرا لہذا سرکار کو قرضہ لینے کی ضرورت پیش نہیں آئی۔ اس کے ماسوا سوائی مادھوراؤ کے اخیر عہد میں نانا پھڑنویس کے عملداری میں جمع خرچ کا عمدہ انتظام رہنے کے باعث خزانہ شاہی کی حالت بہتر رہی۔

محصولات و کروڑگیری

محاصل مالگزاری کے علاوہ دیگر متفرق بہت سے ٹیات ہوا کرتے تھے مختلف پیشہ پر محترفہ پٹی رہنے کے علاوہ موضع کا ٹکس بھی وصول کیا جاتا۔ رفاہ عام کے خاص پیشے ہوں تو اُن کو محصول سے معاف کیا گیا تھا۔ لیکن معمولی پٹی اُن سے سختی کے ساتھ وصول کی جاتی تھی۔ خود پیشوا سرکار کے ذاتی استعمال کی غرض سے جو مال بیرون علاقہ سے آیا کرتا اُس کے بارے میں خاص قسم سے معافی محصول کا حکم اگر موجود

نہ ہو تو اسپر بھی محصول وصول کیا جاتا تھا۔ ایک واقعہ بیان کیا جاتا ہے کہ مادھو راؤ صاحب پیشوا اول کے والدہ گوپیکا بائی صاحبہ نے خانگی طور پر مندر تعمیر کرنے کی غرض سے ملبار سے چوبینہ منگوایا اس کے بارے مین افسر کروڑگیری کو خیال گذرا کہ چونکہ یہہ خود سرکار کے والدہ صاحبہ ہین لہذا بلا وصول محصول چوبینہ اس کو لیجانے کی اجازت دیدی بعد شدہ مادھو راؤ صاحب کو اس امر کی اطلاع ہوئی اُس وقت انتظامی طور پر چوبینہ مذکور کا محصول خزانہ صرف خاص سے ادا کیا گیا۔

تجارت و آبادی

انگریزون کو سلطنت مرہٹہ مین آنے اور اُن کو وہان تجارت کرنیکی جو اجازت دی گئی اُس مین مرہٹون سے غلطی نہین ہوئی۔ اس بارے مین ہم سابق مین یک موقعہ پر اپنی رائے ظاہر کر چکے ہین۔ صرف ایک انگریز ہی کیا بلکہ خواہ کسی غیر ممالک کے باشندے ہون وہ ان کے ملک مین آنکر تجارت کرتے تھے اور اس بارے مین اُنہین سہولت دینے کا طریقہ مرہٹہ شاہی مین مسلسل جاری تھا۔ شاہو کے روزنامچہ کے ایک فرد سے یہہ ظاہر ہوتا ہے کہ عرب لوگ شیواجی کے زمانہ سے مغرب جانب بندرگاہون مین آنکر لین دین کیا کرتے تھے۔ لیکن آیندہ چلکر انگرے سردار نے ان عربون کو آنے سے روک دیا لہذا سردار مسقط نے بدین مضمون ایک درخواست سرکار مین پیش کی کہ بدستور سابق ان عربون کو وہان آنے کی اجازت عطا ہو۔ بربناے درخواست اُن کے لیے راجاپور کا بندر مقرر کر دیا گیا ۱۷۴۲ء مین عرب ملک مسقط

نے جس وقت مسقط کو واپس روانہ ہونے کا ارادہ ظاہر کیا تو شاہو نے
اُن کی بہت توقیر کی جناب سرکار اُن کی سواری کی غرض سے جہاز کا
انتظام کر دیا گیا۔ نانا صاحب کے روزنامچے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ
وٹھوجی کونکنی کا مستاجر آپا ساہوکار بیوپاری کو بمقام وسائی تجارت
جہاز تیار کرنے کی غرض سے سرکاری محصول معاف کر دیا گیا۔ ملکی
اور پارچہ کی تجارت سے اُس کو سرفراز کیا گیا اور بغرض سکونت
مکان اور گودام تعمیر کرنے کی غرض سے جگہ دی گئی۔ ۱۷۴۱ء
میں پیشوا صاحب کو بمقام وسائی اور باشندوں کو سکونت کرنے کی غرض سے
مکان اور زمین دی گئی اور نصف محصول سرکاری معاف کیا گیا۔
احمد آباد میں تجارت کو فروغ دینے کی غرض سے عمدۃ التجار
ملا محمد فخر الدین کو سالانہ ایک لاکھ روپیے رقمی تجارتی مال پر سرکاری
محصول معاف کیا گیا۔ بحری راہ سے بندر کے کنارے تجارت کرنیوالون
کو بھی اسی قسم سے ترغیب و تحریص دیکر دریائی لٹیرون سے اُن کی
محافظت کی جاتی تھی۔ طوفان وغیرہ کے باعث جو مال اور جہاز
بہہ کر دریا کے کنارے آجاتا اس مال کو داخل سرکار کیا جاتا لیکن
خالی جہاز اُن کے مالکوں کو فوراً واپس دیئے جاتے۔ شمالی کوکن ہی
کے پارسی تاجرون نے اپنے جہاز پر ڈچ اور گون کا بادبانی جھنڈا لگا کر
درجہ آبادی میں تجارت کیا کرتے لہذا اُن کے ساتھ بھی اس بارہ مین
مراعات کی جاتی تھی۔ مثلاً ایک قسم کا پشمینہ پارچہ۔ بٹو وغیرہ اور سرکاری
معدن میں برآمد شدہ ہیرا جواہر وغیرہ اشیاء کی تجارت سرکار کے
توسط سے ہوا کرتی تھی۔ جواہر کے معدن کو خاص طور پر (کماوسیدار)

یعنی عہدہ دار تعلقہ اُس کا معاملہ کیا کرتے تھے۔ (د) کانات سرکاری
آسامیون کو قرضہ دیا جاتا۔ کاغذ۔ پارچہ اور صنعت کاری وغیرہ تجارتی
اشیار کی اگر سرکار کو ضرورت لاحق ہوتی تو اُن مطلوبہ اشیار کے لیے
کارخانہ دار کو پیشگی رقم دیکر اُس کا ٹھیکہ دیا جاتا اور حسب نمونہ اُن
اشیار تیار کرنے کی غرض سے اور سرکاری فرمایشی مال وصول ہونے تک
اُس کے یہان سرکاری سپاہی متعین رہتے تھے تاکہ وہ تیار شدہ
مال کو فروخت نہ کرڈالین۔ بازار پیٹھ اور گاؤن اور جدید آبادی
قایم کرنے کا پیشوا سرکار کو ہمیشہ خیال پیش نظر رہا کرتا تھا۔ ان پیٹھ
وغیرہ کو آباد کرنے کا کام اگر کسی نے اپنے ذمہ لے لیا تو اس کو
سکونت کے غرض سے جگہ وغیرہ کی نسبت حکم دیا جاتا تھا علی ہذا (پیٹھ)
بازار میں جدید دکانات یا آبادی قایم کرنے کی اگر کوئی کوشش
کرے تو بہ نسبت غیر کے اُس سے کم کرایہ لیا جاتا تھا۔ عین مال پر
سرکاری محصول معاف ہوتا یا اُس پیٹھ کی وطنداری پٹداری گری
اُس کے نام بحال کی جاتی یا اس کے بجاے (پیٹھ) یا بازار کا سرکاری
محصول وصول کرنے کی خدمت یا مقطعہ اُس کو دیا جاتا۔ بازار کو
آباد کرلینے کے صلہ مین جو وطن داری اس کو دی جاتی اُس وطن کا
نام سیٹھ پن تھا۔ بہ اغراض سرکاری راستہ یا سرکاری عمارت تعمیر کرنے
کے غرض سے اگر کسی کی ذاتی زمین لیجاتی تو مالک جائداد کو اُسکی
قیمت سرکار سے ادا کی جاتی تھی یا اُس کے بجاے دوسری زمین
کی سند اس کو عطا کی جاتی تھی۔

دار الضرب

زمانہ مرہٹہ شاہی مین ملک مرہٹہ مین اقسام کے سکہ جات رائج تھے۔ کسی کو سکہ کا تبادلہ کرنا اگر منظور ہو تو اُس سکہ پر بٹہ و تری او بٹہ دینے کے بعد اُس کا صحیح نرخ ہوتا تھا۔ اس کے باعث بہت کچھ بے ترتیبی پیدا ہوجاتی تھی سکہ مسکوک کرنے کے غرض سے خالص طلاء اور نقرہ اور مسی مین کسی قدر عیار شامل کرنا لازم ہوتا ہے جس مقام کا سکہ ہو اُسکا چلن وہین ہو تو مقامی قیمت او عین قیمت مین بے ترتیبی نہین ہونے پاتی لیکن غیر مقام مین مضروب شدہ سکہ سے کاروبار کرنے کے وقت یہہ تفرقہ نہایت تکلیف دہ ہوتا تھا۔ ایک وقت کسی معاملہ مین شواجی اور انگریزون سے کچھ رقم کا قرار داد کرنے کا موقع پیش آیا اُس وقت شواجی نے کہا کہ موجودہ مقامی قیمت کو مین نہین جانتا صرف عین قیمت کو مین مانتا ہون۔ انگریزون نے بھی مرہٹون کے سکہ جات کو قبول کرنے کے وقت اُسی قسم سے جمع خرچ کیا کرتے تھے۔ تمام قلمرو ہند اس وقت ایک ہی فرمانروا کے زیر حکومت ہے لہذا تمام ہند مین اکثر و بیشتر ایک ہی قسم کا سکہ رائج ہے مثلاً سرکار نظام کا سکہ اس وقت تک اپنے قلمرو مین رائج ہے تاہم ملائی سرحد اور اُسی قلمرو مین کے ریلوے اسٹیشن پر اس وقت ایک بھی سکہ کے بارے مین مسافرون کو کس قدر دقت اور حیرانی کا سامنا ہوتا ہے۔ یہہ بات عام طور پر مشہور ہے کہ اپنا سکہ رائج کرنا خود مختار فرمانروا ہونے کی علامت ہے۔ باوجود ایسی حالت ہونے کے بھی ہندوستان مین کے نظام سندھیا۔ ہولکر اور جیسور وغیرہ کے ریاست کی حقیقی آزادی مٹ جانے کے بعد بھی صرف اپنا سکہ

رائج کرنے کا ان کو جو اختیار حاصل ہے اس اختیار کو گورنمنٹ انڈیا نے سختی کے ساتھ کامل طور پر سلب نہ کر سکے بلکہ اکثر ریاستون کو ہموار کر کے اپنا مقصد پورا کر لیا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ سترھوین اور اٹھارھوین صدی مین تمام ہندوستان کے ہر ایک گوشہ مین جداگانہ حکومت قایم تھی لہذا اس حالت مین تمام ہندوستان مین ایک ہی قسم کا سکہ رائج پانا غیر ممکن تھا۔ دیگر رؤسا کی طرح مرہٹے بھی اپنا سکہ رائج کرتے تھے تاہم اس کے مسکوک کرنے کے بارے مین سرکاری ایک ہی دارالضرب مقرر نہین تھی بلکہ بطور خانگی دارالضرب قایم کرنے کے لیے دوسرے لوگ سرکار سے اجازت لا کرتی تھی۔ خانگی دارالضرب کا انتظام کس طرح پر سے رکھا جاتا تھا اس کے بارے مین پیشوا کے روزنامچہ مین جو تحریر درج ہے وہ بطور خلاصہ درج ذیل ہے۔

قول بنام بالاجی باپو گوڈے۔

دارالضرب قایم کیا جائے (۱۰) ماسہ وزنی مرادی مسکوک کرین مقررہ وزن کے مطابق مرادی تیار کیا جائے تو مناسب ہے۔ اس مقررہ وزن مین اگر کم مقدار مین تیار کرین تو تم سے جرمانہ لیا جائیگا۔ تین سال کے لیے تم کو یہہ قول دیا گیا ہے اور رقم قول سال اول ([illegible]) سال دوم ([illegible]) اور سال سوم یکصد (۱۰۰) روپیہ سے [illegible]

از روزنامچہ نانا پھڑنویس۔

قول بنام بھیکو رام داتار ساکن ونڈا۔

تم دارالضرب قایم کرو یہ مرادی وزنی (۱۰) ماسہ تیار کرو فیس ششماہی مقطعہ ـــ اور یکصد روپیہ ہے بمقام دھارواڑ ہر ایک

زمیندار اپنے مکان مین دار الضرب قایم کرکے جعلی سکہ رائج کرنے کے باعث سرکار کو کثیر نقصان ہوتا تھا۔ لہذا وہان کے تمام دار الضرب موقوف کرکے سکہ کو ٹسکیاٹ کرنے کا ایک ہی شخص کو ٹھیکہ دیا گیا۔ سکہ ہون کے بارے مین سابق مین جو قرار داد ہوا تھا وہی سابقہ قرار قایم برقرار رہا ہون۔ وزن مین ساڑھے تین ماسہ رہے۔ ارکاٹی اور پھولچیری روپیہ کے مانند مال کھرا وزن پورا ہونا چاہیے۔ (مہر اشرفی دہلی سکہ کے مانند بار اکسی تیار کرین۔ اس کے بارے مین فی ہزار اشرفی سکہ کے لیے چھ اشرفی اور چھ روپیہ حق مالکانہ سرکار مین داخل کیا کرین۔ ابتدائی سال مین محصول معاف ہے۔ مالک دار الضرب اُس ٹھیہ کو اپنے پاس محفوظ رکھین۔ سکہ کو مسکوک کرنے کے کام مین لازمین ہا ہو ارباب بطور امداد سرکار سے دیے جائینگے۔

نانا صاحب کے قرار داد احمد کے مطابق عمل نہین رہا۔ دو برس تک دنگہ فساد رہا اور معاملہ داروں مین بھی اختلاف رہا لہذا دو کشناسے تنگیھدراتک جعلی سکہ کے تمام دار الضرب موقوف کرکے وھار واڑ مین دار الضرب قایم کرنے کے لیے بنام پانڈو رنگ مورار ایک حکم جاری ہوا اور (۱۱) کلماولیہ اور (۲۱) زمیندار (۹) ساہو (۲۱) ٹھوکنے والے (انکی) اور کاریگر وغیرہ لوگون کو سختی کے ساتھ حکم دین کہ صرف اسی حد تک الضرب مین مسکوک شدہ روپیہ سرکاری خزانون مین لیے جائین بقیہ دیگر کسی دار الضرب کے نہ لیے جائین۔ دار الضرب کے لیے اندھن تیار کرنے کی غرض سے جنگل سے جو لکڑی لائی جائے اُس کے بارے مین کسی قسم سے مزاحمت نہ کرین حکم ۱۷۶۵ء عارز رہ روزنامچہ ما دھوراؤ۔

سرکاری دار الضرب کے بارے مین سنہ مذکور مین بمقام ناسک لکھمن اپاجی کو سند عطاء کی گئی اور اُس کے امداد کے لیے ایک اہلکار (۲) سپاہی (۵)، کارایگر زرگر (۱) آہنگر (۲) گھن مارنے والے۔ (۱) ٹھپہ تیار کرنے والا (۱) بھتہ کش دیے گئے ہین۔ فی ایک ہزار روپیہ تیار کرنے پر (...) روپیہ منافع اُن کے لیے منظور کیا گیا۔

تو کومورا بجی نندگر کو حکم دیا جاتا ہے کہ چیچوڑ کے دار الضرب مین اصل روپیہ اور اشرفی تیار نہین ہوتے ہین لہذا جدید دار الضرب قایم ہو جسمین صورتی سکہ تیار کرنے کے عوض جے نگری تیار کرین۔ جے نگری سکہ کی اشرفی سنہ داری تیار کرین۔ ہر سال سکہ کے ٹھپہ مین سنہ کی تبدیلی ہوا کرے۔ اشرفی اور روپیہ کے تیار کرنے مین اگر کچھ تفرقہ پایا جائے تو علاوہ سزاء دینے کے جرمانہ بھی کیا جائیگا۔

جن جن مقامات پر دار الضرب کے مکانات موجود ہین اُن کو ضبط کرکے وہان جو کچھ کاغذات وغیرہ برآمد ہون اُن کو سرکار کے ملاحظہ مین روانہ کردینے کے بارے مین مقام وڈگاؤن۔ راسین تلے گاؤن (اندوری) تلے گاؤن (ڈمڈھیرے) وغیرہ کے مقامی عہدہ دارون کے نام احکام جاری ہوے ہین۔ ۱۷۶۷ء۔

نصیرآباد عرف دھارواڑ مین دار الضرب قایم کرنے کا حکم دیا گیا۔ سکہ ہون وزنی ۳ ماسہ منجملہ اُس وزن کے ڈہائی ماسہ نیم گنجی عمدہ طلاء مثل سکہ قدیم اشرفی دہلی کے کس کے وزنی ساڑھے پانچ گونجی اشرفی دہلی سکہ عالم شاہی وزنی پون تولہ پورے دو ماسہ یک گونجی۔ روپیہ وزنی سوا گیارہ ماسہ نقرہ کا دہلی چھاپ تیار کرین۔ نذرانہ بابتہ عطائے احکام

سہلہ عہ۲ سنہ ۱۷۶۷ء۔

دھارواڑی روپیہ اور نقرہ مین سوختہ چار گونجی نکلنا چاہیئے۔ ساڑے چار یا پانچ گونجی سوخت نکلجائے تو مالک دار الضرب کو طلب کرکے سزا دی جائیگی اور کھوٹے روپیہ مین کا نقصان وصول کرنے کے علاوہ جرمانہ بھی لیا جائیگا۔ اس بارے مین تاکید کی جائے۔ دار الضرب جم کھنڈی کے بارے مین بھی ایسا ہی حکم ہے سنہ ۱۷۷۷ء۔ از روزنامچہ سوائی مادھوراؤ۔

پروانہ بابتہ قیام دار الضرب برائے مضروب مرادی۔

علاقہ کوکن کے لیے دولب سٹھ وغیرہ کے نام اجازت دی گئی ہے اور اس کے بارے مین مبلغ عہ۲ روپیہ اُن سے نذرانہ لیا گیا اور اُن سے اس امر کی رعایت کی گئی کہ مرادی مضروب کرنے کے بارے مین اور کسی کو اجازتی احکام نہین دی جائینگے۔ علی باگ اور انگریزی تعلقات سے دیگر قسم کی مرادی فروخت کرنے کی غرض سے وہان نہ آنے دی جائیگی۔

داین۔ کرانڈہ۔ ستارہ وغیرہ مقامات مین ملکاپوری جعلی سکہ کے روپیہ پھیل گئے ہین۔ لہذا چاندوڑی روپیہ رایج کر دین۔ وصول مالگزاری سرکاری دین لین وغیرہ تمام چاندوڑی سکہ مین ہوا کرے سنہ ۱۸۰۱ء۔ از روزنامچہ باجی راؤ ثانی۔

مرہٹہ شاہی مین کے سکون کے نام۔

مرادی

ڈبو۔ وزنی (½۱۱) ماسہ۔ عالمگیری۔ وزنی (¾۱۱) ماسہ۔ شورائی۔ وزنی (¼۱۱) ماسہ۔

روپیہ

جودہپوری۔ چاندوری گنجی کوٹی۔ بیٹھے قندھاری۔

ہون

بلوری۔ حیدری۔ سنگری۔ ہرپن ہلی۔ دینکیتی۔ محمد شاہی اکبری۔ دھارواڑی
جدید دھارواڑی۔

اشرفی

دہلی سکہ۔ احمد آبادی۔ پالکھڈی۔ لکھنوا۔ قیمتی ۱۰/ روپیہ۔ سورتی۔ اورنگ آبادی
بناریسی۔ جہان آبادی۔ مچھلی بندری۔ چٹی۔ لاہوری۔ برہان پوری قیمتی
۱۲/ روپیہ سکے بموجب۔

آبکاری

پیشوا کے زمانہ مین صیغہ ابکاری برائے نام قایم تھا بلکہ اگر یہہ کہا جائے
تو درست ہوگا کہ سرکار کو شراب کی آمدنی مطلق نہین تھی۔ سوائے مادہورا و
پیشوا کے زمانہ مین آبکاری کے محاصل مین روز بروز کمی کرنے کا انہین
ہمیشہ خیال رہا کرتا تھا۔ کوکن کا گودام اور باڈی شراب بھی موقوف کردی
گئی تھی۔ لیکن فرنگی اور عیسائی جو کہ ملازم سرکار ہوتے ہین اُن کو تو بلا
شراب نوشی کے دقت ہوتی ہے لہذا صرف انہین کے استعمال کے
غرض سے شراب کشی کی بھٹی قایم کرنے کا اجازت نامہ دیا گیا تھا۔ بندوق
کی بارودت تیار کرنے کی غرض سے جس قدر شراب کی ضرورت ہوتی تھی
سرکاری طور پر اس کی کشیدگی ہوا کرتی تھی۔

باجی راو ثانی کے روزنامچہ سے پتہ چلتا ہے کہ اُن کے زمانہ مین

گجرات کے گلبہوہ کے فروخت کے بارے مین خفیف سا سرکاری محصول لیا جاتا تھا۔ اس گلبہوہ کے خرید و فروخت کے بارے مین سنہ ۸ئہ مین مقام بل ساڈہ کا پارسی دوراب جی رتن جی کو سالانہ پچاس روپیہ پر ٹھیکہ دیا گیا تھا۔ علاقہ پیشوا کی آبکاری کے ٹھیکہ دار اکثر پارسی لوگ ہی ہوا کرتے تھے

بیگار اور غلامی

مرہٹہ شاہی مین بیگار اور غلامی کا طریقہ رایج تھا۔ اس وقت کسی کو بھی اس کے بلا رضامندی علانیہ طور پر بیگار مین پکڑ نہین سکتے ہین۔ لیکن سابق مین وہ بات نہین تھی۔ یعنی بیگار کے غرض سے جس کو پکڑتے اس کو خوراکی دیجاتی تھی لیکن بیگار کی نوکری بجالانا اسپر سختی سے لازم ہوتا تھا۔ غلام اور خاص کر ادنی قوم کے مستورات کی خرید و فروخت بھی ہوا کرتی تھی۔ غیر ملک کے تاجر لباڑے وغیرہ کے عورتون کو وہ جہان کہین بدست ہون وہان سے لاکر ان کو اس ملک مین فروخت کر دیتے تھے۔ لیکن مغربی ممالک مین غلامی کا لفظ جس معنون مین تصور کیا جاتا ہے اس زمانہ مین اس کے یہہ معنی نہین سمجھے جاتے تھے۔ غلامون کے ساتھہ بیرحمانہ طریقہ سے برتاؤ کرنے کا کہین پتہ نہین چلتا ہے۔ علاقہ خاندیس مین فی الوقت بھی خاندانی سالیانہ دار ملازم ہوا کرتے ہین رغلی۔ ہمدا قریب قریب یہہ غلام بھی اسی قسم کے ہوتے تھے جو غلام یا لونڈی وفاداری اور دیانتداری کے ساتھ آقا کی خدمت بجالاتے تھے ان کو انعام اکرام یا زمین وغیرہ عطا کر کے فارغ البال اور خودمختار کیا جاتا تھا۔ ایک آقا کا غلام اگر دوسرے آقا کے پاس چلا جائے تو

وہ سابق یعنی جس آقا کا غلام ہو بہ امداد سرکار وہ اس کو واپس دلایا جاتا تھا
لونڈی غلام وغیرہ کا شمار جانورون یا اسامی کے اُن کا شمار کیا جاکر اُن کا
جمع خرچ رکھا جاتا تھا جو لوگ لاوارث یا بے سرپرست اور نہایت مفلوک الحال
ہوتے ہین اُن پر غلامی کی مصیبت تمام ملک مین اور ہر زمانہ مین نازل
ہوا کرتی ہے۔ انگریزی عملداری مین بردہ فروشی قانوناً نابود ہو کر ابھی
یکصدی بھی نہین گذری ہے۔ نوآبادیات مین دہ بردہ ابھی تک اس کا عمل
جاری ہے۔ شاید خط ہند مین آسام وغیرہ مقامات یا ہندوستان کے قریب
سیلون مین بھی ایک مدت مقررہ کے اقرار کی شکل مین کم و بیش
غلامی کا طریقہ اس وقت تک موجود ہے۔

ٹپہ و سفر

جس ملک مین مال و زر وغیرہ ہمراہ لیکر بلاخوف و خطر شاہ راہ سے
مسافرین دور دراز کا سفر اطمینان کے ساتھ طے کر سکتے ہون وہی حکومت
منتظم و باقاعدہ کہلانے کی مستحق ہے۔ اس بارے مین ہمیشہ سے ایسا خیال
پیدا ہونا انسانی طبیعت کا خاصہ ہے۔ فی الوقت زمانہ امن کے بارے مین
انگریزی عملداری کے اوصاف بیان کرنے کے وقت مرہٹی زبان مین
یہ مثل زبان زد عام ہے کہ لکڑی کو سونا باندھ کر علانیہ طور پر تنہا شخص
بنارس سے رامیشور تک بلاخوف و خطر چلا جائے تو اس کو کسی قسم کا اندیشہ
نہین ہے" بدین خیال پیشوائی کا زمانہ بھی یک عمدہ حکومت کی تعریف
مین داخل ہونا پایا جاتا ہے۔ اس وقت ریلوے بن چکی ہے۔ لہذا
لہذا لکڑی کو سونا باندھ کر سفر کرنا آسان بن گیا ہے لیکن پیشوا کے

زمانہ کے لوگ اُس وقت کی حکومت کی تعریف مین رطب اللسان تھے۔ ڈاکٹر [illegible]
نے سوائی مادھوراؤ کے عہد حکومت کے متعلق یہہ تحریر کیا ہے کہ "
شریمنت سوائی مادھوراؤ عنان حکومت اپنے ہاتھ مین لینے کے زمانہ سے
تنہا شخص اگر لاکھون روپیہ کا زر و جواہر اپنے ہمراہ لیکر پیدل راستے سے
پونہ سے دہلی جاکر آئے تو بھی اُس کو کسی قسم کا اندیشہ نہین ہے۔ یہ اقبال سرکار غیر
معمولی طریقہ سے ایسا عمدہ انتظام تھا۔" (راجواڑے کھنڈ ۴)۔

زمانہ حال کی طرح مرہٹون کی سلطنت مین ریلوے اور تار برقی وغیرہ کا
وجود نہ تھا۔ بہرین ہمہ سرکاری و غیر سرکاری کاروبار کے لیے ڈاک کا انتظام
ضرور موجود تھا۔ موجودہ زمانہ کی طرح اُس زمانہ مین خبرون کو بہم پہنچانے کا
کوئی خاص باقاعدہ ذریعہ موجود نہین تھا لیکن اُس سے یہہ مراد نہین ہے
کہ خبرون سے آگاہ ہونے کی لوگون کے دلون مین خواہش اور ضرورت
کم تھی۔ صرف سرکاری ڈاک ہی کیا بلکہ غیر سرکاری ڈاک کا انتظام بھی وہان
موجود تھا۔ شاذ و نادر طور پر شتر سوار یا دیگر سوار کے ہمراہ خطوط روانہ ہوا
کرتے تھے۔ لیکن عام طور پر بذریعہ ٹپہ خطوط روانہ کرنے کا
طریقہ تھا۔ جو لوگ کسی پیشہ کو پشت ہائے پشت سے انجام دیتے
ہون۔ ایسے پیشہ ورون کا ایک فرقہ یا ذات بن جاتی ہے
خطوط رسانی مین جنہون نے اپنی تمام عمر صرف کی اور اُس پیشہ مین
درجہ کمال حاصل کیا۔ اس قسم کے لوگ اُس زمانہ مین ہزارہا
کی تعداد مین موجود تھے۔ ڈاک لیجانیوالے کو (جاسود) ہرکارہ یا قاصد
کہا کرتے تھے ڈاک کو کسی قریب کے مقام پر لیجانا ہو تو صرف اُسی تنہا
ٹپہ والے کو ہی روانہ کردیا جاتا لیکن اگر دور دراز فاصلہ پر یا اُسکا

ڈاک مین کوئی اہم کاغذات ہوتے تو ایسی صورت مین اس ٹپہ والے کے ہمراہ ایک دوسرے ہرکارے کو بھی روانہ کر دیا جاتا۔ اُس سے یہہ غایت تھی کہ اتفاقاً وہ ہرکارا راستہ مین بیمار ہو جاے یا وہ کسی ناگہانی آفت مین مبتلا ہوکر ناکارہ ہو جائے تو دوسرا اُس کا ساتھی اس کام کو انجام دیسکے۔ ہر ایک سرکاری دفتر یا ساہوکے دکان پر ڈاک کے محصولہ ومجاریہ کا کتابچہ موجود رہتا تھا اور تمام دفاتر سرکاری اور بیوپاری کے دوکانات سے اکثر و بیشتر دیگر مقامات پر خطوط روانہ کرنے کا کام جاری رہتا تھا۔ متوسط درجہ کے لوگون کے ڈاک کے لیے خاص طور پر کوئی ہرکارہ روانہ نہین کیا جاتا تھا۔ لیکن سرکاری دفاتر کی غرض سے جن جن مقامات پر سرکاری ڈاک روانہ کرنے کا انتظام موجود تھا۔ خانگی خطوط کے لیے ایک مقررہ محصول لیکر اُن مقامات پر وہ خطوط روانہ کر دینے کا قدرے انتظام موجود تھا۔

جو ڈاک روانہ کی جاتی تھی اُس کو ایک موم جامہ کے خریطہ مین بند کرکے انتظام کے ساتھ روانہ کیا جاتا تھا وہ ڈاک ایک حمال کے وزن کے برابر نہین ہوتی تھی بربن ہمہ وہ خریطہ وزنی ہو جاتا تھا۔ سرکاری ڈاک لیجانے کی غرض سے تھوڑے فاصلہ پر چوکیان قایم کیے گئے تھے اور اُس چوکی پر یا گاؤن مین سرکاری ٹپہ کا ہرکارہ آنے کے ساتھ ہی کسی طرح کی تاخیر نہ ہوکر اُس ڈاک کی تھیلی دوسرا ہرکارہ لیکر آیندہ مقام پر فوراً روانہ کر دینے کا کام عہدہ داران دیہی کا ایک اہم فرض تھا۔ اس بارے مین اگر اُن سے کسی قسم کی غلطی سرزد ہو تو اُس کی پاداش مین اُن کو سزا دی جاتی تھی۔ اس ٹپہ والے ہرکارے کو

سرکار سے ایک ہوڈ جوتا اور لکڑی مقرر تھی اور اس لکڑی کو گھونگرو لگے ہوے رہتے تھے جس کے تالدار آواز سے ہرکارے کو تھکن مین قدرے کمی ہو جاتی تھی جنگل مین سے گذرتے وقت وہان کے چھوٹے بڑے جانور خوف زدہ ہو کر وہان سے فرار ہو جاتے تھے علاوہ ازین آیندہ چوکی کے ہرکارے کو تیار ہو جانے کا اس سے اشارہ ملجاتا ہے۔ گھونگرو کی آواز سننے کے ساتھ ہی لوگون کے دل مین فوراً اس کا خیال پیدا ہونے کی ایک قسم کی عادت ہو گئی تھی اور یہہ خیال بھی پیدا ہو چکا تھا کہ ٹپہ کو روکنا گویا ایک قسم کا جرم ہے۔ سرکاری ڈاک کے چوکیان قریب قریب فاصلہ پر قایم ہونے کی وجہ سے یہہ ڈاک جلد پہونچ جاتی تھی۔ لیکن خانگی ٹپہ والون کو اگر ضرورت پیش آئے تو وہ روزانہ ۳۰-۳۵ میل منزل طے کرتے تھے اور اکثر تو دور دراز فاصلہ کے خبرون کی خانگی طور پر سب سے پہلے تشہیر ہو جاتی تھی۔ پونہ سے بنارس کو خاص طور پر کوئی خط روانہ کرنا ہوتا تھا تو قاصد سے اس امر کا اقرار کیا جاتا کہ "وہ پچیس ۲۵ روز کے اندر پونہ سے بنارس کو خط پہونچادے اور اوتنے ہی عرصہ مین وہان سے اُس کا جواب پونہ کو لے آئے اُس کے بدلے مین اُس کو پچیس روپیہ نقد اور علاوہ روزانہ ایک سیر بھتہ دیا جائیگا"۔ اس واقعہ کا ثبوت ملتا ہے کہ عین موسم برشگال مین بھی کلکتہ سے دہلی کو پندرہ روز کے عرصہ مین ڈاک آجاتی تھی۔ سرکاری ڈاک والے کو ندی سے عبور کرنے کی غرض سے کشتی یا ٹوکرا بطور استحقاق کے ملتا تھا۔ علی ہذا گھنے جنگل مین سے

گذرنے کے مواقع پر قریب و جوار کے عہدہ داران وہین اُس مشکل مقام تک کسی کو اُس کے ہمراہ کر دیتے اور مشعلچی کا بھی انتظام کر دیتے تھے۔ بھنگی ڈاک کے بہ نسبت ہرکارے کی ڈاک اور ہرکارے ڈاک کے بہ نسبت قاصد کی ڈاک نہایت جلد پہونچ جاتی تھی۔ سرکاری ڈاک والے کو ماہانہ تنخواہ مقرر ہوتی تھی اور خانگی ڈاک والے کو صرف آمد رفت کے لیے اجرت مقرر کر دیجاتی اور مقررہ مقام پر خطوط پہونچانے کے بعد اُس کو وہ اجرت وہان ملجاتی البتہ صرف زاد راحلہ کی غرض سے اُس کو کچھ رقم بطور پیشگی دیجاتی تھی۔

خطابات

کسی نمایان کارگذاری کے صلہ مین یا دیگر وجہ سے اُس کے عزت وقار مین اضافہ کرنے اور حوصلہ افزائی کے غرض سے مرہٹہ شاہی مین بھی خطابات اور مناصب وغیرہ سرفراز کیے جاتے تھے اور لوگ بھی اُس کو قبول کرنے مین اپنی عزت و وقعت سمجھا کرتے تھے۔ جملہ انسان کا طبعی خاصہ ہر زمانہ مین یکسان رہا ہے اُس زمانہ مین خطابات کے جو مدارج قایم کیے گئے تھے اُن مین کے چند نام آیندہ درج ہین ہندو راؤ۔ ہمت بہادر شمشیر بہادر۔ وزارت ماب۔ سیناپتی سینا کہاسکیل۔ سیناصاحب صوبے۔ سینا دھورندر۔ دھورندر شمشیر بہادر۔ مہاراؤ۔ رستم راؤ شمشیر بہادر۔ فتح جنگ۔ صفی جنگ بہادر سرلشکر۔ سینا وارجا ضری۔

یہہ خطابات خطاب یا بندہ کے قابلیت کو ملحوظ رکھکر موزونیت

اور مناسبت سے سرفراز کیے جاتے تھے اور یہہ خطابات خالی خولی پیٹ پر ڈنکے کی چوٹ لگوا لیتے یا گورنمنٹ گزٹ مین نام درج کرنے کی حد تک محدود نہین ہوا کرتے تھے بلکہ اکثر اس سرفرازی خطابات کے ساتھ جاگیر منصب اور دیگر معاش کچھ نہ کچھ سرکار سے سرفراز ہوا کرتی تھی مراتب جاگیر مدد سے اخراجات سرفرازی مثل نذرانہ وغیرہ وصول نہین کیا جاتا تھا اور اس کی شان برقرار رکھنے کی غرض سے سرکار سے اس کا انتظام کیا جاتا تھا۔ مثلاً دو مشعل شودیو کو اپنے مکان پر گھنڈی بجانے کے لیے گھنٹہ رکھنے کی سرکار سے سرفرازی ہوئی تو اس کے ساتھ ہی گھڑیال چی کے ماہانہ اخراجات بھی سرکار سے مقرر کیے گئے سواری کے لیے پالکی کا اعزاز سرفراز ہوا تو اخراجات تیاری پالکی اور کہارون کی ماہانہ تنخواہ سرکار سے مقرر کی جاتی تھی سنہ ۱۷۵۴-۵۵ع مین رگھے راج نایک نامی شخص کو نقارہ و نشان کی اجازت عطا ہوئی بیادل کے تانڈے پر غلہ لاد کر بیوپار کرتے ہوئے ملک بہ ملک گشت لگاتے رہنا یہہ اس کا کام تھا۔ آفتاب گری اور مشعل کو استعمال کرنیکا سرکار سے اگر کسی کو اعزاز سرفراز ہو تو اس کے ہمراہ آفتاب گری بردار اور مشعلچی کی ماہوار تنخواہ سرکار سے دیجاتی تھی۔ علیٰ ہذا کسی کو اگر مورچل سرفراز ہو تو مورچل بردار کے اخراجات سرکار سے ملا کرتے۔

ترقی تعلیم و تہذیب

تعلیمی معاملات مین ترقی کرنا ہر شایستہ سلطنت کا ایک فرض ہے لیکن اس زمانہ کے یورپین اقوام کے مقابلہ مین مرہٹون نے

کچھ نہین کیا۔ علمی کام کے بہ نسبت معاملات سیاسی مین مرہٹون کا خیال
ہمیشہ زاید منہمک رہا کرتا تھا۔ علاوہ ازین کامل طور پر اُس کا زمانہ بھی
اونہین نصیب نہین ہوا۔ اس لیے مرہٹون کے علمی کارنامے کچھ زاید
نہین ہوے۔ اُن کے ہم عصر انگریز بہ نسبت مرہٹون کے علوم و فنون
اور روے زمین کے معاملات کے بارے مین بہت کچھ ترقی کر چکے
تھے۔ ان معلومات کو حاصل کر چکنے کے بغیر چھ ہزار میل دور دراز
فاصلہ کو طے کر کے وہ ادھر نہین آ سکتے تھے۔ مرہٹے گوالر کے کیڑون
کے طرح تھے۔ مرہٹواڑی یا کوکن کا علاقہ زاید شاداب اور زرخیز
نہین تھا اور مرہٹے اس سے بیخبر نہین تھے کہ صرف اسی کی آمدنی پر
اکتفا کر کے وہ مالامال و خوشحال ہو جائینگے۔ لیکن علم و فنون حاصل
کرنا صنعت و حرفت کی تعلیم پانا۔ تجارت کو فروغ دینا یا زراعتی
کاشت مین اصلاح کرنا (ذریعہ آمدنی) ان امور کی جانب اُن کا
خیال رجوع نہین ہوا۔ سیاسی امور مین اُن کو انہماک زیادہ رہا اس لیے
علوم و فنون مین کماحقہ مہارت نہ ہو سکے۔ اُن کا خاص کام جنگ و جدال
کرنا تھا۔ لیکن توپ اور بندوق کے بارے مین اُن کو یوروپینون
ہی کا زیادہ تر دست نگر ہو کر رہنا پڑتا تھا۔ یہہ امر یقینی ہے کہ ہندوستان
اٹھارھوین صدی مین اپنی صنعت و حرفت مین شہرت حاصل کر چکا تھا
لیکن منجملہ اُس شہرت کے اُس کا نہایت قلیل حصہ مرہٹون کو ملا
اُن مین سادگی کے ساتھ زندگی بسر کرنے کی عمدہ صفت موجود تھی
تاہم اُس سادگی سے بسر کرنے کی علاوہ اپنی آنکھین کھولکر دنیا مین
دور دراز فاصلہ پر دیکھنے کی خواہش اُن مین نہین پیدا ہوئی تھی مسلمان

اگرچہ راحت پسند تھے تاہم اُن کے آرام طلبی کی خواہش کے باعث ہی
صنعت و حرفت۔ تجارت و کاروبار کے بارے مین انہین زیادہ وقفیت
حاصل کرنی تھی مسلمان بہت سے ملک طے کر کے ہندوستان مین آئے
اسی ایک بات سے ثابت ہوتا ہے کہ بہ نسبت مرہٹون کے علم جغرافیہ
سے وہ زیادہ واقف تھے۔ تمام امور مین نانا پھڑنویس کی طبیعت تجسس
پسند تھی لیکن علم جغرافیہ کے معلومات کے بارے مین راؤ بہادر پارس نیس
نے اُن کے دفتر سے جس پرچہ کو شایع کیا ہے اس کو پڑہنے کے بعد
اکثر لوگون کو ہنسی آگئی۔ گرانٹ ڈف صاحب کے تاریخ کے بارے مین
دیگر امور کے متعلق خواہ کوئی کتنے ہی اعتراضات کرین لیکن مرہٹون کے
حالات کے متعلق صاحب موصوف کو جو معلومات حاصل تھے وہ کسی مرہٹے
کے معلومات کی بہ نسبت ضرور صدہا گونہ زیادہ تھے۔ جغرافیہ کے بارہ مین
مرہٹون کے زیادہ تر معلومات (ونڈ کار سیے ہباٹم) پدھتی سے لیے گئے
تھے۔ اور تاریخی معلومات کی خاص بنیاد یعنی (دیکھیے پران) تھی روزنامچہ
مین ذکر ہے کہ سداشیو راؤ بھاؤ نے دہلی کے بعد روم شام کے تخت پر
قبضہ کرنے کا تذکرہ کیا تھا لیکن معلوم ہوتا ہے کہ روم شام کی بادشاہی
کے الفاظ کے سوا اُن کو اُس بارے مین کوئی اور زیادہ معلومات حاصل
نہین تھین۔ فرانسیسی یعنی فرنچ لوگون کو وہ جانتے تھے لیکن ملک فرانس کی
قدیم تاریخی حالات کیا تھے اس کے معلومات حاصل کرنے مین مرہٹون نے
دل سے کبھی تجسس نہ کیا۔ ٹیپو نے اپنا سفیر پارس کو روانہ کیا تھا اور اس
اسلامی سفیر کے کمپاؤنڈ مین ہلالی نشان تھوڑے سے عرصہ تک پھڑکتا رہا۔
اس سے پایا جاتا ہے کہ بہ نسبت مرہٹون کے ٹیپو کو غیر ممالک کے معلومات

زائد رہتے تھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اڈمنڈ برک کے زمانہ مین دو برہمن ولایت گئے تھے لیکن ولایت کے معلومات کے بارے مین لکھا ہوا کوئی پرچہ یا قدیم تاریخی معلومات کو تلاش کرنے والے کمیٹی کو اب تک پتہ نہین ہوا ہے۔ مرہٹی کو انعدات مین ان واقعات کا ذکر پایا جاتا ہے کہ فرانس کے رعایا نے اپنے بادشاہ کو قتل کیا۔ لیکن فرانس کے انقلاب حکومت کے بارے مین اُس زمانہ کے لوگون کو جو معلومات حاصل ہونا ممکن تھا اُس قدر معلومات سے بھی مرہٹے بے خبر تھے۔ مہاراج راجواڑے بیان کرتے ہین کہ "لوئی پانزدہم۔ فریڈ ریک کلان۔ جارج ثانی کے درباریون کو علم جغرافیہ اور تاریخ کے بارے مین جو معلومات حاصل تھے اس کے مقابلہ مین پیشوا کے درباریون کو بالکل موہوم معلومات تھے۔ جن امور کے بارے مین یورپ کے لوگون کو معلومات تھے اُس کے مقابل کپل وکناد وغیرہ پرانے منی کے لکھے ہوئے شاستر کے سوا پیشوا کے دربار مین کسی کو اور کچھ معلومات نہین تھے برابر ہین۔ دار العلوم۔ مجلس العلماء۔ عجائب خانجات۔ مجلس مناظرہ۔ مجالس تحقیقاتی۔ طواف کرہ ارض وغیرہ یورپ مین انسٹیٹیوشن کا پیشوا کے سلطنت مین وجود نہین تھا۔ صرف یہی نہین بلکہ وہ کسی دیگر مقامات مین بھی موجود تھے یا نہین اس کا بھی مہاراشٹر مین کسی کو پتہ نہین تھا۔ الغرض اٹھارھوین صدی کے اوائل و آخر مین مرہٹون کا تمدن یورپ کے ترقی پذیر اقوام کے تمدن سے کم درجہ کا تھا۔ یہہ بھی بقول راجواڑے زیادہ حیرت خیز امر ہے کہ پیشوا نے انگریزون سے فن طبع کیون نہین حاصل کیا۔ لیکن بظاہر اس کی یہہ وجہ معلوم ہوتی ہے کہ ویدون

میں ہی تمام دنیا کے علوم کی شمولیت اور خاتمہ سمجھا جاتا تھا۔ اس لیے پھر مطبع کی کوئی ضرورت محسوس نہیں کی گئی تھی۔ علم وید صرف مخصوص طبقہ کے لیے محدود تھا اور وید کا پڑھنا ویدک کا فرض تھا۔ وید کی شرح کی تعلیم بھی نہایت کم ہوا کرتی تھی۔ لہذا مطابع کی کوئی ضرورت محسوس نہیں ہوئی ہندستان کا یہ راسخ عقیدہ تھا کہ مذہبی کتب کے ماسوا کسی خاص قسم کا علم ادب موجود ہونا ممکن نہیں ہے۔ ہندو پنڈت کے کویتا اشعار گو آج لٹریچر کے باب میں داخل کیے جاتے ہیں لیکن زمانہ پیشینہ کے فہرست کتب میں اس کو شاید مذہبی کتب کے باب میں شامل کیا جاتا۔ ہندو پنڈت کے گرنتھ میں خاص کر مہابھارت، سری بھاگوت، رامائن اس قسم کے کویتا ہونے کی وجہ سے ان کے طبع زاد تصانیف و اشعار صرف ریاضت سے ملہم ہونے کے باعث اُس زمانہ میں گرنتھ مذہبی کتب کے دایرہ میں ان کو داخل کرنا زیادہ مناسب سمجھا گیا ہوگا۔ ہندو پنڈت کے گرنتھ کے قلمی نسخے ہوتے تھے۔ اس سے یہ خیال ہوتا ہے کہ برہمنوں کے سوا دیگر فرقوں کے ہاتھوں میں ان کے اشعار نہیں پائے جاتے تھے۔ بید اور بید کے اجزاء پران یہ تو مذہبی لٹریچر تھے ہر قسم کے علم کو مذہبی تصور کرنے کا (مذہبی دایرے میں داخل کرنا) اُس زمانہ میں عام رجحان تھا۔ قطع نظر مذہبی خیالات کے دنیوی تعلیم کا بھی افراط کے ساتھ رواج نہ تھا۔ خط املا معمولی حساب و حساب دانی اور قدرے سنسکرت دانی یہی اعلیٰ درجہ کے گھریلو تعلیم کا معیار سمجھا گیا تھا۔

(المشرق) ابتداء عناصر کے ترقی کے لیے لٹریچر کی اشاعت و تشہیر

جیسے لازمی ہے اُسطرح غیر ممالک کی سیاحت دینوی دانشمندی کے لیے نہایت ضروری ہے لیکن بیرون ملک ہند کے سیاحت کو مرہٹون نے حرام کیا قرار دیا تھا۔ علیٰ ہذا اپنے ملک مین سفر کرکے وہان کے حالات سے واقف ہونا یا غیرون سے صنعتی و حرفت کی تعلیم حاصل کرنا یہہ کام بھی مرہٹون نے نہین کیا اس کے باعث کار آمد چیزون کے لیے دوسرون پر انحصار کرنا پڑا۔ سلطنتی حکومت کے زعم مین اُس وقت کے مرہٹون کو ہمارے مانند ملکی اصول کی ضرورت محسوس نہین ہوئی ہو۔ لیکن رفتہ رفتہ یہہ اُن پر اچھی طرح ظاہر ہو گیا کہ انہی خامیون کے باعث وہ دوسرون کے محتاج بنکر رہنے پر مجبور ہین۔ دراز فاصلہ پر زد کرنے والی توپین اور بندوقین۔ ابدار تلوار۔ کٹھار قطب نما۔ دوربین وغیرہ جنگ کے کار آمد اشیاء۔ علیٰ ہذا۔ گھڑیال کانچ کے ہانڈیان لالٹین اور شیشہ آلات۔ بلوری ائینہ عمدہ ریشمی پارچہ۔ قلم چھین ململ وغیرہ روزمرہ کی ضروری اور کار آمد اشیاء کے لیے انگریز۔ چین اور مسلمانون کے دست نگر بنکر رہنا ہوتا۔ غیر ممالک کے تجار مرہٹون سے مال کے خرید و فروخت کرنے مین مالا مال بن جاتے تھے۔

مرہٹہ شاہی مین تعلیم کا طریقہ زمانہ حال سے بالکل جداگانہ تھا اگر یہہ کہا جائے تو بجا ہوگا کہ پبلک کے زیر نگرانی تعلیم دلانے والے درس گاہین اُس وقت موجود نہین تھے۔ روزانہ دنیوی کار آمد اُمور کے متعلق تعلیم دینے کے غرض سے مدارس اور بید شاستر و سائنس کی تعلیم دینے کی غرض سے شاستری پنڈتون کے مکانات پر مدارس رہا کرتے تھے (پنتوجی) مدرس کو اداد اسیاد پونم و دیگر تہوار کے

سو معلوں پر شاگرد کچھ بطور نذر دیا کرتے تھے۔ لیکن پاٹ شالہ کی تعلیم عموماً بلا معاوضہ مفت دیجاتی تھی۔ صرف یہی نہیں بلکہ پنڈت شاستری جو خوش حال تھے وہ طالب علموں کو اپنے گھروں میں مفت کھانا بھی کھلاتے تھے جو شاگرد عالم و فاضل ہو جاتے تھے وہ شاگرد فخر کے ساتھ گورو مہاراج کا نام بیان کرکے گورو مہاراج کے خاندان کا سلسلہ بطور یادگار قایم رکھتے تھے اور شاگرد سے اس قدر معاوضہ کا ملنا کافی سمجھا جاتا تھا گو مناسب سرکاری مدارس قایم نہیں کیے گئے تھے بریں ہمہ عالم فاضل شاستری پنڈتوں کو سالانہ وکشنا کے علاوہ اراضیات بطور انعام عطا کیے جاتے تھے اس طریقہ سے خزانہ شاہی سے تعلیم کے بارے میں بلاواسطہ امداد دیجاتی تھی۔ ان شاستریوں کو اس قسم کے انعامات عطا کیے جانے کا حال داخلہ جات اور دیگر کاغذات سے برآمد ہوتا ہے اور عطا کا مقصد بھی پیش نظر ہوتا تھا کہ ان عطیات سے فایدہ اٹھاکر فارغ البالی کے ساتھ عبادت الہی کرکے راجہ صاحب کے فلاح و بہبودی کی دعائے خیر کرتے رہیں اس قسم کے فرقے اُس زمانہ میں بہت سے موجود تھے جو صرف مذہبی طریقہ سے زندگی بسر کرکے مذہبی کتب کی مطالعہ کرتے ہوے اپنے شاگردوں میں اپنا تمام وقت گذارتے تھے۔ بید شاستر کے تعلیم اور پنڈت گری کی تعلیم کے چھوٹے بڑے دار العلوم خاص خاص تیرتھ گاہ اور مقدس مقامات میں موجود تھے اور ان سب کا صدر دار العلوم بنارس میں موجود تھا۔ اتفاق زمانہ سے بنارس۔ الہ آباد اور گیا وغیرہ شمالی ہند کے حصہ میں کے نامی گرامی مقدس مقامات اکثر و بیشتر دیگر اقوام کے زیر حکومت رہے اور مرہٹوں نے اپنے

حکومت کے عروج کے زمانہ مین اُن مقدس مقامات کو دیگر اقوام سے لیکر اپنے قبضہ مین لینے کی کوشش کی تھی۔ لیکن اس مین اُنکو کامیابی حاصل نہ ہوئی۔ بریں ہمہ علم کے نظر سے بنارس اور مہاراشٹر کا تعلق مسلسل تین چار صدی تک رہا۔ بنارس کے شہرت یافتہ پنڈتون سے منجملہ دکھشی پنڈت بہت نہایت مشہور تھے۔ علم سنسکرت کو دوبارہ وجود مین لانا اس عنوان سے مشہور مرہٹی اخبار کیسری مقام پونہ سنہ ۱۹۱۱ء مین بنارس کے دکھنی پنڈت کے خاندان کے حالات مین جو مضمون شایع ہوا ہے اُس کے مطالعہ سے تفصیلی واقعات معلوم ہونگے۔ غرض اس زمانہ مین شیواجی کی منظوری سے بید شاستر کی تعلیم دینے کا کام برہمنون سے متعلق تھا۔ انگریزی انگریزون کے ذریعہ سے حاصل ہونے سے موجودہ زمانہ مین اب ہم کو اصول فرقہ بندی تسلیم نہین ہے مگر قدرتی طور پر فرقہ بندی موجود تھے اور اُس کے متعلق فی زمانا جو رائے ہے وہی صحیح اور صایب سمجھی جاتی ہے لیکن یہ باتین ہمیشہ کے لیے ایک ہی طرح نہین رہ سکتے اس لیے کہ زمانہ ماقبل مین یہی آجکل کے خیالات کے مانند اگر کچھ لوگ موجود ہوتے تو اُن کی رائے آجکل کے لوگون کے مانند ہرگز نہ ہوتی۔ رایون مین جو اختلاف ہوا کرتا ہے وہ ندی کے اُس ریڑے کے مانند ہے جو روانی آب کے باعث ہر وقت اپنی شکل بدلتا رہتا ہے شیواجی کے دلمین اگر یہ خیال پیدا ہوتا کہ برہمنون کو نیست و نابود کرین تو مہاراج مرتبہ رانداس کے یہان وہ حاضر ہو کر ان کو اپنا گورو جی بناکر اُن کی خدمت گذاری بجالانے کی اُن کو کوئی مجبوری نہ تھی۔ اصل یہ ہے

شیواجی مہاراج نے تمام امور بید کے احکام کے بموجب ادا کرنے کا ارادہ کیا تھا چنانچہ تخت نشینی کے قبل اس نے اپنی رسم زنار بندی ادا کرائی ویدک تعلیم کا اثر اس کے دل پر شدت سے ہونے کے باعث تخت نشینی کا رسم قدیمی طریقہ پر بموجب احکام وید بلا کم وکاست منانے کا اس کو جو خیال ہوا اس کا کوئی تعجب نہیں ہے لیکن ایک طرف سے وید کی عظمت کو تسلیم کرتے ہوئے دوسرے طرف سے برہمنوں کی مذمت کرنا اس قسم کی عادت جو آجکل کے (کھتری) مرہٹوں میں پائی جاتی ہے اسطرح کا کام شیواجی نے نہیں کیا تھا۔ مرہٹے (کھتری) برہمن وغیرہ یہہ الفاظ ایسے ہیں کہ سابقہ تعلقات کے لحاظ سے ایک دوسرے سے دائمی طور پر وابستہ ہیں۔ یہہ ممکن ہے کہ مذہبی اصول فرقہ بندی کو مجموعی حیثیت سے کوئی تسلیم نہ کرے لیکن انتظام کا ایک جز جو ان کے کارآمد ہو اس کو لیکر اس کے دوسرے جزو کو خارج کر دینا اس کے لیے غیر ممکن ہے مرہٹوں (کھتریوں) کی عظمت کی بنا جس اصول فرقہ بندی کے باعث ہے اس کے بدولت برہمنوں کو ایک مخصوص رتبہ حاصل ہوتا ہے اور اس زمانہ حکومت کے مرہٹوں (کھتریوں) کا یہہ خیال رہا ہے کہ خود کو کھتری کے نام سے ممتاز کرکے برہمنوں کی عزت ووقعت رکھا کرتے تھے اور برہمنوں کو اپنا گرو قرار دیکر اصول فرقہ بندی کے لحاظ سے مرہٹے لوگ بقیہ دیگر فرقہ جات کے مقابلہ میں اپنی عزت کو بڑھاتے تھے۔ عام طور پر تمام ملک مرہٹہ شاہی میں مرہٹوں کے فرقہ بندی کے تعلق کے لحاظ سے برہمنوں کی اپنی عزت ووقعت رکھی جاتی تھی اور اس قسم کے لوگوں میں سب سے پہلے درجہ میں شیواجی مہاراج کا نام لیا

جا سکتا ہے۔ اس طرح مرہٹہ شاہی کے کھتری لوگ برہمنون کی پاسداری
کرنے کے وجہ سے زمانہ پیشوا کے برہمنون سے نے خود پرستی اگر کی ہو تو کوئی
تعجب خیز بات نہین ہے۔ اس تمام وضاحت کے بعد یہہ ثابت ہوتا ہے
کہ مرہٹے شاہی مین تعلیم پانے کی ذمہ داری اصول فرقہ بندی کے لحاظ سے
برہمنون پر عاید ہوتی ہے اور اُنہون نے اس ذمہ داری کو بخوبی انجام
دینے کے باعث دربار شاہی سے تعلیم کے متعلق خیراتی عطیات اکثر
و بیشتر برہمنون کو ہی عطا ہوا کرتے تھے۔ بریں ہم اس بارے مین برہمنون
کے شکمی فرقہ جات کے متعلق کسی خاص قسم کی پاسداری کرنا زمانہ
پیشوا مین ظہور مین نہین آیا۔ بنارس سے رامیشور تک پیشوا کے جانب
سے خیراتی عطیہ دیے جاتے تھے اور ماہ ساون مین تمام ہندوستان
مین دراوڑی برہمنون کے علاوہ پنچ گوڑ برہمنون کو بھی عطیہ ملا کرتا
تھا۔ علم بید کی تعلیم کو قطع نظر رکھا جاسکے تو فرقہ بندی کی تفریق کا سلسلہ
بھی باقی نہین رہتا۔ مرہٹہ شاہی مین اسلامی فقرہ و اولیا اور اُن کے
مقدس عبادت گاہون کو خیرات دیے جاتے تھے۔ علی ہذا اگر کوئی جہان
ہیونک حکمت اور جراحی کے پیشے اختیار کر کے ملک کی خدمت بجا لائے
سبیل اب کی غرض سے باولی کندہ کرائے یا سایہ کی غرض سے راستون
پر سایہ دار درخت لگوائے یا مسافرون کے لیے راستے پر امداد خانے
قایم کرین تو ایسون کو بلا تخصیص قوم و ملت انعامات عطا کیے جاتے تھے
روزنامچہ شاہو و روزنامچہ نانا صاحب مین ان لوگون کے نام اراضیات
انعامی عطا کیے جانے کا داخلہ برآمد ہوتا ہے۔
سید داؤد بن سید داول حکیم و جراح پرگنہ چھوٹا ایک حکیم ساکنہ

وسائی۔ راج محمد جراح حکیم۔ حکیم پانڈورام جی نرہر سکنہ پاگلانہ۔ بھوانی شنکر وید ساکن گجرات۔ فرہاد بیگ حکیم سکنہ ریلو وغیرہ۔ میر ابو طالب سکنہ سورت وغیرہ کے نام اراضیات انعامی عطا ہوئے تھے۔ علیٰ ہذا القیاس کاروبار میں قومی فرقہ بندی کی تفریق کو نمایاں طور پر جایز نہیں رکھا جاتا تھا۔ ہر ایک فرقہ کے لیے خاص پیشہ مخصوص کیا جاتا تھا اور اس سے خود بخود یہہ ثابت ہوتا ہے کہ ہر ایک پیشہ کے لیے جو ترغیب و تحریک ہوا کرتی ہے وہی ترغیب آگے چلکر اُس فرقہ کے لیے مخصوص ہو جاتی تھی

ضمیمہ

۱- مہادیو گووند رانڈے راو بہادر جج ہائی کورٹ بمبئی ۱۸ جنوری ۱۸۴۲ء روز سہ شنبہ کو قصبہ نپہاڑ ضلع ناسک مین پیدا ہوئے - ۱۸۵۸ء مین الفنسٹن کالج بمبئی مین داخل ہوئے ۱۸۵۹ء مین انٹرنس کا اور ۱۸۶۱ء مین الیف - اے - کا اور ۱۸۶۲ء مین بی اے کا ۱۸۶۴ء مین ایم - اے کا امتحان پاس کیا - ۱۸۶۵ء مین یونیورسٹی کے فیلو بنائے گئے ۱۸۶۶ء مین ایل - ایل - بی کی ڈگری حاصل کی - ۱۸۷۱ء مین ایڈوکیٹ کا امتحان پاس کیا - ۱۸۶۷ء مین محکمہ تعلیم مین مرہٹی زبان کے مترجم ہوئے اور اسی اثناء مین ریاست اکل کوٹ کے کاروباری ہوئے - چند روز ریاست کولہاپور مین نائب جج رہے - ۱۸۶۸ء سے ۱۸۷۱ء تک الفنسٹن کالج مین پروفیسر رہے - ۱۸۷۱ء مین مارچ سے جولائی تک بمبئی مین مجسٹریٹ رہے اس کے بعد سبارڈنیٹ جج مقرر ہو اور پونہ مین تعینات ہوئے - ۱۸۸۱ء مین بمبئی پریسیڈنسی کے مجسٹریٹ ہوئے ۱۸۸۴ء مین پونہ کے جج ہوئے اور ۱۸۸۵ء مین ڈاکٹر پالن کے جانشین ہوئے - ۱۸۹۳ء تک ہائی کورٹ بمبئی کے جج رہے - ۱۸۹۳ء مین گورنر بمبئی کے کونسل کے ممبر ہوئے اخیر دم تک ہائی کورٹ کے جج رہے - ۱۶ جنوری ۱۹۰۱ء روز چہارشنبہ کو رات کے ۱۰ بجے بمقام بمبئی انتقال کیے - آپ کی رحلت کے رسومات نہایت دھوم دھام سے منائے گئے بڑے علم دوست تھے

مطالعہ کتب کا ازحد شوق تھا روزانہ کم از کم ۱۰۰ سے ۲۰۰ صفحہ کا مطالعہ عمر کے دم تک کیا کرتے تھے اور جو کتاب دیکھ لیتے اُس کا نوٹس ضرور لکھتے

۲ - گرانٹ ڈف - جی - سی - ایس - آئی - سنہ ۱۸۲۹ء مین پیدا ہوئے ان کی تعلیم ایڈنبرہ کی آکسفورڈ مین ہوئی جہان سنہ ۱۸۵۰ء مین امتحان بی - اے مین کامیاب ہوئے اور ایم - اے کی تعلیم سنہ ۱۸۵۳ء مین ختم کی سنہ ۱۸۵۴ء مین امپیریل مجلس مین داخل ہوئے - ہوس آف کامنس مین ان کا داخلہ سنہ ۱۸۵۷ء کے ماہ ڈسمبر مین ہوا - ان کی شادی سنہ ۱۸۵۹ء مین ہوئی تھی سنہ ۱۸۶۸ء مین ان کا تقرر خدمت نائب وزیر ہند پر ہوا - اور مسٹر گلاڈسٹن کے زوال حکومت یعنی ماہ فروری سنہ ۱۸۷۴ء تک اس خدمت پر کارگذار رہے - جب مسٹر گلاڈسٹن کی دوبارہ حکومت کا قیام ماہ مئی سنہ ۱۸۸۰ء مین ہوا تو مکرر ان کا تقرر خدمت انڈر سکرٹری آف اسٹیٹ نوآبادیات پر ہوا - خدمت مذکورہ اور پارلمنٹ کے خدمت کا استعفا جولائی سنہ ۱۸۸۱ء مین داخل کیا اس لیے کہ صاحب موصوف کا تقرر خدمت گورنر صوبہ مدراس پر بجائے مسٹر ولیم پیاٹرک اڈہم ہوگیا تھا سنہ ۱۸۸۶ء مین خدمت مذکور کا استعفا بھی داخل کیا - صاحب موصوف لارڈ ریکٹر یونیورسٹی اف ابرڈین سنہ ۱۸۶۶ء سے سنہ ۱۸۷۲ء تک رہ چکے - ان کی تصنیفات تاریخ مرہٹہ یوروپین پالٹکس کے اصول - المحس الحسن - سیاسی دورہ وغیرہ وغیرہ موجود ہین -

۳ - سر رابرٹ کلایو کی تاریخ پیدائش ۲۹ ستمبر سنہ ۱۷۲۵ء ہے اٹھارہ سال کی عمر مین کمپنی کی محرری کی حیثیت سے مدراس آئے - ان کو

تجارتی کمپنی کے محرری سے بیحد بیزار تھا حتی کہ خودکشی کے لیے پستول
لگا کر لیے تھے اور باوجود کوشش کے خودکشی مین کامیاب نہ ہوسکے
تو اس قصد سے باز آنے کا عہد کر لیا سنہ ۱۷۴۴ع مین ہندوستان آنے
کے تین سال بعد مسٹر موصوف نے تجارتی پیشہ کو ترک کر کے فوجی
ملازمت اختیار کی جہان وہ کپتان بنائے گئے سنہ ۱۷۵۱ع مین ترچناپلی کے
محاصرہ کے وقت مرہٹون کے امداد سے فرنچ کے بہت سارے
مقبوضہ مقامات حاصل کرنے مین کامیاب ہوئے۔ اپنی ماتحتی کے
۳۰۰ سپاہی اور ۲۰۰ سو گورون کے ساتھ انہون نے ہزارہا سپاہیان
غنیم کے ساتھ مقابلہ کر کے ان کو پسپا کیا سنہ ۱۷۵۳ع مین خرابی صحت
کے باعث ولایت واپس ہوئے سنہ ۱۷۵۵ع مین لفٹنٹ کرنل
کی حیثیت سے قلعہ سنٹ ڈیوڈ کے گورنری پر ولایت سے
ہندوستان کو پھر آئے۔ ۲۳ جون سنہ ۱۷۵۷ع مین پلاسی کی لڑائی مین
بمقابلہ نواب سراج الدولہ عظیم الشان فتح پائی اور اس وجہ سے انگریزون
کی حکومت صوبہ بنگال مین قایم ہوئی۔ سنہ ۱۷۶۰ع مین ولایت واپس
ہوئے اور وہان لارڈ بنائے گئے سنہ ۱۷۶۵ع مین ہندوستان
کی خرابیون کی درستی کے لیے ہندوستان آنا پڑا سنہ ۱۷۶۷ع مین
ولایت واپس ہوئے تو اکثر لوگ ان کے مخالف ہوگئے اور
ان کے بیجا حکومت کے استعمال کی نسبت ہوس آف کامنس مین
مباحثہ ہو کر ۲۲ مئی سنہ ۱۷۷۳ع کو ہوس مذکور نے یہ تصفیہ کیا کہ
صاحب موصوف نے ملکی خدمات خوبی کے ساتھ انجام دیے ہین
افیون کی کثرت استعمال اور پبلک کے نکتہ چینیون کی وجہ سے

ان کی صحت پر بُرا اثر ہوا ۔ اور ۲۲ ۔ نومبر ۱۷۷۴ء کو ان کا انتقال ہوا

۳ ۔ وارن ہسٹنگس کی پیدایش ۱۷۳۲ء مین ہوئی ۔ ان کی تعلیم وسٹمنسٹر اسکول مین ہوئی ۔ ۱۷۵۰ء مین ایسٹ انڈیا کمپنی کے محرری ان کا تقرر ہوا ۔ چودہ سال تک ہندوستان مین قیام کر کے ولایت واپس ہوئے ۔ چونکہ اُن کی قابلیت قابل قدر تھی اس لیے مدراس کونسل مین دوسرے درجہ کے رکن بنائے گئے اور ۱۷۷۲ء مین بنگال کے گورنر جنرل کے عہدہ جلیلہ پر رونق افروز ہوئے ۔ حیدر علی وغیرہ کے ساتھ اُنھون نے جو برتاؤ کیا اُس کی نسبت برک صاحب نے پارلیمنٹ مین مباحثہ شروع کیا اودھ کی بیگم اور بنارس کے باشندے اور رعایا پر جو مظالم کیے گئے اُنکی تحقیقات ۱۳ ۔ فروری ۱۷۸۸ء کو آغاز ہوئی آخر ماہ اپریل ۱۷۹۵ء مین الزامات سے اُن کو بریت ملی ۔ ان کو تعلیم کا بڑا شوق تھا ۔ اور چند کتب انکی تصنیف سے ہین ۔ ان کا انتقال ۲۲ ۔ اگسٹ ۱۸۱۸ء کو ہوا ۔

۵ ۔ مہاراشٹر ۔ ملک مرہٹا کو کہتے ہین ۔ یہ لفظ سنسکرت ہے ۔ مہا کے معنی بڑا اور راشٹر کے معنی ملک ۔ چونکہ یہ بڑا ملک ہے اس لیے اُس کو مہاراشٹر کہتے ہین ۔

۶ ۔ فینکس ایک پرندہ ہے ۔ زمانہ سابق مین مغربی لوگون کا خیال تھا کہ یہ پرندہ مر کر پھر پیدا ہوتا ہے ۔

۷ ۔ اہیراون پاتال کا راجہ تھا ۔ راون اور مہاراجہ رامچندر جی کے لڑائی مین جب رام چندر جی کے ہاتھ سے میگھ ناد اور کمبھ کرن کے مرجانے پر راون نے گھبرا کے اہیراون سے استمداد کی تو اہیراون رام چندر جی

اور لکشمن جی کو سوتے ہوے دیکھکر پاتال مین لے گیا۔ ہنومان جی پتہ لگاکر دونون کو واپس لائے۔

۸۔ نانا پھڑنویس کا اصلی نام بالاجی اُن کے والد کا نام جناردھن اور والدہ کا نام رکھابائی تھا۔ ان کے والد کا انتقال پانی پت کی لڑائی مین ہوا۔ یہہ بڑے شجیع تھے۔ نانا پھڑنویس شکے (۱۶۶۴) دورمتی نام سونچھر ماگھ بدی (۱۲) شکروار کو پیدا ہوے اور شکے (۱۶۷۹) مین معرکہ سری رنگ پٹن مین پیشوا کے ساتھ شریک تھے۔ نانا کو پندرہ وین سال پھڑنویسی کی (فردنویسی) خدمت سرفراز ہوئی۔ یہہ بڑے مدبر اور مشہور شخص تھے ان کی لیاقت پہ دربار پیشوا کو ناز تھا آخر زمانہ مین یہہ قلعہ احمدنگر مین مقید ہوے۔ یتی پھاگن بدی (۳) روز پنجشنبہ شکے (۱۷۲۱) م ۱۳۔ مارچ سنہ ۱۸۰۰ء کو انتقال کیے۔

۹۔ شیواجی ۷۔ اپریل سنہ ۱۶۲۷ء کو قلعہ شیونیر مین جو پونہ کے قریب واقع ہے پیدا ہوا۔ شیواجی کے باپ کا نام شاہ جی اور والدہ کا نام جی جی بائی تھا۔ شاہ جی سلطنت بیجاپور عادل شاہی کا سردار تھا۔ پونہ اُس کی جاگیر تھی۔

شیواجی کی تعلیم پونہ مین دادو جی کے نگرانی مین ہوئی جو پونہ کے انتظام کے لیے مقرر تھا۔ شیواجی کا رجحان کم سنی سے سپاہ گری کی جانب تھا۔ سنہ ۱۶۴۶ء مین اس نے قلعہ تورنا کو فریب سے حاصل کیا اور بعدہ راج گڑہ پہ قبضہ کیا۔ سنہ ۱۶۴۸ء مین عادل شاہی سلطنت کا خزانہ لوٹا۔ سنہ ۱۶۵۳ء تک کلیان سے لیکر نربدا تک کا کل ملک اپنے قبض و تصرف مین کرلیا۔ اس وجہ سے اس کا باپ شاہ جی بیجاپور



Nana Fadanavis.

نانا پھڑنویس



Shivaji.

O. s. p. p.

سیواجی

مین مقید ہوا۔

شاہجہان نے شاہ جی کی رہائی کرائی اور شیواجی کو پنجہزاری عہدہ دربار عادل شاہی سے سرفراز ہوا۔

شیواجی نے تسخیر ملک کی کوشش کی تو اُس کے تنبیہ کے لیے عادل شاہ نے افضل خان کو روانہ کیا جس کو شیواجی نے دھوکہ سے قتل کیا۔

شائستہ خان سردار مغلیہ نے شیواجی سے پونہ کو حاصل کیا تھا۔ مگر پھر شیواجی نے حکمت عملی سے پونہ پر قبضہ کر لیا۔ سنہ ۱۶۶۴ء مین شاہ جی مر گیا اور شیواجی نے اپنی سلطنت کو استحکام کے ساتھ آزادانہ قائم کیا اور راجہ کا خطاب اختیار کر کے اپنے نام کا سکہ جاری کیا۔ سنہ ۱۶۶۶ء مین عالمگیر اورنگ زیب نے راجہ جے سنگھ کو بھیجکر شیواجی کو دہلی لا کر قید کیا جہان سے شیواجی موقع پا کر فرار ہوا۔ اور ماہ دسمبر سنہ ۱۶۶۶ء مین رائے گڑھ کو واپس آیا۔ ۱۵۔ اپریل سنہ ۱۶۸۰ء کو (۵۳) سال عمر مین بمقام رائے گڑھ شیواجی کا انتقال ہوا۔ اور اُس کا بیٹا سمبھاجی جانشین ہوا۔

۱۰۔ کاویہ اتہاس سنگرہ۔ مرہٹی زبان مین ایک تاریخی کتاب ہے۔

۱۱۔ سمبھاجی۔ شیواجی کا بڑا بیٹا تھا اور ناخلف تھا اس لیے شیواجی نے اپنی جانشینی کے لیے چھوٹے بیٹے راجہ رام کو منتخب کیا تھا۔ شیواجی کے انتقال کے بعد شکے (۱۶۰۲) مین راجہ رام تخت نشین کرایا گیا مگر سمبھاجی نے چالاکی سے فوجی لوگون سے اتفاق کر کے ریاست حاصل کی۔ شکے (۱۶۱۰) مین بادشاہ اورنگ زیب کے لشکر نے ماہ اگست سنہ ۱۶۸۹ء مین بمقام تولاپور سمبھاجی کو بڑی تکلیف [illegible]

قتل کروایا۔

۱۲۔ مادھوراو بلال پیشوا۔ اس کو مادھوراؤ اول بھی کہتے ہین۔ انکی
پیدایش شکے (۱۶۶۳) مین ہوئی اور شکے (۱۶۸۳) مین یہہ پیشوا ہوکر
یہہ بڑے عمدہ پیشوا تھے۔ اور اُن کی بیوی رمابائی یہہ نہایت نیک بخت
عورت تھی۔ اس کے عمل مین رام شاستری (مہاودھش) جیسا عادل تھے
یہہ شکے (۱۶۹۴) مین مرض دق سے فوت ہوئے اور ان کی بیوی اُن کے
ساتھ (ستی) جل کر مرگئی۔ ان کا انتقال پیشوائی کے لیے افسوسناک سانحہ

۱۳۔ سوائی مادھوراو پیشوا۔ نارائن راؤ پیشوا کے فرزند تھے
نارائن راؤ کے قتل کے بعد یہہ نارائن راؤ کی بیوی گنگا بائی کے
بطن سے شکے (۱۶۹۶) مین ماہ ادہک بیساکھ بدی (۵) کو پیدا ہوکر
پیشوا ہوئے اور (۲۰) سال تک زندہ رہکر شکے (۱۷۱۷) اشون شدی
۱۵ کو انتقال کیا۔ انتقال سے پہلے بیمار تھے اور ایک دوروز
قبل انتقال یہہ بالاخانہ سے حوض کے فوارے پر گر پڑے تھے۔

۱۴۔ کھرڑا۔ یہہ قصبہ تعلقہ کرمال ضلع سولاپور مین واقع ہے وصول
چوتھ کے بارے مین نواب میر نظام علی خان آصفجاہ ثانی غفران مآب
اور مرہٹون مین بتاریخ ۱۴ شعبان سنہ ۱۲۰۹ھ م ۱۵ مارچ سنہ ۱۷۹۵ء کو جنگ کا
آغاز ہوا تھا۔

۱۵۔ باجی راؤ ثانی پیشوا۔ شکے (۱۶۹۶) مین بمقام قلعہ دھار پیدا ہوئے
اس کے باپ کا نام رگھوناتھ راؤ اور والدہ کا نام انندی بائی تھا۔ یہہ
بڑا نالائق تھا اُس نے پیشوائی کا خاتمہ کر دیا اور انگریزون کا پنشن خوار
بنکر مرتے دم تک بتور مین مقیم رہا اور شکے (۱۷۷۳) مطابق سنہ ۱۸۵۲ء



٣

Shri Savai Madhavrao Peshwa.

C.s. p. p.

سری سوائی مادہو راو پیشوا



Mahadjee Shinde.

C. s. p. p.



Peshwa Madhavrao the I st.

C. s. p. p.

پیشوا مادہو راو - اول

[illegible]

مین انتقال کیا۔

۱۶۔ مہادجی سندھیا۔ رانوجی سندھیا کا لڑکا تھا۔ اس کی پیدایش ایک داشتہ سے ۱۷۳۲ء مین ہوئی تھی یہہ پانی پت کے جنگ مین لنگ ہوے۔ یہہ بڑے بہادر اور لایق تھے شکے (۱۷۱۶) م ۱۲ فبروری ۱۷۹۴ء کو قریب پونہ کے موضع وان واڑی مین انتقال کیا اور یہہ مسلم ہے کہ فوجی نظر سے مرہٹہ شاہی سلطنت کا عظیم الشان ستون تھا

۱۷۔ اپا صاحب بھوسلے ۱۸۱۶ء مین بعد قتل پرسوجی یہہ ریاست ناگپور کا راجہ تھا۔ اُس نے انگریزون سے معاہدہ کر کے اُن کے فوج کو اپنے پاس تعنات کر لیا۔ باجے راؤ پیشوا اور انگریزون مین جب جنگ شروع ہوئی تو اُس نے انگریزون کے چھاونی پر حملہ کیا اور اُس مین اس کو شکست حاصل ہوئی بعد وہ انگریزون کا مطیع ہوا

۱۸۔ نارایں راؤ پیشوا۔ بالاجی باجی راؤ عرف ناناصاحب کے فرزند تھی یہہ شکے (۱۶۹۴) مین پیشوا ہوے آٹھ ماہ تک پیشوائی کیے اُنکی چچانی اننہ ی بائی نے ۳۰ اگست ۱۷۷۳ء کو قتل کر دیا۔

۱۹۔ باجی راؤ اول ۱۶۹۵ء مین بمقام سہپا در دکھن پیدا ہو اور ۱۷۲۰ء مین ستارہ آئے یہہ سلطنت مرہٹہ کے دوسرے پیشوا تھی باجی راؤ نے پیلاجی راؤ جادھو کے ساتھ ۱۷۱۳ء مین مقابلہ کیا اور یہہ ان کا فوجی ملازم تھا ان کے والد بالاجی وشوناتھ کا انتقال ۱۷۲۰ء مین ہوا۔ اور ۱۷۲۰ء مین ماہ مئی باجی راؤ کو خلعت پیشوائی عطا ہوئی ۱۷۲۸ء مین باجی راؤ نے سرکار دکھان سے صلاح کر لی اور کرناٹک کے جنگ مین فتح پائی۔ سب پیشواؤن مین یہہ بڑے

بہادر تھے اور ان کے زمانہ مین دربار پیشوائی کی بڑی رونق تھی۔ ۲۸۔ اپریل سنہ ۱۷۴۰ء کو ان کا انتقال ہوا۔

۲۰۔ سداشیو راو بھاو پیشوا۔ یہہ باجی راو اول کے بھتیجے اور چمناجی اپا کے فرزند تھے۔ یہہ بڑے مدبر تھے۔ مگر فوجی کامون سے نا اہل تھے پانی پت کے جنگ مین ان کا انتقال ہوا۔

۲۱۔ پانی پت۔ صوبہ پنجاب مین دہلی سے شمال مین ۵۹ میل کے فاصلہ پر ایک قصبہ ہے جہان پر پیشوا اور احمد شاہ درانی مین سنہ ۱۷۶۱ء مین جنگ ہوئی تھی مرہٹون کو شکست ہوئی اور ان کی قوت ٹوٹ گئی۔

۲۲۔ ڈیبائین یہہ ملک سارڈینیہ واقع یورپ کا باشندہ تھا اول بادشاہ فرانس اور بعد ازان بادشاہ روس کے یہان فوج مین ملازم رہا بعدہ وہ ہندوستان آیا۔

۲۳۔ اشونت راو ہولکر۔ یہہ توکوجی راو ہولکر کے داشتہ زادہ تھا توکوجی کے انتقال کے بعد سنہ ۱۷۹۷ء مین تخت نشین ہوا۔ اور بڑا بد اخلاق اور سخت مزاج تھا۔ اس کے بھائی وٹھوجی ہولکر کو باجی راو پیشوا نے قتل کروایا اس لیے اشونت راو نے سنہ ۱۸۰۲ء کو پونہ پر چڑھائی کر کے پونہ کو لوٹ لیا۔ نیز راجپوتانہ کو لوٹ کر وہان سے خراج وصول کیا اس لیے انگریزون نے اسپر چڑھائی کر کے سنہ ۱۸۰۴ء مین اس کو شکست دی اور اسی شکست کی وجہ سے وہ دیوانہ ہو کر سنہ ۱۸۱۱ء مین انتقال کیا۔

۲۴۔ ٹیپو سلطان۔ یہہ حیدر نایک والی سلطنت میسور کا فرزند تھا

اور سنہ ۱۷۶۲ء میں پیدا ہوا۔ اُس کے زمانہ مین انگریزون سے دو جنگ ہوئے اور اخیر جنگ مین اس کو شکست حاصل ہوئی سنہ ۱۷۹۹ء مین مقام سری رنگ پٹن مین اس کا انتقال ہوا۔

۲۵ - موسی ریمنڈ - یہہ ۲۵ ستمبر سنہ ۱۷۵۵ء کو علاقہ فرانس مین پیدا ہوا۔ پہلے پانڈیچری علاقہ فرنچ مین ملازمت اختیار کیے بعد سرکار نظام کی خدمت مین داخل ہوا۔ کہرڈے کے جنگ مین شریک تھا پانچ ہزار فوج اس کے ماتحتی مین تھی۔ ۲۵ مارچ سنہ ۱۷۹۸ء کو اس کا انتقال ہوا۔ سرور نگر کے راستہ مین جو ٹیکری موسی رحیم کے نام سے مشہور ہے وہین اس کی قبر ہے۔

۲۶ - دولت راو سندھیہ کو منظوری پیشوا اور برضامندی دیگر مرہٹہ حکمرانان مقام جام گاؤن سے لا کر ستی پھاگن سدی (۲) بروز منگل سنہ ۱۸۵۰ ف م ۳ - مارچ سنہ ۱۷۹۴ء کو مہادجی سندھیہ کے بعد گدی نشین ہو کر ریاست سندھیہ کے تخت کے مالک ہوئے۔ دولت راؤ کے باپ کا نام انندراو تھا اور انندراو تکوجی کے فرزند تھے۔ اور تکوجی مہادجی سندھیہ کے بھائی تھے جو پانی پت کے جنگ مین مارے گئے۔ بتاریخ ۲۱ - مارچ سنہ ۱۸۲۷ء (۴۸) سال کی عمر مین (۳۴) سال سلطنت کرنے کے بعد ان کا انتقال ہوا۔

۲۷ - حیدر نائک سنہ ۱۷۰۲ء مین پیدا ہوا۔ پنجاب کے فقیر کی نسل سے تھا۔ اور اس کا باپ ریاست میسور کے فوج مین رسالدار تھا۔ یہہ پہلے پہل فوج مین ایک افسر کی حیثیت سے شریک ہوا۔ میسور کے راجہ اور اُس کے دیوان مین نفاق ہوا تو

اُس نے ان دونون کو شکست دیکر سنہ ۱۷۶۱ء مین آپ وہان کا فرمانروا بنا تا دم مرگ حکومت کرتا رہا۔ ۷۔ ڈسمبر سنہ ۱۷۸۲ء کو اس کا انتقال ہوا۔

۲۸ - گوہد۔ یہہ گوالیر کے شمال مین ۲۲ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اس کو دہولپور بھی کہتے ہین۔ اور سابق مین یہہ ایک رانا کے تحت مین تھا۔

۲۹ - محمد معظم الملقب بہ شاہ عالم بہادر شاہ۔ یہہ اورنگ زیب عالمگیر کے فرزند تھے سلخ رجب ۱۰۵۳ھ م سنہ ۱۶۴۳ء کو پیدا ہوے خاندان چغتائی سے تھے۔ بعد انتقال اپنے والد کے بمقام موضع جاجیو مضاف صوبہ اورنگ آباد اپنے بھائی سے لڑائی کرکے فتح حاصل کرکے غرۂ ذیحجہ ۱۱۱۸ھ م سنہ ۱۷۰۷ء کو بمقام لاہور تخت نشین ہوے اور بعد بیمار ہوکر ۲۱۔ محرم ۱۱۲۴ھ م سنہ ۱۷۱۲ء کو انتقال کیا اور دہلی مین دفن ہوے۔

۳۰ - معاہدہ سالبائی۔ مرہٹون اور انگریزون مین یہان ماہ جنوری سنہ ۱۷۸۲ء مین پانچ شرائط مین ایک عہد نامہ مرتب ہوا۔ جس کو سندھیا نے قبول کرلیا تھا۔ لیکن نانا پھڑنویس نے اس کو منظور کرنے مین پس و پیش کیا۔

۳۱ - کالنجر۔ بوندیل کھنڈ مین یہہ مقام واقع ہے۔ شیرشاہ سور پٹھان فرمانروا دہلی یہان کے راجہ سے جنگ کرتے وقت ۱۲۔ ربیع الاول سنہ ۹۵۲ھ کو بارودت سے جلکر مرگیا۔

۳۲ - لال سونٹ۔ اجمیر کے مضافات اور ریاست جے پور مین ایک قصبہ ہے جو جے پور کے جنوب مشرق مین جے پور سے (۴۰) میل کے

فاصلہ پر واقع ہے اس مین مسلمانون جینیون اور ہندوون کے معابد کثرت سے ہین

۳۳- تکوجی راو ہولکر۔ اہلیا بائی کے موجودگی مین اُن کے انتقال پر ریاست ہولکر کا ان کو جانشین بنایا گیا۔ شکے (۱۷۰۷) سے شکے (۱۷۱۹) تک (۱۲) سال حکمرانی کی۔ اس کے دو فرزند تھے ایک کا نام کاشی راؤ اور دوسرے کا نام ملہار راو تھا۔ اس کے سوا یشونت راؤ اور وٹھوجی اُس کے داشتہ زادہ تھے۔

۳۴- سر فلپ فرانسیس سنہ ۱۷۷۴ء مین ہندوستان مین ریگیولیٹین اکٹ پاس ہوا تو اُس کے رو سے تین ممبر ولایت سے ہندوستان آئے منجملہ اُن کے یہ حیثیت ممبر یہہ بھی ایک تھا۔

۳۵- ڈیوک آف ولینگٹن۔ اس کا اصلی نام سر آرتھر ویلسلی تھا۔ یکم مئی سنہ ۱۷۶۹ء کو ایرلنڈ مین پیدا ہوا۔ سنہ ۱۷۹۹ء مین ٹیپو سلطان اور انگریزون کی جنگ مین بھی شریک رہا پھر اس کو ڈیوک آف ولینگٹن کا خطاب ملا اور وہ ہندوستان سے ولایت چلا گیا۔ یورپ اور امریکہ مین بہت سے کارہائے نمایان ظاہر ہوے از آنجملہ جنگ واٹرلو مین نیپولین پر اُس کو نمایاں کامیابی حاصل ہوئی۔ ۱۴ ستمبر سنہ ۱۸۵۲ء مین اُس کا انتقال ہوا۔

۳۶- ابو المظفر محی الدین اورنگ زیب عالمگیر۔ آپ شاہ جہان بادشاہ دہلی کے فرزند تھے ۱۱ ذیقعدہ سنہ ۱۰۲۸ھ م سنہ ۱۶۱۸ء شب یکشنبہ کو پیدا ہوے۔ ان کا تعلق خاندان چغتائی سے تھا۔ احکام شرع شریف کے نہایت پابند تھے۔ اپنے والد بزرگوار شاہ جہان کو قید کرکے یکم ذیقعدہ سنہ ۱۰۶۸ھ م سنہ ۱۶۵۷ء روز جمعہ کو بمقام احمدنگر انتقال فرمائے

اور روضہ خلد آباد صوبہ اورنگ آباد علاقہ سرکار عالی میں دفن ہوئے یہ بڑے اولوالعزم بادشاہ تھے۔

۳۷ - راجہ رام۔ یہ شیواجی کا فرزند تھا۔ شیواجی کے انتقال کے بعد اُس کا دوسرا بیٹا سنبھاجی نااہل ہونے سے اگرچہ راجہ رام کو شکے (۱۶۰۲) میں بماہ بیساکھ بدی (۴) تخت پر بٹھایا گیا لیکن سنبھاجی چند فوجی افسرون کی امداد سے شیواجی کا خود جانشین ہوا اور اُس نے راجارام کو رائے گڈھ میں قید کیا۔

۳۸ - سر الفرڈ لائل۔ یہ ۱۸۳۵ء میں بمقام انگلینڈ پیدا ہوا۔ اور ۱۸۷۳ء میں وائسرائے کے کونسل کے سکرٹری کی خدمت پر ممتاز ہوا بعد فارن سکرٹری بنایا گیا۔ اُس کے بعد ممالک متحدہ کے لفٹنٹ گورنر کی خدمت پر مقرر کیا گیا اس کے متعدد تصانیف ہیں۔

۳۹ - شاہو مہاراج ثانی۔ شیواجی کے پوتے کا نام شاہو مہاراج تھا اور یہ شاہو مہاراج ثانی کے نام سے موسوم تھے۔

۴۰ - بالاجی باجی راؤ پیشوا عرف نانا صاحب۔ شکے (۱۶۴۲) میں پیدا اور شکے (۱۶۶۲) میں پیشوائی کی خدمت سے سرفراز ہوئے۔ آپکے کارگذاری سے شاہو مہاراج چھترپتی نہایت خوش تھے اور پیشوائی کے کل اختیارات آپ کو عطا کیے۔ انہیں کے زمانہ میں سنہ پانی پت اور پانی پت کی جنگ افغانوں سے ہوا۔ اسی جنگ میں ان کے فرزند وشواس راؤ کام آئے۔ اسی غم میں انہوں نے پونہ میں پربتی کے مندر میں انتقال کیا۔

۴۱ - سنگمیر یہ موضع [illegible] میں واقع ہے۔ باجی راؤ [illegible]



Shrimant Nanasahib Peshwa.

سری منت نانا صاحب پیشوا

پیٹن لیکر تھیمبی قیام کیا تھا۔

۴۲۔ رگھوناتھ راؤ عرف دادا صاحب پیشوا پسر باجی راؤ اول کے فرزند اور باجی راؤ ثانی کے والد تھے ان کو راگھوبا بھی کہتے تھے یہ بہت بڑے بہادر اور جنگجو تھے ہر موقع پر ان کی فتح ہوتی تھی لیکن انہوں نے اپنی بیوی کے اصرار سے نارائن راؤ کا قتل کرایا۔ اس لیے بہت بدنام ہوئے۔ اگرچہ انہوں نے انگریزون کو چوتھ دینا قبول کیا لیکن اس سے کچھ فائدہ نہیں ہوا بلکہ یہی سبب پیشوائی کے خاتمہ کا موجب ہوا۔ انکا انتقال آخر ۱۷۸۳ء میں ہوا۔

۴۳۔ برہمیندر سوامی ۱۶۴۹ء مین بمقام دودھی واڑی واقع ملک بہار پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا نام مہادیو بھٹ اور والدہ کا نام اوما بائی تھا۔ ان کا ابتدائی نام وشنو تھا۔ آپ کی والدین صغر سنی ہی مین انتقال کر گئے بچپن مین مذہبی تعلیم پائی اور بارہ سال تک عبادت مین مشغول رہے اس کے بعد بنارس گئے وہان گیانیندر سوامی کے زیر تعلیم رہے اور گورو مہاراج کے ایما سے سنیاسی ہوئے برہمیندر سوامی نام رکھا گیا بعد مین راجیشور گئے اور پرشرام چھیتر مین مقیم ہوئے بالاجی وشوناتھ پیشوا اول سوامی جی کے بڑے معتقد تھے ۱۷۰۸ء مین شاہو چھترپتی بھی ان کے معتقد ہوئے۔ سوامی مہاراج کو مندرون کی تعمیر کا بڑا شوق تھا جب سوامی کے مندرون کو حبشیون سے تکلیف پہونچنے لگی تو سوامی جی بالائے گھاٹ روانہ ہوئے اور دھاوڑسی مین مقیم ہوئے۔ بالاجی پیشوا نے بھی سوامی جی سے (اپدیش) بیعت حاصل کیا۔ سوامی جی اگرچہ تارک الدنیا تھے لیکن آپ کو مندر

باولیان اور مسافر خانون کے تعمیر کا اور درختون کے نصب کرانے کا
بڑا شوق تھا اور جو خیرات اُن کو ملتی تھی اُسی سے یہہ سب امور انجام
پاتے تھے۔ سوامی جی ساون کے مہینے مین مراقبہ مین رہتے تھے اور
اُس سے فارغ ہونے کے بعد برہمنون کو کھانا کھلاتے اور خیرات کرتے تھے
۲۷۔ جولائی ۱۸۴۵ع کو رود کشنا کے کنارے آپ کا انتقال ہوا۔

۴۴۔ پرشرام بھاؤ پٹوردھن۔ آپ کے والد کا نام رامچندر راؤ تھا
جن کا انتقال سنہ (۱۷۷۱) مین ہوا۔ والد کے انتقال کے وقت
ان کی عمر (۱۰) سال کی تھی اگرچہ یہہ تعلیم وغیرہ سے فارغ نہین ہوئے تھے
لیکن خردسالی سے ہونہار تھے۔ خانگی طور پر کچھ ابتدائی تعلیم حاصل
کرکے اپنی عمر کے (۱۴) وین سال اس معرکہ مین شریک ہوئے جو
ساونور کے نواب اور پیشوا کے ساتھ ہوا۔ معرکہ مذکور مین پٹوردھن
نے اپنی مردانگی کا جوہر دکھایا اُس سے پیشوا بہت خوش ہوئے
اکثر اوقات انہون نے فوجی نمایان خدمات انجام دیے اُس کے
صلہ مین جاگیرات سے سرفراز ہوئے۔ چنانچہ ان کا خاندان اب تک موجود ہے

۴۵۔ باپو گوکھلے۔ یہہ سنہ (۱۶۰۹) مین پیدا ہوئے۔ ان کی ابتدائی
سکونت موضع تلے کھا موقعہ کوکن مین تھی۔ انہون نے اپنے چچا
دھونڈو پنڈت کے ساتھ بعہد وزارت نانا پھڑنویس دربار پیشوا
مین ملازمت حاصل کی اور چھوٹے باجی راؤ کے زمانہ مین فوجی خدمات
بڑے کروفر سے بجالائے جس کے کارنامے موجود ہین۔ ان کی بیوی
اپنے شوہر کے ساتھ ستی ہوگئی تھی۔ آپ کا انتقال سنہ ۱۷۲۹ء انگریزون
کے مقابلہ مین بندوق کی گولی سے ہوا۔

۴۶ - کارنوالیس (چارلیس) کی پیدائش ۳۱ - دسمبر ۱۷۳۸ء کو ہوئی فوج کی ملازمت میں داخل ہونے کے بعد سات سالہ لڑائی میں انکی اچھی شہرت ہوئی - امریکہ کے بہت سے لڑائیوں میں یہہ شریک رہے ۱۷۸۶ء میں لارڈ کارنوالیس ہندوستان کے کمانڈرن چیف اور گورنر جنرل کی حیثیت سے تشریف لائے جہاں اپنی راست بازی سے بہت مشہور ہوئے - ہندوستان سے واپس ہونے کے بعد ۱۷۹۸ء میں ایرلنڈ میں لارڈ لفٹننٹ بنائے گئے جہاں انہوں نے بغاوت کو دفع کیا - ۱۸۰۵ء میں مکرر ہندوستان میں گورنر جنرل انڈیا کی حیثیت سے تشریف لائے اور ہندوستان کے سررشتہ جات سول میں بہت کچھ جدید انتظامات اور اصلاحات کئے صحت کی خرابی کے باعث بمقام غازی پور ۵ اکٹوبر ۱۸۰۵ء کو انتقال کئے -

۴۷ - وشسشٹھ - سات رشیوں میں سے ایک تھے اور دس پرجاپتیوں میں ان کا شمار ہوا ہے - برہماجی کے مانسیک پتر تھے لیکن رگ وید میں اس کی دوبارہ پیدائش یوں لکھی ہے کہ یہہ رشی اگستیہ کے مانند ورون اور متر د پوتا سے دوبارہ تولد ہوا اس کے پاس نندنی گائے تھی جس میں یہہ صفت تھی کہ جو شئے اس سے طلب کی جائے وہ دیتی تھی - وشسشٹھ کی وشوامتر سے مخالفت تھی - وشسشٹھ نے ایک سمرتی (دہرم شاستر) اور ایک گرنتھ موسومہ یوگ وشسشٹھ دربارہ علم تصوف تصنیف کیا ہے -

۴۸ - اشتولائن - کدہ دیش کے راجہ جنک کا کیسہ کرنیوالا تھا

سشروت سوتر کو (۱۲) جلد ون مین اور گرہیہ سوتر کو (۱۴) جلد ون مین تصنیف کیا۔ شروت سوترون مین علم طبابت اور علم سمیات کا بیان ہی نیز بگلنیہ کرانے کے طریق مندرج ہین اور ان کا رواج ہندوستان کے ملک مین تھا۔ گرہیہ سوترون مین اُس زمانہ کے کل رسومات ابتدا او پیدایش سے ایام زندگی تک نیز بعد مرگ دنیا کے کاروبار کی بابتہ لکھا ہے مثلاً گرہ پوجا۔ علم جوتش یشکن شاستر۔ ڈاکنی پوجا وغیرہ وغیرہ ای ترتہ اینک کے چوتھے حصہ کا مصنف بھی یہی تھا۔

۴۹۔ کپل از روی عہد نامہ (۱۴) ارچ ۱۷۹۲ء و عہد نامہ میسور ۲۲۔ جون ۱۷۹۹ء سرکار کمپنی سے بمعاوضہ ضلع ادونی مع تعلقات ملحقہ کے سرکار عالی کو کپل و گجیندر گڑھ ملا۔ اور اس وقت کپل نواب سالار جنگ بہادر کی جاگیر ہے۔

۵۰۔ ٹاکا۔ (۲۰) ٹاک کا ایک سیر ہوتا ہے۔

۵۱۔ دہڑا۔ تین سیر کا ایک دہڑا ہے۔

۵۲ رکا ایک پائی کو کہتے ہین۔

۵۳ مکرر۔ شہاجی ۱۵۹۴ء مین پیدا ہوا۔ اس کے باپ کا نام مالوجی اور دادا کا بابا جی بھوسلہ تھا موضع ایلورہ (جہان کے غار مشہور ہین) تعلقہ اورنگ آباد کا پٹیل تھا۔ شاہ جی نے اولاً احمد نگر اور اس کے بعد سلطنت عادل شاہی بیجاپور مین ملازمت اختیار کی اور وہان اُس کی بڑی قدردانی ہوئی اور اُس کو فوجی اخراجات کے لیے پونہ اور جونیر اور کرناٹک مین جاگیر ملی۔ شاہ جی کے دو لڑکے تھے ایک شیواجی دوسرے وینکوجی جو کرناٹک مین تھا اور وہین رہا۔

۵۳ ۔ رام شاستری پربھو نے موضع ماہولی جو دریاے کشنا کے
کنارے واقع ہے پیدا ہوے۔ شاستری موصوف ابتداً ایک
بیوپاری کے پاس شاگرد پیشہ تھے ایک روز کا ذکر ہے کہ وہ اپنے آقا
کے پانون دھوتے تھے اور اُن کی نظر اُن موتیوں پر پڑی جس کا
استعمال اُن کے مالک نے کیا تھا اور اس وجہ سے وہ اپنی فرائض
کو اچھی طرح انجام نہ دے سکے اور اس کا سبب جب اُن کے مالک کو
معلوم ہوا تو اُنھون نے شاستری صاحب سے کہا کہ ایسے قیمتی زیور
اُنھین لوگون کو میسر ہوتے ہین جو لایق اور فایق ہون اس جملہ کو
سُنکر شاستری صاحب نے بیوپاری کی ملازمت ترک کی اور بنارس مین
جاکر تحصیل علم مین مشغول ہوے اور بعد فارغ التحصیل ایسے نامور
عالم فاضل ہوے کہ دربار پونہ مین خدمت میر عادلی سے ممتاز ہو گئے
شاستری صاحب موصوف ایسے راست باز تھے کہ جب رگھوناتھ راؤ
نے شاستری صاحب سے دریافت کیا کہ قتل نارائن راو پیشوا کا
کفارہ کیا ہوگا شاستری صاحب نے جواب دیا کہ بجز قتل کے اور
کچھ نہین۔

۵۴ ۔ منو مہاراج منو نام کے کئی اشخاص ہو گزرے ہین آخر
منو کا زمانہ حضرت مسیح کے ایک ہزار سال قبل کا ہے ہندؤن کے
کل قوانین انھین کے مرتب کیے ہوے ہین اہل ہنود کے مذہبی
مقدمات کا فیصلہ انھین کے قانون کی رو سے ہوتا ہے ان کی تصنیف
منو سمرتی مشہور ہے۔ خاص کر آئین حکمرانی و آئین سیاست فرمانروایان
کے لیے قابل دید اور لایق غور ہین ملاحظہ ہو واقعات تفصیلی

ہندو کلاسیکل ڈکشنری صفحہ (۲۵۲)۔

۵۵۔ ونڈکارنئے۔ اس ملک کا نام ہے جو درمیان وندھیاچل اور شیول پروت کے واقع ہے جو زمانہ سابق مین ونڈک راجہ کا ملک تھا ملک دکن کا اکثر حصہ اس مین شامل ہے۔

۵۶۔ بھوشئے پوران۔ اُن اٹھارا پورانون مین جو سری بیاس جی مہاراج نے تصنیف کیے ہین منجملہ اُن کے یہہ ایک ہے اور اس کے (شلوک) اشعار کی تعداد (۱۴۰۰۰) ہزار ہے۔

۵۷۔ ایڈمنڈ برک۔ مشہور مقرر تھے۔ ڈبلین مین یکم جنوری ۱۷۳۰ء کو پیدا ہوے ان کی تعلیم ٹرنٹی کالج ڈبلین مین بسال ۱۷۵۱ء ختم ہوئی۔ علم منطق مین پروفیسری کا انتخاب یونیورسٹی گلاسگو مین ۱۷۵۲ء مین ہوا۔ ان کی پہلی تصنیف (ایجوکیشن اف نیچرل سوسائٹی) ۱۷۵۶ء مین شایع ہوئی اس کے بعد ۱۷۶۵ء مین پولیٹیکل لائف مین داخل ہوے اور پارلیمنٹ مین نمایندہ ونٹڑر کی حیثیت سے شریک ہوے ۱۷۸۳ء مین راکنگھام کے دورحکومت کے زمانہ مین پی ماسٹر جنرل مقرر ہوے۔ اُنھون نے وارن ہسٹنگ کے مقابلہ مین پارلیمنٹ مین مباحثہ کیا اور نیز فرانسیسی ریولیوشن کے متعلق اپنے دوسرے دوستون کے ساتھ خیالات کا اظہار کیا۔ ان کی تقریر خاص طور پر زبان دانی کے باعث مشہور اور معروف اور عمدہ خیالات سے پر تھی ان کا انتقال ۹۔ جولائی ۱۷۹۷ء کو ہوا۔

۵۸۔ لوئی پانزدہم۔ یہہ ملک فرانس کا بادشاہ تھا ۱۷۱۵ء مین

پیدا ہوا اُس کے بعد وہ اپنے دادا چودھوین لوئی کا جانشین ہوا۔ اس کے زمانہ مین ۱۷۴۸ء مین ایلاسپین کا صلاح نامہ ہوا۔ اور ۱۷۷۴ء مین اس کا انتقال ہوا۔

۵۹۔ فریڈریک کلان۔ یہہ شہنشاہ پرشیا تھا۔ ۲۴ جنوری ۱۷۱۲ء کو پیدا ہوا اور ۱۷۴۰ء مین تخت نشین ہوا اُس نے بہت سے فتوحات حاصل کیے مثل قیصر جرمنی کے اُس نے تمام یورپ مین انقلاب پیدا کرنے کی کوشش کی تھی۔ ۱۷ اگست ۱۷۸۶ء کو اس کا انتقال ہوا۔

۶۰۔ جارج ثانی۔ یہہ انگلینڈ کا بادشاہ تھا۔ ۱۶۸۳ء مین پیدا ہوا۔ اور ۱۷۲۷ء مین تخت نشین ہوا۔ جرمنی اور اسپین کے جنگ مین اس کو کامیابی حاصل ہوئی۔ ۱۷۶۰ء مین اس کا انتقال ہوا۔

۶۱۔ کپل رشی۔ یہہ پرجاپتی کے فرزند تھے بعض ہنود کا عقیدہ ہے کہ کپل وشنو کے اوتار تھے اور بعض ہنود کا عقیدہ ہے کہ وہ اگنی کے اوتار تھے۔ ہری ونش کے مطابق ویتی ان کی والدہ تھین سانکھیہ شاستر فلسفہ کے موجد بھی تھے اور (سانکھیہ سوتر) علم فلسفہ مین ان کے تصانیف موجود ہین اُس گرنتھہ کا نام پروچن ہے۔ کہتے ہین کہ انہون نے راجہ سگر کے ایک لاکھ لڑکون کو ایک ہی نگاہ قہر آلود سے جلا کر خاکستر کر دیا۔

۶۲۔ کناد۔ زمانہ قدیم کے یہہ رشی تھے۔ وی شیشک گرنتھہ انہین کی تصنیف ہے۔

۶۳۔ مورو پنڈت۔ مرہٹی زبان کے بڑے نامی گرامی شاعر تھے اور قوم کے برہمن تھے۔ ان کے والد کا نام رام چندر ان کی دیدی

سکونت موضع پنچال کی تھی جو گولاپور سے قریب واقع ہے آپ کا عرف پراڑ کر تھا۔ آپ کے والد جاگیردار بار امتی کے پاس ملازم تھے آپ کی ولادت شکے (۱۶۵۱) مین ہوئی آپ سنسکرت کے پنڈت تھے اور پران خوانی کرتے تھے آپ نے وناہماوت مہری مدھاگوت اور راماین کا ترجمہ پراکت نظم مین کیا ہے آپ کے تصنیفات کی اشاعت رام جوشی سکنہ سولاپور نے کی اور آپ کا انتقال شکے (۱۷۱۶) مین اپنی عمر کے ۶۵ وین سال ہوا۔

۶۴۔ مہاراج سمرتھ رام داس سوامی۔ موضع جام کے باشندے تھے جو کہ دریائے گوداوری کے کنارے واقع ہے ان کے والد کا نام سوریاجی پنڈت اور والدہ کا رانوبائی تھا آپ کا تولد شکے (۱۵۳۰) کیلک سونپھر مین بماہ چیت شدی نومی ہوا۔ آپ کا خاندانی نام تھو سر اور گوتر جمد گنی تھا آپ اشولاین دشیشٹ براہمن اور برہمچاری تھے آپ کے (۱۲) شاگرد مشہور ہین آپ نے علم تصوف مین (۱۴) کتابین تصنیف فرمائی ہین آپ بڑے اہل دل تارک الدنیا تھے آپ کا مشہور نام سمرتھ ہے آپ ماگھ بدی (۹) دور کھد سونپھر شکے (۱۶۰۳) کو راہی دار البقا ہوے اور آپ کی سمادھی سجن گڈھ مین ہے شیواجی کو آپ سے بڑی عقیدت تھی برہمنون مین آپ کے پیرون کی بڑی جماعت ہے جن کو رام داسی کہتے ہین اور جابجا ان کے مٹھ موجود ہین۔

۶۵۔ درویڑ۔ مہاراشٹر تیلنگ اور دکن کے برہمنون کو پنج درویڑ کہتے ہین۔

۲۶۔ گوڑ بنگال اور شمالی ہند کے برہمنوں کو پنج گوڑ کہتے ہیں۔

ملہار راؤ اعظم ہلکر۔ ضلع پونہ میں نیرا ندی کے کنارے جیجوری کے متصل موضع ہول مورم میں سنہ ۱۶۹۳ء میں ملہار راؤ اعظم پیدا ہوئے ان کے والد کا نام کھنڈوجی ورکر تھا یہ قوم کے دہنگر تھے۔ ملہار راؤ کے ماموں کا نام بھوجی بدم بانڈے۔ دابھاڑے کی فوج میں سردار تھے ماموں صاحب نے ملہار راؤ کو ابتداءً بارگیر بنایا چونکہ ملہار راؤ ہونہار تھے آہستہ آہستہ اپنی شجاعت و لیاقت سے فوجی نمایاں کام کرکے پیشوا کی امداد سے سلطنت مہاراشٹر کے بڑے نامی گرامی فوجی سردار ہوگئے ملہار راؤ جیسے فن سپاہ گری میں مشاق تھے ویسے بڑے مدبر بھی تھے ملہار راؤ کا انتقال سنہ ۱۷۶۵ء میں ہوا۔ ان کی ریاست اس وقت اندور مالوہ میں موجود ہے۔ اور وہاں کے راجہ صاحب ان کے نسل سے ہیں

سر جان مالکم۔ اسکاٹ لنڈ کے ڈرم فری شایر اضلاع کے قصبہ لانگ ہام کے قریب ایک چھوٹے سے موضع میں بتاریخ ۲ مئی سنہ ۱۷۶۹ء پیدا ہوئے یہ امر قابل ذکر ہے کہ ان کے تولد کے ایک روز قبل مشہور جہان ڈیوک آف ولنگٹن اور اسی سال میں نپولین بونا پارٹ کا تولد ہوا ہے۔ سر جان مالکم نے سنہ ۱۷۸۳ء کو ایسٹ انڈیا کمپنی کے ہندوستانی فوج میں خدمت اختیار کی جب عہدنامہ سنہ ۱۷۸۴ء انگریزی قید سے ٹیپو سلطان کی رہائی ہوئی تو سلطان کو ان کی ریاست میں پہنچانے کا کام مالکم صاحب نے انجام دیا۔ یہ ملک ہندوستان کے بڑے ہی خواہ تھے اور ریاست حیدرآباد میں اسسٹنٹ ریزیڈنٹ ہوئے تھے سنہ ۱۷۹۱ء میں ٹیپو کی

ریاست خالصہ ہونے کے بعد ریاست مذکور کے مجلس انتظامی کے معتمدی
مالکم صاحب کے تفویض ہوئی جس کے فرائض اُنہون نے عمدگی سے
انجام دیے سلطنت ایران اور روسی کے متعلق جو عہد نامجات ہوے
وہ آپ ہی کے نیک مشورون کا نتیجہ ہے اور آپ ایران مین سفیر
بھی رہے ہین اور ریاست میسور کے رزیڈنٹ بھی تھے آپ نے
ایل ایل ڈی کا اعزاز بھی حاصل کیا۔ باجی راو پیشوا کے پنشن کا
قرار داد آپ ہی کے نیک مشورے سے ہوا۔ پیشوا سے جو ملک
حاصل کیا گیا تھا اُس کا انتظام آپ کے تفویض تھا ملک مذکور مین
ایک دیوستان کی جاترا عرصہ سے موقوف ہوگئی تھی وہ آپ کے عہد
انتظامی مین پھر جاری ہوگئی تو وہان کے لوگون نے مالکم صاحب کی
جی کا نعرہ بلند کیا۔ سنہ ۱۸۲۷ء مین مالکم صاحب بمبئی کے گورنر ہوے
صاحب موصوف کا خیال تھا کہ راجاؤن کو تبنیت کی اجازت دیجاکر
دکن کے جاگیردارون کی حفاظت کی جاوے تو اُس کے فواید برٹش
حکومت کو پہونچینگے سنہ ۱۸۳۱ء مین مالکم صاحب ولایت گئے اور پارلیمنٹ
کے ممبر ہوے۔ اور ہر موقع پر ہندوستان کی بہبودی کے لیے
کوشان رہے مالکم صاحب جیسے برٹش گورنمنٹ کے خیرخواہ تھے ویسے
ہندوستان کے سچے ہمدرد تھے اُن کا برتاو ہندوستانیون کے
ساتھ خلوص محبت کا تھا اور اہل ہند کو ان کی اس مہربانی کا فخر تھا
اُن کی یہہ مستقلانہ رائے تھی کہ برٹش حکومت کے استحکام کے لیے اہل
ہند کے ساتھ عمدہ سلوک کی ضرورت ہے۔ آپکی تصنیف (انتظام سلطنت ہند)
شایع ہوچکی ہے جس مین یہہ خیالات ظاہر کیے گئے ہین کہ اہل ہند کو

تعلیم سے آراستہ کرنے کا مقصد یہہ ہے کہ برٹش حکومت کے استحکام کی غرض سے مناصب و مراتب جلیلہ عطا کیے جا ہیں۔

بالاجی وشونا تھہ پیشوا اول۔ شکے (۱۶۳۶) مین پیشوا ہوے بالاجی نے دہلی جا کر شاہ کے سے سوراج اور دیسکھی کے اسناد حاصل کیے اور شکے (۱۶۴۲) مین بمقام ساسوڑ انتقال کیا۔

حضرت نواب میر نظام علیخان غفرانمآب آصفجاہ ثانی، آپ مغفرت مآب کے چھوٹے فرزند تھے یکم شوال سنہ ۱۱۴۶ھ کو پیدا ہوے بعض مورخون کا قول ہے کہ آپ کا نام حفیظ الدین خان تھا۔ بعد مظفر جنگ کے آپ تخت نشین ہوے سنہ ۱۱۷۵ھ مین آپ نے پیشوا سے دولت آباد حاصل کیا اور والی ارکاٹ سے زر نقد حاصل کر کے اُن کو معافی دی سنہ ۱۱۸۰ھ مین حیدر علی کے مقابلہ مین سری رنگ پٹن گئے اکثر آپ کے کارنامے جنگ مشہور ہین چالیس برس حکومت کر کے (۷۰) سال کی عمر مین (۱۷) ربیع الثانی سنہ ۱۲۱۸ھ کو انتقال فرمائے۔

اسائی۔ یہہ موضع تعلقہ کھنٹر ضلع اورنگ آباد علاقہ سرکار عالی مین واقع ہے سنہ ۱۸۰۳ء مین انگریز اور مرہٹون مین یہان جنگ ہوئی اور مرہٹون کو شکست ہوئی۔

شیر شاہ۔ فرید خان الملقب بہ شیر شاہ بن حسن خان بروایتے ماہ رجب سنہ ۸۷۷ھ مطابق سنہ ۱۴۷۲ء مین پیدا اور یہہ قوم کا سور پٹھان تھا سنہ ۹۴۷ھ مین تخت نشین ہوا کالنجر کے قلعہ کی لڑائی مین بارود سے جلکر ۱۲ ربیع الاول سنہ ۹۵۲ھ م سنہ ۱۴۴۵ء کو مر گیا اور مقام سہسرام (جو بنارس سے جانب جنوب مشرق (۷۰) میل کے فاصلہ پر

سونی ندی کے کنارے واقع ہے) مین دفن ہوا۔ اس کی طبیعت نہایت منتظم واقع ہوئی تھی۔

دلیوگانون۔ علاقہ برار مین اس نام کا موضع ہے رگھوجی بھونسلے اور انگریزون سے ۱۸۰۳ء مین یہان جنگ ہوئی تھی اور بعد جنگ یہان صلح نامہ ہوا۔

اسیر گڈھ ضلع خاندیس مین برہان پور سے ۱۲ میل کے فاصلہ پر پہاڑ واقع ہے یہان ایک قلعہ ہے جس کو ولزلی نے ۲۱۔ اکٹوبر ۱۸۰۳ء کو مرہٹون کے قبضہ سے لے لیا تھا۔

شجاع الدولہ۔ جلال الدین حیدر الملقب شجاع الدولہ فرمان روا سلطنت اودھ خلف صفدر الدولہ اپنی عمر کے (۱۹) وین سال بمقام فیض آباد ۱۷۵۴ء مین تخت نشین ہوا۔ لارڈ کلایو نے ۲۹۔ دسمبر ۱۷۶۴ء کو آپ سے سند دیوانی لکھوالی یہہ سند گویا انگریزون کو ہندوستان مین باقاعدہ حکومت قایم کرنے کی بنیاد ہے۔ آخر بیمار ہو کر ۲۶ جنوری ۱۷۷۵ء کو بمقام فیض آباد انتقال کیا اور وہین دفن ہوا اُس نے اپنی حیات مین انگریز اور مرہٹون سے بہت سے لڑائیان لڑی تھین۔

زمن شاہ ابدالی۔ زمن شاہ تیمور شاہ کا فرزند اور احمد شاہ ابدالی امیر افغانستان کا پوتا تھا۔ زمن شاہ نے ہندوستان پر مسلمانون کی شوکت اور حکومت دوبارہ قایم کرنے کی غرض سے چڑھائی کرنے کی تیاری کی اور ٹیپو سلطان کے ساتھ خط وکتابت کی تھی اور نواب صاحب اودھ بھی اس مشورہ مین شریک تھے۔ اسی موقع پر نپولین بونا پارٹ نے باتفاق شاہ ایران ہندوستان پر حملہ کرنے کا قصد کیا تھا مگر انگریزون نے شاہ

ایران کے ساتھ معاہدہ کرکے اس بلا کو ٹال دیا۔

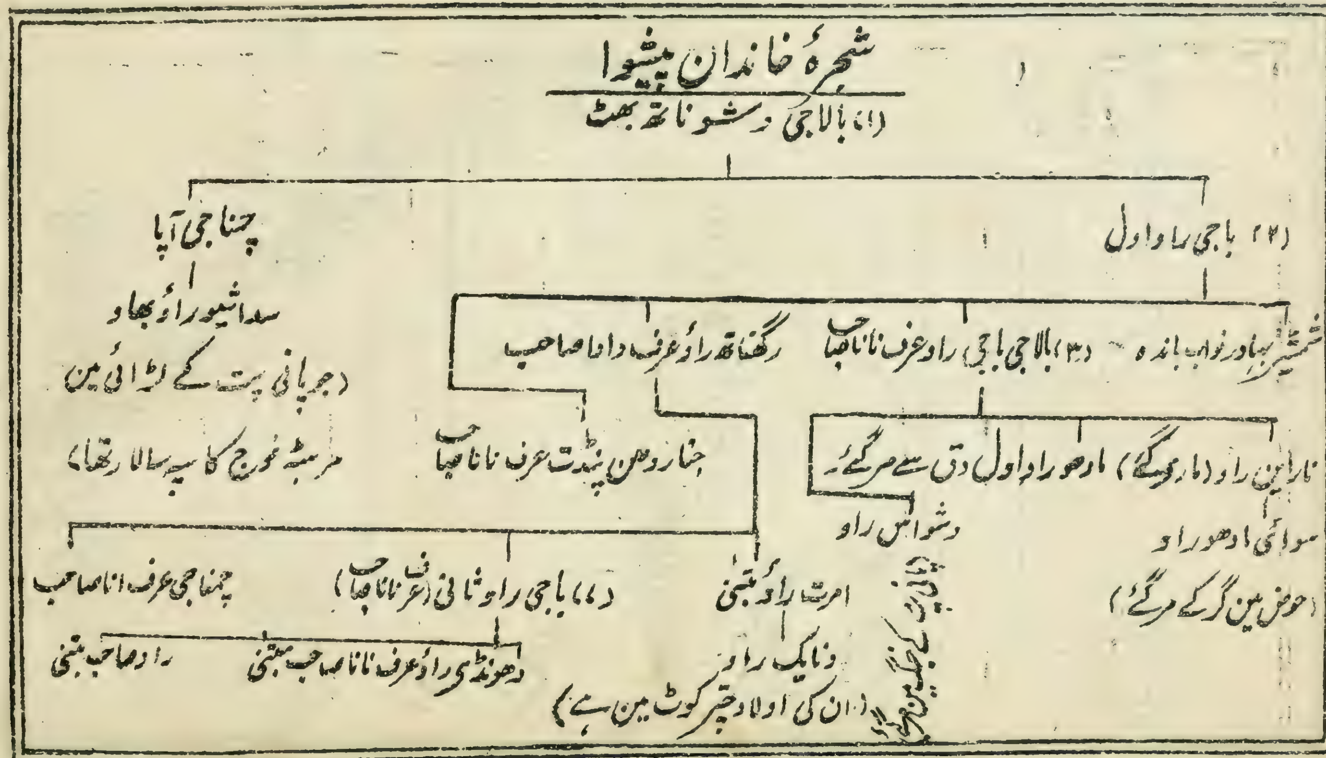
وسئی۔ ایک بندر ہے جو بمبئی کے جانب شمال ہے۔ سابق مین پرتگالیون کے قبضہ مین تھا سنہ ۱۷۳۹ء مین چمناجی اپا پیشوا نے اسپر قبضہ کیا جسکو انگریزون نے سنہ ۱۷۸۳ء مین حاصل کیا۔ ۲۳۔ ڈسمبر سنہ ۱۸۰۲ء مین اس مقام پر باجی راو نے صلح کی۔

ادم شانتی ادم شانتی ادم شانتی

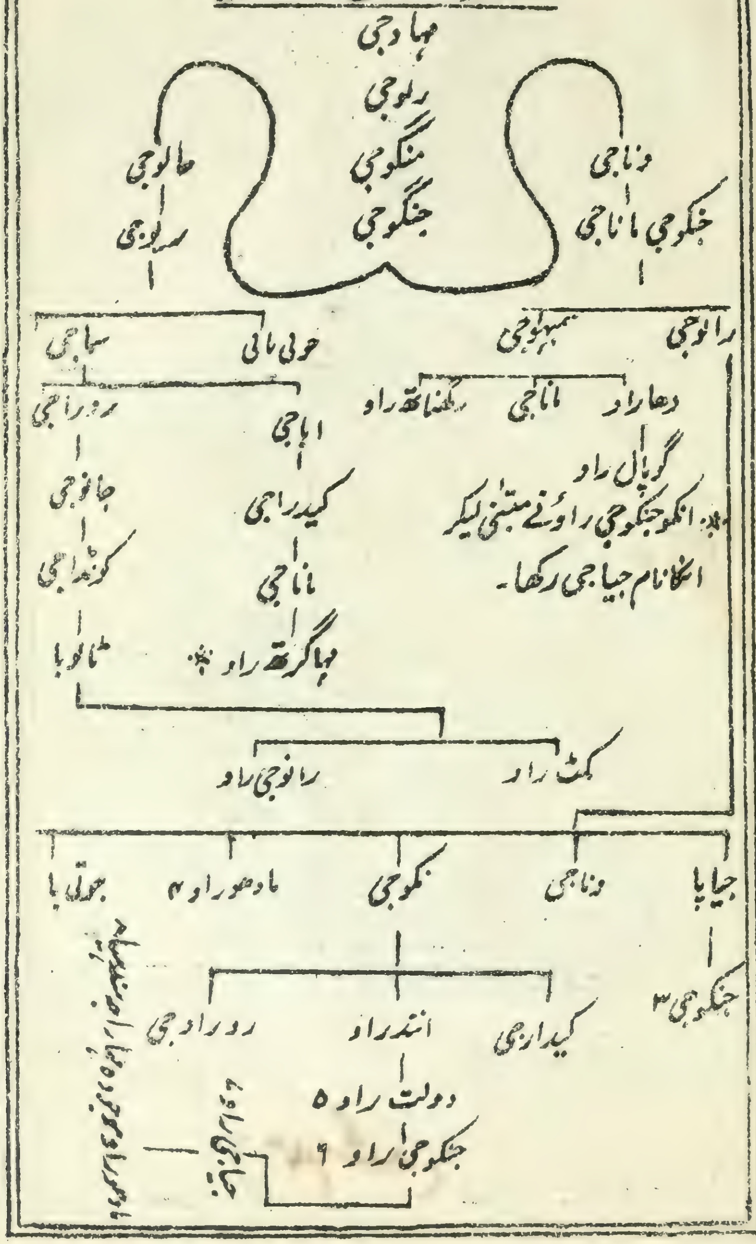
شجرہ خاندان شیواجی چھترپتی

شاہ جی

- شیواجی چھترپتی جو راجہ ہوا۔
  - سمبھاجی
    - شیواجی عرف شاہو مہاراج اول
      - رام راجہ متبنیٰ
        - شاہو راجہ دوم۔
          - پرتاب سنگھ عرف بابو صاحب
          - شاہ جی — اس کو اولاد نہ ہونیسے ستارہ خالصہ ہوا
  - راجہ رام
    - شیواجی (یہہ کولہاپور کا راجہ ہوا)
    - سمبھاجی
- وینکوجی جو داشتہ زادہ تھا (تنجاور کا راجہ بنا)


شجرۂ خاندان پیشوا
(۱) بالاجی وشوناتھ بھٹ
(۲) باجی راو اول
چمناجی آپا
سداشیو راؤ بھاو
(جو پانی پت کی لڑائی میں
مرہٹہ عروج کا سپہ سالار تھا)
شمشیر بہادر نواب باندہ
(۳) بالاجی باجی راو عرف نانا صاحب
رگھناتھ راؤ عرف دادا صاحب
جناردھن پنڈت عرف نانا صاحب
نارائن راو (مارا گیا)
مادھو راو اول دق سے مر گئے
وشواس راو
پانی پت کی جنگ میں مرے
سوائی مادھو راو
(حوض میں گر کے مر گئے)
امرت راؤ متبنی
ونایک راو
(ان کی اولاد چترکوٹ میں ہے)
(۷) باجی راو ثانی (عرف نانا صاحب)
چمناجی عرف انا صاحب
دھونڈھو راؤ عرف نانا صاحب متبنی
راو صاحب متبنی

شجرۂ خاندان سندھیا



شجرۂ خاندان ہولکر

ملہار جی سردار پیشوا
کھنڈے راو
(شوہر اہلیا بائی)
مالی راو
توکوجی راؤ (متبنیٰ)

وٹھوجی — الیشونت راو — ملہار راو — کاسی راو

ملہار راو
کھنڈے راو
چھوٹا ملہار راو (متبنیٰ)
مارتنڈ راو (متبنیٰ)
ہری راؤ (متبنیٰ)
کھنڈوجی راو

شیواجی راو — الیشونت راو

(تمام شد)